قادیانیت کا سیاسی محاسبہ

مرزائیل

شورش کاشمیری

○

مجلس طلباء اسلام پاکستان

Marfat.com

قادیانیت کا سیاسی محاسبہ

مزائیل

شورش کاشمیری

مجلسِ طلبہ اسلام پاکستان

پیر بھٹہ بازار چنیوٹ

ذخیرہ
کتب میاں جمیل احمد مزروی
58

Marfat.com

59874

ناشر:- شیخ پرویز احمد جنرل سیکرٹری مجلس طلبہ اسلام پاکستان

مطبع: چٹان پرنٹنگ پریس لاہور

طبع:- اول

تعداد:- ۱۰۰۰

قیمت:- ۲ روپے

فروری ۶۸ء

Marfat.com

آغا شورش کاشمیری

Marfat.com

ہو اگر قوتِ فرعون کی درپردہ مُرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللّٰہی

(اقبالؒ)

وہ نبوّت ہے مسلماں کیلئے برگِ حشیش
جس نبوّت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

(اقبالؒ)

Marfat.com

انتساب

امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام

Marfat.com

"مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہیں جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیاد نبوت پر رکھے اور خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے۔"

(اقبال)

Marfat.com

پیش لفظ

خواجہ صادق کاشمیری

قادیانیت کے ناسور کی چیر پھاڑ اور عامتہ المسلمین کو اس کے خطرات سے آگاہ رکھنا ہمارے دور کی ایک اہم ضرورت کی حیثیت رکھتے ہیں تاکہ اس دام ہمرنگ زمین کی گرہیں کھولی اور اس کے پیچ و خم کے بخیے ادھیڑے جا سکیں اس لحاظ سے وہ افراد اور ادارے لائق تبریک ہیں جو اس مبارک دینی فریضہ کی انجام دہی کے لئے کوشاں ہیں اور قادیانیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کیلئے جہد کناں ہیں۔ مجلس طلبائے اسلام پاکستان بھی ان تنظیموں میں سے ایک ہے جو اس مقدس مشن کیلئے سرکف ہے بے شک یہ بنیادی طور پر طلبا کی ایک جماعت ہے لیکن ناموس رسول عربی کا تحفظ مسلمانوں کا بچہ بچہ اپنا پہلا فرض گردانتا ہے اسلئے ہمیں اس تنظیم کی طرف سے "مرزائیل" نامی کتاب کی اشاعت پر کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کتاب کے ناشر ایک مقامی کالج کے نوجوان اور

Marfat.com

پرجوش طالب علم شیخ پرویز احمد ہیں، وہ اس تاریخی قصبہ چنیوٹ کے رہنے والے ہیں جہاں دریائے چناب کے ایک جانب تحفظِ ختمِ نبوّت کے نام لیواؤں کی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں اور دوسری طرف ظلی و بروزی نبی کی ہاہاکار مچتی ہے۔ شیخ پرویز احمد نے اس ماحول میں آنکھ کھولی اور سن شعور کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ ختم المرسلین سے بے پایاں عقیدت و محبت کے احساسات سے سرشار ہوتے گئے اپنے ان ہی جذبات کے تحت انہوں نے چنیوٹ میں اس مسئلہ پر کئی ایک کامیاب کانفرنسیں منعقد کرائیں اور ربوہ کے مقابل تحفظِ ختمِ نبوت کے سالانہ اجتماعات کی داغ بیل ڈالی، ناموسِ محمدؐ کی حفاظت کے لئے ان کے جوش و خروش نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ راہِ شوق میں ان کے قدم آگے ہی آگے بڑھتے گئے اب وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اس کتاب کا تحفہ لائے ہیں جس میں قادیانیت کا مکمل و جامع پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے اس تصنیف میں انہوں نے وہ تمام مضامین یکجا کر دیئے ہیں جو ۱۹۶۷ء کے دوران ہفت روزہ "چٹان" میں آغا شورش کاشمیری کے قلم سے نکلتے رہے پھر اس میں آغا صاحب کی وہ معرکتہ الآرا تقریر بھی شامل ہے جو گزشتہ سال انہوں نے چنیوٹ کے ایک عام اجتماع میں کی تھی اور جس میں قادیانیت کے مکروہ

Marfat.com

خدوخال کی بہ کمال و تمام نقاب کشائی کی گئی تھی اس تقریر میں اسلامیان پاکستان کو واشگاف الفاظ میں اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا تھا کہ قادیانی پاکستان میں ایک نئے اسرائیل کی بنیادیں رکھنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ آغا صاحب نے سر ظفر اللہ خاں کے ناپاک عزائم سے بھی ملتِ اسلامیہ کو خبردار کیا تھا۔

مختلف دوسرے مضامین کے ساتھ اس تقریر کے اضافہ نے اس تصنیف کی افادیت کو اور بڑھا دیا ہے۔ اس میں مشمولہ مضامین کی اثر آفرینی کا اندازہ اسی ایک امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ چٹان میں ان کی اشاعت پر مرزائی تلملا اٹھے اور اپنے مخصوص ہتھکنڈوں کو بروئے کار لاکر "چٹان" پر سنسرشپ نافذ کرانے میں کامیاب ہوگئے لیکن

"پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا"

کے مصداق اب وہی مضامین مجموعہ کی صورت میں یکجا آپ کے سامنے ہیں۔ بلاشبہ آغا صاحب کی اس تقریر اور مضامین کی کتابی صورت میں اشاعت وقت کی ایک اہم ضرورت تھی جس کی تکمیل کی سعادت ملت کے ہونہار طلباء کے حصہ میں آئی اپنی اس ایمان افروز کوشش کے لئے

Marfat.com

یہ نوجوان مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی تعلیمی مصروفیتوں کے باوجود اس بیڑہ کو اٹھایا اور "مرزائیت" کو منظر عام پر لا کر رہے ہیں امید ہے کہ ان کی اس کاوش کا دینی و علمی حلقوں میں گرم جوشی سے خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس تصنیف کی اہمیت کے پیش نظر آخر میں ہم ایک تجویز پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ ان افکار و خیالات کو انگریزی دان اور غیر ملکی افراد تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ بھی شائع کیا جائے تاکہ حق و صداقت کی یہ آواز اقصائے عالم میں پھیل جائے۔

صادق ناشری

۱۵ فروری ۱۹۶۹

Marfat.com

سرآغاز

آغا شورش کاشمیری

پاکستان میں قادیانیت بہرحال ایک قومی خطرے کی حیثیت رکھتی ہے، تاریخ اسلام میں اس نوعیت اور اس انداز کا خطرہ، اس سے پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا جہاں تک دینی حلقوں کا تعلق ہے ہمیں اعتراف کرنا چاہیئے کہ قادیان امت کے بارے میں ان کا نقطۂ نگاہ واضح ہے اور وہ اس فرقہ ضالہ کو کسی لحاظ سے بھی اسلام کا جزو نہیں سمجھتے۔ ان کا عقیدہ راسخ ہے کہ قادیانی امت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ عوام میں بھی علما کی بدولت یہ بات صاف ہو چکی ہے کہ میرزائی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حصہ نہیں لیکن جو چیز ساری قوم اور سارے ملک کے لئے بجائے خود ایک خطرہ بن گئی ہے وہ ہمارے تعلیمیافتہ طبقے کی اکثریت کا طرزعمل ہے یہ لوگ خود تو دین اور اس کی نزاکتوں سے آگاہ نہیں اور نہ انہیں ختم نبوت کے مسئلہ کی حقیقت معلوم ہے لیکن انہیں اصرار ہے کہ قادیانی

Marfat.com

امت کے تعاقب میں علما کی روش گویا اس فرقہ واریت کا ایک حصہ ہے جو مسلمانوں کے مذہبی حلقوں میں صدیوں سے عام ہو چکی ہے۔ اس گروہ کو جو ملک میں ارباب بست وکشاد کی حیثیت رکھتا ہے یہ بتانا اور سمجھانا دشوار ہو رہا ہے کہ وہ غلطی پر ہے اور اس کے خیال کی بنیاد ہی سرے سے غلط ہے۔ اس کے کچھ وجوہ ہیں مثلاً

(۱) جو لوگ قادیانی امت کے تعاقب میں سرگرم ہیں وہ مسلمانوں کے ان خواص میں نامقبول ہیں اور اس کی وجہ ان خواص کی دین سے دوری بھی ہے یا پھر علما کا اپنا وجود جو علم دین کی بہ نسبت علم کے افلاس کا مظہر ہے۔

(۲) مغربی دانش وعلم کے پیروؤں میں یہ تصور ایک حد تک جاگزین ہے کہ عقیدہ یا مذہب انسان کا پرائیویٹ معاملہ ہے گو اس خیال کو تقویت پہنچانے کا باعث علما کا عصری روح سے بے خبر ہونا بھی ہے لیکن بڑی وجہ اس طائفے کی اپنی بے مائیگی ہے جو ایک سو سال کی مغربی تعلیم نے ان میں پیدا کی ہے۔

(۳) یہ گروہ حکومت کے دوائر میں تو اپنی اس روش پر اڑا ہوا ہے۔ لیکن مسلمانوں میں ایک دوسرا طرز عمل اختیار کرتا ہے اس طرز عمل کا نام اس کے ذہن و تصور میں رواداری ہے۔ علامہ اقبال نے رواداری کے مسئلہ پر احمدیت

Marfat.com

کے مسئلہ میں خاصی بحث کی ہے۔ ایک یورپی مصنف کے حوالے سے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ ایک ملت، دینی اساس کے معاملہ میں رواداری اختیار کرنے کی مجاز نہیں اور نہ رواداری کے لفظ یا مفہوم کا اس پر اطلاق ہوتا ہے اس قسم کی رواداری، خودکشی کے مترادف ہے۔

بھی تعجب کی بات ہے جو حکومت یا افراد اپنے وجود اور اپنی سیاست کے بارے میں رواداری گوارا نہیں کرتے حالانکہ ایک سیاسی نظام کے جمہوری سانچے میں جو چیز ڈھالتی ہے اس کے لئے رواداری لازم ہے لیکن دین و شریعت کے متعلق رواداری کی تلقین کرتے ہیں یا تو ان کے ذہن میں رواداری کا صحیح مفہوم نہیں یا پھر وہ دین و شریعت کی حقیقی روح سے ناآشنا ہیں غداری اور رواداری ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے ایک جماعت جو غداری کی مرتکب ہو اور دل آزادی کا باعث بنی ہو اس سے رواداری کا سلوک ایک ایسا مسخرا پن ہے جو اپنے عقائد کے ساتھ اپاہج قومیں ہی روا رکھ سکتی ہیں۔

ہم میں سے کتنے ہیں جو اپنے اجداد اولاد اور اموال کے متعلق اس وقت رواداری کو جائز قرار دیتے ہیں۔ جب ان کی عزت و آبرو اور وجود و استحکام کو اس رواداری سے خطرہ لاحق ہو، ظاہر ہے کہ ایک شخص بھی برضا و رغبت اس رواداری

Marfat.com

کی تلقین نہیں کرے گا اور نہ اس کا خواہاں ہوگا تو پھر اسلام جس پر ہماری ملّی زندگی کا انحصار ہے اور محمدؐ (فداہ امی وابی) جن سے ہماری ہر نوعی وحدت قائم ہے ان کے لئے یہ رواداری کس بنیاد پر جائز ہے؟ اس لئے کہ تعلیمیافتہ جماعت کا زیر بحث گروہ اپنی ذات سے باہر ہر معاملہ میں فراخ دل ہوچکا ہے اور اس کو اپنے وجود کے سوا کوئی شئے بھی، عقیدہ یا شخصیت عزیز نہیں رہا ہے۔

جہاں تک ختم نبوت کے مسئلہ کا تعلق ہے آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ اس گروہ کو یہ بتایا جائے کہ مسلمانوں کی دینی وحدت کس طرح قائم رہتی ہے مسئلہ ختم نبوت ایک شرعی مسئلہ ہی نہیں بلکہ اس کے اثبات پر مسلمانوں کے دینی وجود کا انحصار ہے۔ اور اس کی نفی سے مسلمانو ں وحدت پارہ پارہ ہوجاتی ہے۔ علامہ اقبال نوراللہ مرقدہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس مسئلہ ہی کی نشاندہی کی اور فرمایا تھا کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ احمدیت کے اُن اداکاروں کا پس منظر تلاش کریں جو ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی تاراجی کے بعد نمودار ہوئے اور انگریزوں کی غلامی کا جواز پیدا کیا۔ افسوس کہ یہ کام آج تک کسی طاقت ور قلم کا منتظر ہے۔

Marfat.com

اقبال اکادمی نے ـــــ علامہ اقبال کے نام پہ خزانہ حکومت سے بڑی بڑی رقمیں حاصل کی ہیں۔ لیکن جن مباحث و مضامین کے متعلق علامہ اقبالؒ نے تحقیقی اشارے کیے۔ ان کے متعلق ان اکادمیوں کی علمی بضاعتی اور ذہنی بے مائیگی کی پیشانی پہ ابھی تک "یک حرفِ کاشکے" لکھا ہوا ہے۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ اقبال کے نام پر جو ادارے سرکاری توشہ خانہ سے پرورش پا رہے ہیں وہ اولاً فکر و نظر کے معاملے میں ساقط الاعتبار ہیں ثانیاً ان کی مخفی مصلحتیں یہی ہیں کہ جو اقبال چاہتا تھا اس کو روپوش، کہیں یا گم کر دیں اور جو یہ چاہتے ہیں اس کو اُجاگر کریں ان لوگوں میں سے بیشتر بزرجمہروں کو اقبال دل سے نہیں پیٹ سے عزیز ہے۔

اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے جو کتاب اللہ ہے اور ملت کی بنیاد سیرت پر ہے جس کا مظہر کامل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان دو کے بعد کوئی شخص یا جماعت اپنی بنیاد الہام پر رکھتی ہے اور شرط یہ قرار دیتی ہے کہ وہ مامور ہے یا عجمی اصطلاحوں کی رو سے اس کا وجود بروزی یا ظلی ہے تو اس کا وجود ایک مسلمان مملکت میں نہ صرف ایک قومی حادثہ ہے بلکہ اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ اس جماعت کا سختی سے محاسبہ کرے اور اس کے اعوان و انصار کو قرار واقعی سزا دے اگر

Marfat.com

ملکی سرحدوں کی حفاظت کے لئے قومی غداروں کو عبرتناک سزائیں دی جا سکتی ہیں تو دینی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بھی اسلامی غداروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ افسوس کہ رواداری کا لفظ ارباب حل وعقد کے نزدیک اصل الاصول ہے اور غالباً اسی لئے وہ اس فرقۂ ضالہ کے خفیہ عزائم سے بے خبر ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ مرزائیت ایک عجمی اسرائیل کی طرح پرورش پا رہی ہے اور اس کا وجود مسلمانوں کے لہو میں سرطان بنتا جا رہا ہے

یہ مجموعہ میری ایک تقریر اور چند مختصر اخباری مضامین پر مشتمل ہے جو مجلس طلباء اسلام کے نوجوانوں نے اپنے طور پر مرتب کیا ہے کاش اس کے اشارات کسی جامع اور مانع تصنیف میں کام آ سکیں۔

۱۹۔ فروری ۱۹۶۸ء

شورش کاشمیری

Marfat.com

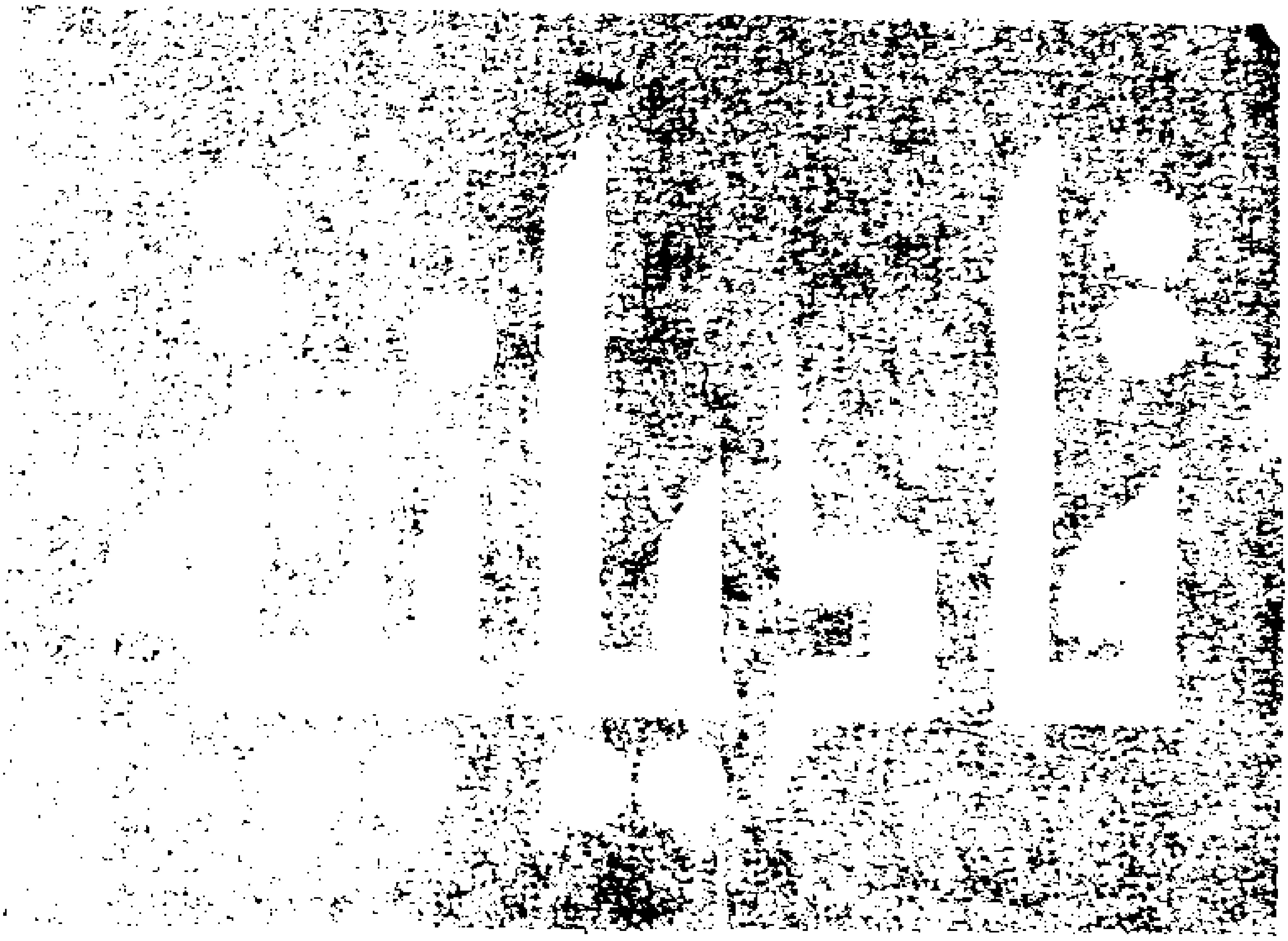

Marfat.com

۱۹

مرزائیت کی تاریخ

سیاسی دینیات کی تاریخ ہے

چنیوٹ کے جلسۂ عام میں

آغا شورش کاشمیری کی تاریخی تقریر

رپورٹ:

حمید اصغر نجید

Marfat.com

آغا شورش کاشمیری نے ہندوستانی نبوت کی پاکستانی پناہ گاہ ربوہ کے دامن اور شاہجہان فرمانروائے ہندوستان کے وزیر اعظم سعد اللہ خاں کے مولد چنیوٹ میں سٹوڈنٹس اسلامک سالڈیری آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ایک اجتماع عام کو خطاب کرتے ہوئے ڈھائی گھنٹہ تک ایک معلومات افروز تقریر میں جن خیالات کا اظہار کیا وہ عنقریب ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کئے جا رہے ہیں ذیل میں اس جامع تقریر کی ایک تلخیص پیش کی جا رہی ہے جس سے اقبال اور قادیانیت کے ان پہلوؤں کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ جس کی اساس پر آغا صاحب نے اپنے خیالات قادیانی امت کے تجزیہ و تحلیل کی صورت میں پیش کئے یہ اجتماع ۲۹ اپریل کی شام کو ہو رہا تھا لیکن بارش کی وجہ سے اگلے روز صبح ۹ بجے پر ملتوی کر دیا گیا۔ اس اجتماع میں دینیات و اقبالیات اور سیاسیات و عمرانیات سے شغف رکھنے والے لوگ ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ تقریر کا یہ عالم تھا کہ لوگ شامیانوں سے باہر دھوپ کی تیزی میں بھی گوش بر آواز ہو کر کھڑے رہے اور آغا صاحب نے قادیانی جماعت کے بارے میں افکار اقبال کی روشنی میں جو نکات پیش کئے اس

ح۔ مجلس طلبائے اسلام پاکستان (ربوہ)

Marfat.com

پر شروع سے آخر تک سر دھنتے رہے۔

جلسہ سے پہلے آغا صاحب نے شہریوں کی دعوت کے جواب میں ایک مختصر سی ادبی تقریر کی جس میں ان الفاظِ تہنیت پر اظہار تشکر کیا جو ان کے بارے میں سپاسنامہ میں استعمال کئے گئے تھے شام کو آغا صاحب نے تنظیم طلبہ کے دفتر میں پرچم کشائی کی اس موقع پر "جاگ اٹھا ہے سارا وطن" کی دھنیں بجائی گئیں۔ طلبہ نے گورے چھوٹے نوجوانوں کے ایک زبردست ہجوم نے اخلاص و ارادت کا اظہار کیا۔ آغا صاحب نے سپاسنامہ کے جواب میں فرمایا۔ ہمیں الفاظ کے استعمال میں محتاط رہنا چاہیئے۔ اردو زبان چونکہ درباروں میں پلی ہے اس لئے اس کے مزاج میں ابھی تک عقیدت کی افراطی بے بصری پائی جاتی ہے۔

اصلاً یہ ایک قسم کا ذہنی انحطاط ہے جب تک اردو زبان میں سے عقیدت کے فالتو الفاظ اور درباروں میں کورنش بجالانے والے تصورات خارج نہیں کئے جائیں گے ہمارے لسانی مزاج میں حفظِ نفس کی روح پیدا نہیں ہوگی۔ آغا صاحب نے کہا سپاسنامہ میں میرے متعلق جن پر شکوہ اور پرجلال الفاظ میں اخلاص کا اظہار کیا گیا ہے۔ میں ممنون ہوں لیکن واقعتہً میں ان الفاظ کا مستحق نہیں، میں ایک انسان ہوں بہ قول اقبال ؎

خوش آگئی ہے جہاں کو قلندری میری

اس میں شک نہیں کہ میں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ظفر علی خاں کی صحبت

Marfat.com

سے سالہا سال فیض اٹھایا اور فکرِ اقبال کے علاوہ نظرِ ابوالکلام سے ذہنی بالیدگی حاصل کی لیکن میں ان میں سے کسی کا ظل یا بروز نہیں آپ نے غالباً اس لیے مجھے ان کا عکس قرار دیا ہے کہ آپ کے پہلو میں ظلی و بروزی نبوت کا کارخانہ چل رہا ہے۔ بہرحال میری خواہش یہی ہے کہ آپ الفاظ کے معاملہ میں احتیاط برتا کریں۔ بسا اوقات آج کے الفاظ کل کا روگ بن جاتے ہیں۔

۳۰ اپریل کے جلسہ عام میں آغا صاحب نے یوم اقبال کی تقریب میں قادیانیت اور اسلام کے موضوع پر جو نظریات اور تصورات پیش کئے ان کا خلاصہ یہ تھا۔

سب سے پہلے آپ نے منتظمین کی محبت کا شکریہ ادا کیا اور معذرت پیش کی کہ وہ چنیوٹ میں مسلسل دعوتوں کے باوجود نہ آسکے۔ تو اس کی خاص وجہ کوئی نہ تھی۔ صرف مصروفیتوں کی بوقلمونی اور مشغولیتوں کی بے پناہی مانع رہی پارسال حاضر ہونے کا ارادہ تھا وعدہ بھی کر لیا تھا لیکن جیل خانے سے دعوت آگئی اور وہاں جانا پڑا احباب فرصت پیدا کرکے آج کی اس تقریب میں شمولیت کی ہے۔

تین اہم پہلو

آغا صاحب نے کہا۔

موضوع ہے اقبال اور قادیانیت۔ اس ضمن میں تین گزارشیں ہیں۔

اولاً میں جو کچھ عرض کروں گا پوری ذمہ داری سے عرض کروں گا۔ میری گزارش ہے کہ

Marfat.com

میرے ان خیالات کو میرے ہی الفاظ میں سی آئی ڈی کے ذمہ دار بھائی کاملاً نوٹ فرمائیں اور ان کو مغربی پاکستان کے گورنر اور ان کی وساطت سے صدر مملکت کی خدمت میں پہنچا دیں۔

ثانیاً۔ اگر ان میں سے کوئی سی چیز غلط ہو یا میں اس کا ثبوت نہ دے سکوں تو میں اس کے لئے تیار ہوں کہ مجھے ہمیشہ کے لئے قید کر دیا جائے۔ ورنہ قادیانی امت کے اعمال و افکار پر کڑی نگاہ رکھنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ ان کے نہاں خانہ دماغ میں اپنے مسیح موعود اور مصلح موعود کی پیشگوئیوں کے باعث ایک ریاست کی خواہش مدۃ العمر سے مخفی چلی آتی ہے۔

ثالثاً:۔ اگر قادیانی امت میں سے کوئی فاضل تیار ہو تو میں ان مباحث پر کسی بھی اجتماع میں گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں جو نکات کہ اس تقریر میں پیش کر رہا ہوں فیصلہ سامعین کر لیں کوئی سا منصف تسلیم کر لیا جائے بلکہ خود ان کا ضمیر اس امر کی توثیق یا تردید کرے کہ جن حوالوں سے میں خطاب کر رہا ہوں وہ غلط ہیں یا صحیح ؟ نتائج کے اعتبار سے آیا ان کے معنی وہی ہیں جو میرے ذہن میں آئے ہیں یا اس سے مختلف تعبیر و تاویل بھی ہو سکتی ہے۔ قول کی تائید یا تردید ہمیشہ عمل کرتا ہے۔

بحث ہی غلط ہے

آغا صاحب نے فرمایا:

59874

Marfat.com

یہ بحث ہی غلط ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے کہ نہیں؟ جو لوگ مرزا صاحب کی نبوت کا مفروضہ قائم کر کے نبوت کے مفہوم و مقصد پہ بحث کرتے اور مناظرہ رچاتے ہیں۔ میرا خیال ہے وہ غلطی پر ہیں۔ سرورِ کائنات کے مقابلہ میں پہلے کسی آدمی کو کھڑا کرنا پھر اس کی تغلیط کرنا ایک ایسا فعل ہے جس سے سوءِ ادب کا پہلو نکلتا ہے۔ رہا ظلی و بروزی کا سوال تو قرآن و حدیث میں کہیں اس اصطلاح یا اس سے ہم معنی لفظ کا تصور تو ایک طرف رہا قیاس تک نہیں ملتا۔ نہ عربی لغت میں اس غرض سے کوئی لفظ ہے اور نہ قرونِ اولیٰ کے دین و ادب میں اس کا وجود یا اس کی پرچھائیں کا نشان ملتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں مرزائیوں سے خاتم النبیین کے لغوی و اصطلاحی یا قرآنی مفہوم پہ بحث کرنا بھی بنیادی طور پہ غلط ہے۔ مذہب کی بنیادی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ عقائد و اعمال کی جو دنیا پیش کرتا ہے اس میں ابہام و اجمال وغیرہ کا گزر تک نہیں ہوتا وہ ہر بات کھل کے کہتا اور اس کی دعوت و تذکیر واشگاف الفاظ میں ہوتی ہے۔ اگر ظلی یا بروزی کسی نبی کے لئے اسلام میں کوئی نظریہ ہوتا یا اللہ کی رضا یہی ہوتی تو قرآن بول اٹھتا۔ احادیث نبوی میں بات آجاتی۔ جس پیغمبر (فداہ امی وابی) نے زندگی کی ہر ہر درست واحکام و قواعد مرتب کر دیئے ہوں اور امت کے پورے نظم و نسق کی بنیادیں حشر تک استوار کر دی ہوں کیا وہ نبی ہم سے یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ میری تعلیم کے احیاء کو وقتاً فوقتاً ظلی یا بروزی قسم کے نبی آتے رہیں گے۔ ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث میں

Marfat.com

ایسا کوئی اشارہ یا کنایہ بھی موجود نہیں! رہ گیا خاتم النبیین کے معانی کا تصور تو اس پر اجماع امت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قطعی ہے۔ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہا، علما اور صلحا سب کے سب حضور کی ختم المرسلینی پر ایمان رکھتے تھے اور ان کے بعد کسی طرح کے نبی کی آمد کے قائل نہ تھے نہ انہوں نے کبھی اس باب میں کوئی نفی سے خفی کلمہ کہا یا اشارہ کیا۔ یہ تو ہوتا رہا کہ نبوت کے مدعیوں کو سزا ملتی رہی اور وہ مارے گئے لیکن یہ کبھی نہ ہوا کہ ان کے لئے کسی حلقہ سے کوئی تائید کی آواز اٹھی؟ یا کوئی حدیث سامنے آئی؟ یا قرآن کی کسی آیت کو تاویل کا بازیچہ بنایا گیا کسی نے کبھی اس کے جواز پر سوچا تک نہیں اور نہ ان مصنوعی نبیوں کی اولاد نے خلافت کا سوانگ رچایا۔ یہ تنہا میرزا غلام احمد کی ذات ہے کہ برطانوی عہد میں ان کی نبوت قائم ہوئی پروان چڑھی اس کو آب و دانہ مہیا کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک باقاعدہ جماعت بن کر خلافت ہوگئی اور اب اس کے دماغ میں ایک سلطنت قائم کرنے کا خواب نقش ہو چکا ہے۔

اصل بنیاد

(۱) میرزائیت کی اصل بنیاد دین نہیں سیاست ہے۔ اس کا مطالعہ دینی اعتبار سے نہیں بلکہ سیاسی اعتبار سے کرنا چاہیئے ان سے مذہبی بحث چھیڑنا ہی غلط ہے ان کا نفسیاتی تجزیہ کرنا چاہیئے جیسا کہ علامہ اقبال کا خیال تھا

Marfat.com

(۲) اگر ہم سلطان ٹیپو کی شہادت ۱۷۹۹ء سے لیکر بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری ۱۸۵۷ء تک کے احوال و وقائع پہ نظر رکھیں تو ہمیں میرزا غلام احمد کی نبوت اور ان کے جانشینوں کی خلافت کے احوال و ظروف کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس کی نیو رکھنے پر بالواسطہ اور بلاواسطہ کونسے عوامل و محرکات کا ہاتھ شامل رہا ہے۔

(۳) انگریزوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے ہاتھ سے سلطنت لیکر محسوس کیا جیسا کہ سر ولیم میور لیفٹیننٹ گورنر یو پی نے کہا تھا کہ برطانوی عملداری کی راہ میں دو روکاوٹیں ہیں ایک محمد کی تلوار، دوسرا محمدؐ کا قرآن محمدؐ کی تلوار کو تنسیخ جہاد کے نظریہ سے توڑنا چاہا بعض مذہبی فرقے اور ان کے فتاوی ممد ہوئے۔ لیکن انگریزوں کو مسلمانوں کی اجتماعی نفسیات سے اندازہ ہوا کہ مسلمان بہ الفاظ اقبال ایک ہی چیز سے متاثر ہوتے ہیں اور وہ ربانی سند ہے میرزا غلام احمد نے یہ فرض بکمال انجام دیا۔ جہاد منسوخ کیا گویا اس طرح محمدؐ کی تلوار کے لئے نیام بننا چاہا خود کو محمد کی مثل اخاکم بدہن کہا اور طرح قرآن سے جہاد کی آیات ساقط کرنی چاہئیں نتیجتہ سرحد سے ملحق پنجاب کے قلب میں بیٹھکر برطانوی شہنشاہیت کی غلامی کے لئے الہامی بنیاد قائم کی۔ فی الجملہ میرزائیت سیاسی دینیات کا درجہ رکھتی ہے۔

(۴) میرزا صاحب نے یہی نہیں کیا بلکہ اس عمارت کی نیو اٹھانے کے لئے انہوں نے مسلمانوں کی ذہنی زمین کو ہموار کرنا چاہا آب و ہوا کا رخ بدلا غرض وہ مسلمان جو سلطان ٹیپو کے جہاد میں شعلہ جوالہ ثابت ہوئے تھے جنہوں نے سراج الدولہ کے

Marfat.com

وجود میں تلوار کی آبرو رکھی تھی جو بہادر شاہ ظفر کے عہد میں جنگ آزادی کا مواد لے کر اٹھے تھے۔ ان کے باقیات، سید احمد شہید کی تحریک اور اس کے برگ و بار جنگ امبیلہ کے نتائج و اثرات انبالہ، پٹنہ، راج محل، مالوہ اور پٹنہ میں علمائے کے پانچ مقدمات، علمائے کا شوق جہاد و شہادت سرحدی علاقے میں جہاد و غزا کی فراوانی، ان تمام واقعات نے میرزا غلام احمد کے وجود کو برطانوی مصالح و مقاصد کی خاک سے اٹھایا اور وہ مسلمانوں کے مزاج کا رخ بدلنے میں منہمک ہو گئے۔

میرزا غلام احمد کی خصوصیات

انہوں نے مسلمانوں کو فضول مذہبی مباحث میں الجھا دیا۔ مثلاً

(ا) برطانوی فاتحوں سے ہٹا کر برطانوی پادریوں سے الجھا دیا جس سے تلوار کی جگہ زبان نے لے لی اور جہاد کی امنگ سرد پڑ گئی۔ ذہنی زاویے بدل گئے۔

(ب) آریہ سماجیوں سے اس طرز کے مناظروں کی نیو رکھی کہ دشنام کے جواب میں دشنام کا جھگڑا اٹھا اور میرزا صاحب کے جواب میں ستیارتھ پرکاش کے اس باب کا اضافہ ہوا جس میں قرآن و رسالت پر سب و شتم کیا گیا۔

(ج) خلافت کے تصور پر بحثیں ہونے لگیں کہ یہ ایک مذہبی ادارے کو متلزم ہے یا کسی اسلامی ریاست کا فرمانروا، ان مسلمانوں کا بھی خلیفہ ہو سکتا ہے جو اس کی فرمانروائی کے علاقہ میں آباد نہ ہوں، حکومت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہو اور وہ اس کی رعایا ہوں۔

(د) ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام

(ہ) اولی الامر منکم کی شرحیں

Marfat.com

(ی) احادیث میں مہدی کے ورود کی پیش گوئی کا مطلب اور نوعیت

اس فضا کے پیدا ہوتے ہی انگریزوں کو استحکام سلطنت کا موقع مل گیا مسلمانوں کے فکر و عمل کا میدان بدل گیا اور یہ ایک ایسی خدمت تھی جس کے نتائج و اثرات ایک پراسرار و حیرت انگیز تاریخی دستاویز کا درجہ رکھتے ہیں جس سے برطانوی عہد میں مسلمانوں کی ذہنی ویرانی اور قومی بربادی کا پورا نقشہ معلوم ہو سکتا ہے۔

ارشاد اقبال

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی سیاسی وحدت کو اس وقت نقصان پہنچتا ہے جب مسلمان سلطنتیں آپس میں ایک دوسرے سے لڑتی ہیں اور مذہبی وحدت اس وقت ٹوٹتی ہے جب خود مسلمانوں میں سے کوئی جماعت ارکان و اوضاع شریعت سے بغاوت کرتی ہے۔ مرزا صاحب کا یہی جرم خطرناک ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی مذہبی وحدت کو شکست کیا۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ جب سیاسی وحدت منتشر ہو تو مذہبی وحدت ہی ملت کے وجود کو باقی رکھتی ہے۔ اب اگر مسلمانوں کا کوئی طبقہ یہ کہتا ہے کہ دینی وحدت کے باغیوں سے رواداری برتی جائے اور صرف اس حیثیت سے کہ وہ اقلیت میں ہیں انہیں اجازت دی جائے کہ وہ ایک دینی وحدت کی ہر مقدس اینٹ کو اکھاڑتے چلے جائیں تو وہ اقبال ہی کے الفاظ میں دینی حسیات سے نہ صرف عاری ہے بلکہ پست فطرت بھی ہے کیونکہ اس کو اس امر کا احساس نہیں کہ اس کو کمال

ہیں الحاد غداری اور رواداری خودکشی کا درجہ رکھتی ہے۔ علامہ اقبالؒ کے نزدیک ایک یورپی دانشور کے الفاظ ہیں رواداری مختلف المعنیٰ احساس و تاثر رکھتی ہے مثلاً فلسفی کے نزدیک تمام مذاہب یکساں طور پر صحیح ہیں۔ مورخ کے نزدیک غلط مدبر کے نزدیک مفید ہر نوعی فکر و عمل کے انسان کے نزدیک کہ وہ ہر فکر و عمل سے خالی ہوتا ہے اس رواداری کی ہر شکل گوارا ہے اسی طرح ایک کمزور آدمی کی رواداری ہے جو اپنے محبوب اشیاء اور بنیادی عقائد کی ذلت و رسوائی چپ چاپ سہے جاتا ہے۔

مرزائیوں کا وظیفہ حیات

اپنے معرض وجود میں آنے سے لے کر اب تک مرزائیوں نے بتدریج جو نقشہ قائم کیا ہے وہ یہ ہے کہ

(الف) مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقے (بالخصوص وہ لوگ جو انگریزی تعلیم یافتہ ہیں اور بوجوہ دین میں اخلاص نہیں رکھتے یا اس کو انسان کا ذاتی فعل سمجھتے ہیں) کو اس غلط دین پر لا کھڑا کیا کہ قادیانی بھی گویا مسلمانوں کے فرقوں ہی میں سے ایک فرقہ ہیں اور ان کی مخالفت بھی ملا ازم ہی کے برگ و بار میں سے ہے۔

(ب) میرزائی من حیث الجماعت مسلمانوں کا ہر دینی و معاشرتی میدان میں مقاطعہ کرتے اور انہیں کافر تک سمجھتے ہیں مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نماز تک نہیں پڑھتے ان کے جنازوں میں شریک نہیں ہوتے جیسا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے منیر انکوائری

Marfat.com

کمیشن کے روبرو قائداعظمؒ کا جنازہ نہ پڑھنے کا اعتراف کیا لیکن سیاسی طور پر مسلمانوں سے الگ نہیں ہوتے صرف اس لئے کہ اس طرح سیاسی فوائد حاصل کرنے اور ملکی اقتدار حاصل کرنے کے مدۃ العمر سے آرزومند ہیں۔

پاکستان کے بعد

پاکستان بن جانے سے پہلے جب تک برعظیم آزاد نہیں ہوا ان کا جماعتی وظیفہ انگریزوں کی تائید و اعانت کرتا رہا پھر جب قومی تحریک مضبوط و مستحکم ہو گئیں تو یہ سیاسی نظریے بدلتے رہے لیکن اپنی اس حیثیت کو لمحہ بھر کے لئے بھی ترک نہ کیا کہ ان کا وجود برطانوی حکومت کے آلہ کار کا ہے ایک دفعہ جب پنڈت جواہر لال نہرو کا لاہور ریلوے اسٹیشن پر پنڈت جواہر لال نہرو کا بھی استقبال کیا مقصود یہ قول قادیانی تھا کہ بشیر الدین محمود اس انداز میں حکومت کے ہاں زیادہ داخل ہو رہا تھا جتنا کانگرس ہوں مجھے راضی کر و اسی زمانہ میں ایک ہندو کانگرسی نے اس مطلب کا مضمون لکھا کہ قادیانی جماعت عام مسلمانوں کی بہ نسبت ہندوستان کی زیادہ وفادار ہے کہ وہ پیغمبر عرب کی بجائے ایک ہندوستانی پیغمبر کی پیروکار ہے غرض ان احوال و افکار اور واقعات و حالات نے میرزا بشیر الدین محمود میں برطانوی حکومت کی گرتی ہوئی دیوار کے ملبہ پر اپنے سیاسی اقتدار کا قصر اٹھانے کی خواہش پیدا کی۔ میرزا غلام احمد نے ایک امت تیار کی میرزا بشیر الدین محمود نے جو خلیفہ سے زیادہ شاطر تھے۔ اس امت میں عصبیت پیدا

Marfat.com

کرکے حصولِ اقتدار کا ایک طویل منصوبہ تیار کیا جسکی پشت پناہی کیلئے اپنے والد کے الہام اور اپنے القا اور خواب وضع کیے ۔

ہوا کیا

غور کیجئے کہ قادیانی جماعت جس نے کبھی تحریک استخلاص وطن کا ساتھ نہیں دیا خلافت عثمانیہ کی تاراجی پر چراغاں کیا اور انگریزی حکومت کی اطاعت وجاسوسی اپنا جزو ایمان سمجھا۔ ایکا ایکی اور اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ۱۹۳۱ء میں کشمیری مسلمانوں کی آزادی کی علمبردار ہوگئی۔ برٹش میوزیم سے کبھی اس زمانہ کی سیاسی دستاویز ہاتھ آئیں تو یہ عقدہ کھلے گا کہ میرزا بشیرالدین محمود نے کن اغراض ومقاصد کے تحت یہ قدم اٹھایا تھا ان کی پشت پر کون تھا اور یہ سارا ناٹک کس لئے رچایا گیا۔ کشمیر کی سرحد پر روس کی نگاہیں کیا دیکھ رہی تھیں اور مسلمانوں کا ذہن کس طرف جارہا تھا میرزا بشیرالدین محمود کس مخفی اشارے پر مہرہ بن کر آگے آئے تھے ؟ یہ ساری کہانی ایک طاقتور قلم کے انکشاف کی منتظر ہے۔

میرزا کی زبانی

تاریخ احمدیت جلد ششم مؤلفہ دوست محمد شاہد کے صفحہ ۴۴۵ اور ۴۷۹ پر بروایت میرزا بشیرالدین محمود مرقوم ہے کہ جماعت احمدی کو کشمیر سے دلچسپی کیوں ہے۔

اولاً: کشمیر اس لئے پیارا ہے کہ وہاں تقریباً اسی ہزار احمدی ہیں۔

Marfat.com

ثانیاً۔ وہاں مسیح اول دفن ہیں اور مسیح ثانی (میرزا غلام احمد (ناقل) کی بڑی بھاری جماعت اس میں موجود ہے۔

ثالثاً، جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہے وہ ملک بہرحال مسلمانوں کا ہے اور میرزا صاحب کے نزدیک مسلمان ان کے پیرو کلد ہیں۔ (ص ۲۷۹)

رابعاً۔ نواب امام الدین جنہیں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے گورنر بنا کر کشمیر بھجوایا تھا۔ وہ اپنے ساتھ بطور مددگار ان کے دادا (میرزا بشیر الدین محمود کے الفاظ ہیں) یعنی میرزا غلام مرتضیٰ کو بہ اجازت مہاراجہ رنجیت سنگھ ساتھ لے گئے تھے۔

خامساً۔ ان کے استاد جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ اور ان کے خسر حضرت مولوی حکیم نور الدین کشمیر میں بطور شاہی حکیم کے ملازم رہے تھے (صفحہ ۴۳۵)

جادو وہ جو سر چڑھ بولے

چنانچہ میرزا بشیر الدین نے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کے سالانہ جلسہ میں بر اویت تاریخ احمدیت خدائی تصرف واتفاق کے تحت ایک عظیم الشان آسمانی انکشاف کرتے ہوئے فرمایا

" مایوس نہ ہو اور خدا تعالیٰ پر توکل کرو اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے اندر ایسے سامان پیدا کر دے گا۔ آخر دیکھو یہودیوں نے تیرہ سو سال انتظار کیا اور پھر فلسطین میں آگئے مگر آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا ممکن ہے تیرہ بھی نہ کرنا پڑے ممکن ہے دس بھی نہ کرنا پڑے اور اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھائے گا" (ص ۲۰۰)

ماخوذ الفضل ۵ مارچ ۱۹۵۷ء

Marfat.com

آغا صاحب نے نہایت شرح و بسط سے اس کا تجزیہ کیا کہ قادیانی خلیفہ اس طرح گویا ریاست اسرائیل کے قیام کو انعام خداوندی سے تعبیر کرتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو ان سے نسبت پیدا کر کے امید خوش دلاتا ہے آغا صاحب نے علامہ اقبال کی اس دوراندیشی کا بھی ذکر کیا کہ آج سے تیس برس پہلے انہوں نے فرمایا تھا کہ

"احمدیت یہودیت سے قریب تر ہے"

آغا صاحب نے اس ضمن میں مرزائیوں کے مختلف الہاموں اور بشارتوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور اس ضمن میں بتایا کہ تاریخ احمدیت کی اسی جلد کے صفحہ ۳۹ پر خلیفہ اوّل کا انکشاف درج ہے کہ

ریاست کشمیر اور ہمالیہ کے دامن میں آباد مسلم آبادی کا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے . . . کوہ ہمالیہ سے شروع کرتے ہوئے بلوچستان اور ڈیرہ غازی خان کے سب پہاڑی سلسلے گنے . . . . !

آغا صاحب نے اس حوالہ کے ساتھ اس امر کی وضاحت کی کہ کشمیر میں مسیح ربوہ کا انتخاب، بلوچستان میں اراضی کی وسیع خریداری اور بشیر الدین محمود کے اس ضمن میں ایک اسٹیٹ قائم کرنے سے متعلق خطبات کو باہم گر ملا کر پڑھیں اور سوچیں تو بہت سی پہیلیاں خود بخود کھلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

Marfat.com

ہمارے امرا و فضلا

آغا صاحب نے افسوس ظاہر کیا کہ جس "نبوت" کو اقبال نے سٹہ بازی سے تعبیر کیا تھا ہمارے امرا و فضلا اس کے نتائج و عواقب پر غور نہیں کرتے بلکہ بلاواسطہ اس کی معاونت کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس "نبوت" کی بدولت نہ صرف آخرت کی متاع ضائع ہو رہی ہے بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی ذہنی وحدت میں پاکستان اس لحاظ سے مشتبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا انحصار احمدیت کی سیاسی بخت و پز کے نتائج پر ہے۔

آغا صاحب نے اس ضمن میں ایک خاص نکتہ پر زور دیا کہ عرب دنیا کو قادیانیت کا پورا پتہ چل جائے تو پاکستان کی دینی آبرو کو گزند پہنچے گا اور اگر احمدیت سیاسی اقتدار حاصل کرے تو عرب یہ سوچنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس نبوت اس امت اور ان کی وساطت سے اس مملکت کو اسلام سے کیا نسبت ہے؟ جن عربوں نے عجمی فقہا کو تسلیم نہیں کیا وہ ایک ہندوستانی یا پاکستانی نبی پر کیسے راضی ہو سکتے ہیں جس سے اسلام کے تصور حیات، اسلام کے تصور سیاست اور اسلام کے تصور وحدت کا پورا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔

آغا صاحب نے کہا قادیانی غیر عرب مسلمان ریاستوں کے مابین اپنے وجود سے ایک دوسری اسرائیل ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے انہوں نے حکومت کی اہم کلیدی اسامیوں پر قبضہ کر رکھا ہے ملک کی صنعتی ترقی بھر اپنے تناسب

Marfat.com

سے بڑھ کر قابض ہیں۔ اکثر مالیاتی اداروں پر ان کا تصرف ہے اور ان شعبوں میں کثرت سے داخل ہو چکے اور ہو رہے ہیں جن کے ہاتھ میں ملک کی حفاظت اور مدافعت ہوتی ہے۔

صدر ایوب سے گزارش

آغا صاحب نے فرمایا:

میں صدر مملکت سے گزارش کرتا ہوں کہ اس جماعت کی کڑی نگرانی رکھیں اور اس امر کی تحقیق کرائیں کہ

(۱) کیا میرزائی اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں؟

(۲) کیا یہ دوسرا اسرائیل اپنے وجود سے قائم کرنے کے متمنی ہیں۔

(۳) ان کا علاقہ مغرب کی استعماری طاقتوں کے ساتھ تو نہیں؟ ان کے مشن مختلف ملکوں میں تبلیغ کرتے ہیں یا کچھ اور فرائض و احکام بجا لاتے ہیں؟

(۴) ان صراحتوں اور وضاحتوں کی موجودگی میں کیا یہ بات غور طلب نہیں کہ کشمیر سے ان کی دلچسپی اپنی ریاست قائم کرنے کے مقصد پر ہے

(۵) جنرل گریسی نے کشمیر کے جہاد میں اولاً پس و پیش کیا ثانیاً قائد اعظمؒ کے احکام سے اختلاف کیا۔ ثالثاً لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو مطلع کیا لیکن تعجب ہے کہ کمانڈر انچیف افواج پاکستان کی حیثیت میں قادیانیوں کی فرقان بٹالین کو خوشنودی اور سپاس کا خط لکھا۔ یہ

Marfat.com

خط اس تاریخ احمدیت کے صفحہ ۴۷۶ پر درج ہے کیا پاکستان میں مسلمانوں کی کسی بھی دوسری جماعت کی رضا کارانہ تنظیم کو آج تک یہ خصوصیت حاصل ہوئی ہے!

(۶) کیا یہ صحیح ہے کہ جولائی اگست ۱۹۶۵ء میں قادیانی جماعت کی طرف سے اس مفہوم کا پمفلٹ تقسیم کیا گیا کہ مسیح موعود کے پیروکار ہی کشمیر فتح کریں گے یہ ان کے الہام اور میرزا بشیر الدین محمود کی پیش گوئی کو سچا کرنے کی ایک جسارت تھی!

کیا شاستری کی موت بھی میرزا غلام احمد کے الہامات کا حصہ قرار دی گئی اور اس ضمن میں پمفلٹ شائع کیا گیا۔ اس پمفلٹ کو خود دیکھا اور پڑھا ہے۔

(۸) کیا یہ صحیح ہے کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی پیش گوئیوں کی تصدیق پر ڈاکٹر جاوید اقبال کی معرفت بیرون پاکستان سے ایک پیغام بھیجا تھا۔

آغا صاحب نے ان اشارات کو بیان کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ جن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں ان کی طرف سے پورے وثوق سے ماننے کو تیار ہیں کہ اس ... ہو سکتا ہے لیکن میرزائی اپنی حکومت کسی علاقے پر قائم نہیں کر سکتے اور نہ ہم ان کی عیاریوں کو پنپنے کا موقع دے سکتے ہیں البتہ صدر مملکت سے یہ التماس ... ہے کہ وہ اس فرقہ ضالہ کے سیاسی ہتھکنڈوں سے باخبر رہیں جس جماعت ... کے مقابلہ میں ایک فرضی نبوت کے داعی ہو سکتے ہیں اور انہیں مسلمانوں کی قومی وحدت یا دینی عمارت کو نقب لگاتے ہوئے عار محسوس نہیں ہوتی وہ اس ... پاکستان کی ... میں حکومت پاکستان اور صدر مملکت کے آب و دو گراں وفادار رہ سکتے ہیں ... موجودہ دور

Marfat.com

صدر مملکت کو جمہور المسلمین سے برگشتہ کرنا اور ان کے فعال عنصر کے خلاف تہمتیں جڑ کے مخبریاں گھڑنا ہے انہیں جو تحفظات اس وقت حاصل ہیں وہ ایک ایسا حصار ہے جس میں وہ محفوظ ہیں لیکن مسلمانوں پر اپنے ترکش کے زہر میں بجھے ہوئے تیر چھوڑتے رہتے ہیں تاکہ کسی دن منزل مقصود تک پہنچ سکیں۔

Marfat.com

قادیانی ایک سیاسی اُمت ہیں

ہم ان سے غافل نہیں رہ سکتے ہیں

Marfat.com

ہم قادیانی اُمت کی عزت و آبرو کے دشمن نہیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے پاکستان کی اس اقلیت کی حفاظت ہمارا اسلامی فرض ہے اور اس فرض سے ہم کسی حالت میں بھی روگردانی نہیں کر سکتے۔ ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ

(۱) قادیانی اُمت جب مسلمانوں سے مذہباً علیحدہ ہو چکی ہے اور اس نے اس کا فیصلہ خود کیا ہے تو پھر وہ سیاستہً مسلمانوں میں کیوں رہ رہی ہے۔ سیدھا سادا سوال ہے خلیفہ ثالث اس کا جواب مرحمت فرمائیں کہ جو مسلمان میرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے اور نہ اس کی ضرورت کے قائل ہیں کیا وہ ان کے نزدیک مسلمان ہیں اور میرزا صاحب کے انکار سے وہ کافر نہیں ہو جاتے اگر وہ کافر ہو جاتے ہیں تو پھر سواد اعظم میں قادیانی اُمت کس اصل کی بنا پر شامل رہنا چاہتی ہے کیا یہ ایک سیاسی ہتھکنڈا نہیں؟ ہم اسی سیاسی فریب کا طلسم توڑنا چاہتے ہیں

(۲) دوسری گزارش یہ ہے کہ اس جماعت کے پیروکار مسلمانوں کی ان مقدس اصطلاحوں کو اپنے رہنماؤں اور اپنی جماعت سے منسوب نہ کریں جو لفظ و معنی کے اعتبار

Marfat.com

ہیں مخصوص ہو چکے ہیں اس سے جمہور المسلمین کی دلآزاری ہوتی ہے۔ مثلاً مرزا غلام احمد کی بیویوں کو امہات المومنین کہنا، کسی صاحبزادی کو سیدۃ النساء کا لقب دینا اور مرزا بشیر الدین محمود کی والدہ کو ملکہ دو جہاں لکھنا ہمارے نزدیک سخت قابل اعتراض ہے۔ اسی طرح خاندان کے افراد میں سے کسی کو قمر الانبیاء کہنا، کسی کو خلیفہ راشد کہنا پھر ان کو خلفائے راشدین میں کسی ایک خصوصیت کی بنا پر افضل قرار دینا اس قسم کی گستاخیاں ہیں کہ طبیعت کو طیش آتا ہے جب مرزا صاحب کے پیروکار اپنی انفرادیت کو نمایاں کرنے کے لئے اپنا کیلنڈر بھی نافذ کر چکے ہیں تو انہیں خاندان نبوت ہی کے اثاثہ پر ڈاکہ ڈالنے کی ضرورت کیوں لاحق ہوتی ہے۔ کیا اس کی وجہ اس کے سوا کچھ اور بھی ہے کہ قادیانی اقلیت میں ہیں اور وہ سیاستہ مسلمانوں میں زور کر اپنے اقتدار کے لئے بال و پر پیدا کر رہے ہیں۔

(۳) تیسری بات جس کا خاص نہایت ضروری ہے وہ قادیانی امت کے اعمال و افکار کی سیاسی نگرانی ہے کیونکہ ہم یقین سے اس امت کو عجمی مسلمانوں کے مابین ایک عجمی اسرائیل خیال کرتے ہیں۔ جس کا احساس اس وقت مسلمانوں کے سواد اعظم کی سیاسی قیادت کو نہیں ہے۔

ان تین چیزوں کے علاوہ ہمیں مرزائی امت کے تعاقب سے کوئی سروکار نہیں ما بخیر شما بسلامت، ہمارے عقیدت گواہ ہیں کہ ہم نے ان پر کبھی ذاتی حملہ نہیں کیا حالانکہ

Marfat.com

تاریخ محمودیت" موجود ہیں اور اس کے مصنف و مؤلف بھی زندہ ہیں ہم نے کبھی کسی فرد کا نام لے کر اس کے ذاتی چال چلن پر بحث نہیں کی ہم بد زبانی کو گناہ سمجھتے ہیں لیکن عجیب بات ہے کہ جب کبھی چٹان میں اس جماعت کا سیاسی محاسبہ ہوا ہے قادیانی اُمت کے بعض ناقوس پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ گئے ہیں وہ دلیل کا جواب دلیل سے نہیں دیتے اور نہ اس سوال کا جواب مرحمت فرماتے ہیں جو ان سے واضح الفاظ میں دریافت کیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر چٹان کو گالیاں دینا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کو بُرا بھلا کہنا یہ کسی سوال کا جواب نہیں اس ضمن میں ہمارا قادیانی دوستوں کو صحیح مشورہ یہی ہے کہ وہ ادب کو ملحوظ رکھیں اگر انہیں یہ غلط فہمی ہے کہ اس طرح وہ مرعوب کریں گے یا گالی دے کر ان کی بات دلیل ہو جائے گی تو بہتر ہے کہ تصحیح فرمالیں اس طرح کوئی شخص بھی قائل معقول نہیں ہو سکتا ہے۔

سوال ان کے "دین" پر کیا جاتا ہے جواب وہ "سیاست" سے دیتے ہیں۔ بجائے خود یہی دلیل بس کرتی ہے کہ میرزائی اُمت اصلاً ایک سیاسی جماعت ہے جو سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے ایک مدت سے مسلمانوں کی وحدت میں سرنگ لگا رہی ہے۔

غور کیجئے مسئلہ یہ ہے کہ میرزا غلام احمد کی "نبوت" اور ان کے پیروؤں کی اُمت مسلمانوں کی سیزدہ صد سالہ وحدت کو تاراج کر رہی ہے۔ سوال علامہ اقبال نے اٹھایا تھا لیکن جواب میں ارشاد ہوتا ہے کہ سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری تحریک پاکستان کے مخالف تھے ایڈیٹر چٹان نے مسلم لیگ کی سیاسی بیعت نہیں کی تھی جواب اس سطح پر بھی ہو سکتے ہیں،

Marfat.com

اور یہ سطح کوئی بلند نہیں لیکن ان جوابات میں جو دراصل الزامات ہیں ان سوالات کا جواب کہاں ہے جن کا اطلاق میرزا صاحب کی نبوت اور ان کے جانشینوں کی سیاست پر ہوتا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری تحریک پاکستان میں نہیں تھے ایڈیٹر چٹان کو بھی اعتراف ہے کہ اس نے مسلم لیگ میں کبھی شمولیت نہیں کی لیکن یہ کوئی دینی بغاوت نہیں، اور نہ اس پر کسی فرد سے عفو خواہ ہونے کی ضرورت ہے یہ دو ذہنوں کے سیاسی رجحان کا مسئلہ تھا جو پاکستان بن جانے کے بعد ختم ہوگیا۔ اب جو پاکستان میں ہے وہ پاکستان کا وفادار اور جانثار نہیں تو گردن زدنی ہے لیکن عطاء اللہ شاہ اور ایڈیٹر چٹان کا سیاسی جرم اس جرم کے مقابلہ میں کوئی جرم ہی نہیں۔ قادیانی امت نے اسلام سے بغاوت کرکے جس جرم کا ارتکاب کیا ہے مسلم لیگ میں شامل نہ ہونے یا قائد اعظمؒ کی سیاسی قیادت کو اس مرحلے میں تسلیم نہ کرنے کی اسلامی تعزیرات میں کوئی سزا نہیں اور نہ قرآن کے تصور توحید و رسالت کو ضعف پہنچتا ہے۔ لیکن جن تصورات پر قادیانی امت کی بنیاد ہے پاکستانی تعزیرات میں اس کی سزا بے شک نہ ہو جیسا کہ نہیں ہے ہم پاکستان کی حکومت سے اس تعزیر کا مطالبہ نہیں کرتے لیکن اس خواہش کا اظہار ضرور کرتے ہیں کہ وہ میرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ جماعت تسلیم کرتے ہوئے انہیں ایک اقلیت قرار دے

بتائیے اس میں خوفزدہ کرنے کی کیا بات ہے۔ اپنے حدود کی حفاظت کرنا جرم ہے؟

Marfat.com

پاکستان کی سرحدوں پہ فوج رہتی ہے کس لئے صرف اس لئے کہ ان کی حفاظت ہوتی رہے اور کوئی بدبخت انہیں پامال کرنیکی جسارت نہ کرے؟ کیا اسلام کی سرحدوں کا محافظ ہونا جرم ہے کس ضابطہ کی رو سے؟ اور وہ کونسی رواداری ہے جو ان سرحدوں کو خطرے میں ڈالنے کی اجازت دیتی ہے؟

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے علامہ اقبال نے کیا تھا وہ احراری نہیں تھے سر میرزا ظفر علی جج لاہور ہائی کورٹ نے بھی آواز اٹھائی۔ انہیں بھی کوئی شخص احراری نہیں کہہ سکتا۔ مولانا ظفر علی خاں مسلم لیگ میں تھے عمر بھر میرزائی امت کا تعاقب کرتے رہے مولانا شبیر احمد عثمانی نے کلمۃ الحق بلند کیا انہیں احرار سے کبھی واسطہ نہیں رہا۔ الیاس برنی احراری نہیں، مولانا ابوالحسن علی ندوی احراری نہیں لیکن ان کا دلنشین محاسبہ موجود ہے!

میرزائی کب تک اپنے مسئلہ کو احرار کے سیاسی ماضی کی آڑ میں ملت اسلامیہ کے احتساب سے بچا سکیں گے؟

یہ بات انہیں بھی معلوم ہے کہ مسئلہ اسلام کا ہے احرار کا نہیں۔ مسئلہ مسلمانوں کا ہے کسی گروہ کا نہیں!

میرزائیوں کو غلط فہمی ہے کہ مسلمانوں کا محاسبہ کمزور پڑ جانے سے وہ پھر ایک طاقت بن گئے ہیں یا بن رہے ہیں۔ بے شک انہیں اس وقت حکومت کے مختلف دوائر میں اپنی تعداد میں سے بہت زیادہ نمائندگی حاصل ہے۔

Marfat.com

پاکستان میں ان کے پاس کلیدی آسامیاں ہیں اور ان کی متعاقبہ جماعتیں اس لحاظ سے طاقتور نہیں۔ یہی عزہ تھا کہ چوہدری ظفراللہ خاں نے اس دفعہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہاں عطاءاللہ شاہ ۔کہاں ہیں ظفر علی خاں : غالباً انہیں اپنی موت یاد نہیں ؟ . . . . . . خداوند تعالیٰ کے رحمت اس نے بزرگوں کے لئے بہشت کے دروازے کھول چکی ہے اور یہ کہنا ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ میرزا بشیرالدین کہاں ہیں۔ علامہ انور شاہ نوراللہ مرقدہ نے بہاولپور کے تاریخی مقدمہ میں قادیانی جماعت کے الوالسطا جالندھری سے جو کہا تھا کیا چوہدری ظفراللہ خاں اس نکتہ کو پا سکتے ہیں ؟ ہم اس تو تکار میں الجھنا نہیں چاہتے ورنہ اللہ کی رضا وخوشنودی سے عند اللہ وہ ایسی نعمتیں ہیں کہ ہر خوف اور ہر طاقت سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ ہماری گرفتاری میں میرزائیوں کا بھی ہاتھ تھا بلاواسطہ یا بالواسطہ ہمیں اس حقیقت کا بھی اندازہ ہے کہ میرزائی افسر ہمارے خلاف بخشت کرتے ہی رہتے ہیں۔ ہمارے کانوں تک یہ خبر بھی پہنچ چکی ہے کہ گزشتہ ایک ماہ سے میرزائی ہمارے بارے میں کیا منصوبے کر رہے ہیں اور ان کے نہاں خانہ دماغ میں کیا کچھ ہے۔ ہم سازشیوں کے چہروں سے بخوبی آگاہ ہیں لیکن ہم ان میں کسی کو لائق مخاطبت نہیں سمجھتے ؛ بے شک کوئی بھتہ دار سب دشتم کرتا ہے یا کوئی گروہ اپنے بغض کی بنا پہ نزاع خاقی پہ اتر آئے۔ ہم یہ فرض ہر حال میں انجام دیتے رہیں گے کہ عمائد مملکت کو اس جماعت کے سیاسی عزائم سے مطلع کریں ؛ اور

Marfat.com

مسلمانوں کے اجتماعی ضمیر کو بتاتے رہیں کہ نقاب پوش جماعت کا باطنی لائحہ عمل کیا ہے؟ اس کا انحصار خود اس جماعت کے قادیانی وغیرہ قادیانی گماشتوں پر ہے کہ وہ کس لہجہ میں گفتگو پسند کرتے ہیں جو زبان اور انداز وہ اختیار کریں گے ٹھیک اسی کے مطابق انہیں جواب ملے گا البتہ ہم قانون واخلاق کی حدوں سے کسی مرحلہ میں بھی دستبردار نہیں ہونا چاہتے مولانا ظفر علی خاں اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رحلت کے بعد ان کا مشن ختم نہیں ہو گیا انکے جانشین ابھی بفضل تعالیٰ زندہ ہیں پھر یہ مولانا ظفر علی خاں اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہی کا مشن نہیں یہ مشن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ننگ وناموس کا مشن ہے۔ مولانا ظفر علی خاں اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری اس مشن کے خدمت گار تھے۔ اللہ تعالیٰ کو ابدتک ناموس رسالتؐ (فداہ امی وابی) کی حفاظت مطلوب ہے وہ اس کے لئے ہر دور میں خدمت گار پیدا کرتے رہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے یہ ان کے محبوب کی ختم المرسلینی کا سوال ہے۔ اور سوال اتنا ہے کہ یہ تمغۂ خدمت کس کس کے حصہ میں آتا ہے؟

علامہ اقبال نے جس رخ اور پہلو سے اس جماعت کا محاسبہ کیا پھر جس فراست ودانائی سے ان کے احوال وآثار اور مقاصد وعوامل کا تجزیہ فرمایا وہ قادیانی امت کی صحیح نشاندہی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ علامہ اقبال کے خطوط پر قادیانی امت کا محاسبہ جاری رکھا جائے اور چند اصحاب علم ونظر کی ایک جماعت ایسی ہو جو قادیانی مذہب کے سیاسی مضمرات

Marfat.com

سے حکومت اور عوام دونوں کو آگاہ کرتی رہے جن خطرات کو ہم دیکھ رہے ہیں ان کے پیش نظر فی زمانہ سب سے بڑی تبلیغ یہی ہے اس غرض سے ایڈیٹر چٹان مختلف مکاتیب فکر کے راہنماؤں کو مدعو کر رہے ہیں۔ باہمی گفتگو کے بعد ہی بتایا جا سکتا ہے کہ حاصل گفتگو کیا رہا۔

Marfat.com

انگریزوں کی شخصی یادگار

سر ظفر اللہ خاں

Marfat.com

اے پی پی اور رائٹر کے حوالے سے ۱۳ نومبر کی خبر ۱۴ نومبر کے پاکستانی اخبارات میں اس کا ترجمہ اپنے قلم سے نہیں بلکہ خاص سرکاری اخبار روزنامہ مشرق سے اس کے صفحہ اول پر تین کالمی شہ سرخی کے ساتھ۔

کیپ ٹاؤن کے پینتیس ہزار مسلمانوں نے سر ظفر اللہ کا بائیکاٹ کر دیا۔

متن ہے۔

پریٹوریا ۱۳ نومبر (اے پی پی - رائٹر) عالمی عدالت کے جج سر محمد ظفر اللہ جنوبی افریقہ کے مختصر دورے پر آج جب کیپ ٹاؤن پہنچے تو یہاں کے ۳۵ ہزار مسلمانوں نے ان کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ سر ظفر اللہ کے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ گزشتہ دنوں مقامی مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کے مشترکہ اجلاس میں کیا گیا۔ مقامی مسلمانوں نے جو سر ظفر کے احمدی فرقہ کو مسلمان تسلیم نہیں کرتے اس بات پر بھی نفرت کا اظہار کیا ہے کہ سر ظفر اللہ نے جنوبی افریقہ کا دورہ کیا تھا کیونکہ پاکستان نے آج تک اس ملک سے سفارتی تعلقات قائم نہیں کئے ہیں۔ ۱۰۰ پاکستانی جنوبی افریقہ سے بائیکاٹ کے فیصلہ میں ابتدا ہی سے شامل ہے۔ سر ظفر اللہ کیپ ٹاؤن پہنچے تو ملائی نے اپنے فیصلے کے مطابق ان کا بائیکاٹ کیا۔ سر ظفر اللہ یہاں جس ہوٹل میں ٹھہرے ہیں وہ صرف گورے لوگوں کے لئے مخصوص ہے انہوں نے آج جنوبی افریقہ کی عدالت عالیہ کے ججوں سے

Marfat.com

سر کلشائن کے ساتھ دوپہر کا کھانا کیا۔ ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا جس میں کہا کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نے ان کے ساتھ جو دوستانہ سلوک کیا وہ اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور وہ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کے لئے اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کریں گے۔

ظفر اللہ خاں اس سے قبل جوہنسبرگ قیام کر چکے ہیں۔ جہاں شہر کے گورے میئر نے ان کے اعزاز میں دعوت دی تھی۔ کیپ ٹاؤن میں احمدیہ فرقہ کے ایک سرکردہ راہنما شیخ ابوبکر نجار نے ظفر اللہ خاں کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا ہے جس میں ممتاز گورے شہریوں کے علاوہ بعض سیاہ فام باشندوں کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔"

اس پر کسی تبصرے کی ضرورت ہے۔ ؟ خبر خود بول رہی ہے کہ اس کے مضمرات کیا ہیں۔؟!

۱۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ظفر اللہ خاں جس جماعت کے سفیر ہو کر بیرونی ملکوں میں پھر رہے ہیں اس کی حقیقت دنیا بھر کے مسلمانوں پر آشکار ہو رہی ہے۔ کیپ ٹاؤن کے مسلمانوں نے اپنے جس عقیدہ کا اعلان کیا پھر اس ضمن مقاطعہ کا جو فیصلہ کیا وہ نہ صرف اسلام کے لئے دل کی آواز ہے بلکہ ہم پاکستانی مسلمان بھی اجتماعی طور پر ان کے شکر گزار ہیں کہ جس آواز کا یہاں آغاز ہوا تھا وہ ہر اس مقام تک جا پہنچی ہے جہاں کوئی سا مسلمان رہ رہا ہے۔ بحمداللہ کہ بیرونی ممالک کے مسلمانوں نے بھی پاکستانی مسلمانوں کے اس دینی ابتلا کو محسوس کیا ہے۔

۲۔ جس زمانہ میں خلیفہ ناصر یورپی ملکوں کے دورہ پر روانہ ہوا ہم نے انہی دنوں لکھا تھا کہ عربوں کی پسپائی کے فوراً بعد خلیفہ ناصر کا یورپ اور امریکہ جانا خالی از مصلحت نہیں ہماری آواز غالباً صدر مملکت تک نہیں پہنچی اور نہ ان لوگوں نے توجہ دی جو اس وقت اقتدار کی مسند پر ذوکش ہیں۔ الٹا ہمیں روک دیا گیا کہ ہم تین ماہ تک لاجونتی کے اس پودے کو نہ چھیڑیں۔ ہمارا تعاقب جاری رہتا تو خود حکومت پاکستان کے لئے مفید ہوتا۔ ہم اس کو بتا سکتے کہ اس سفر کا مقصد کیا ہے۔ اور

Marfat.com

جہاں جہاں ناصر قدم رکھتا ہے، وہاں وہاں کیا ہوتا ہے۔

عربوں کی شکست کے زمانہ ناصر کا یورپ جانا ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہوا گئے بندھوں نے ناصر کو پاکستان میں مسلمانوں کے دینی پیشوا کی حیثیت سے پیش کیا۔ ناصر سے سوال کیا گیا کہ عربوں اور اسرائیل کی حالیہ جنگ کے متعلق اس کا ردعمل کیا ہے؟ تو وہ طرح دے گیا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ناصر خود نہیں گیا بلکہ اس کو بلوایا گیا تھا کہ وہ یہ تاثر قائم کرے کہ عربوں کا مسئلہ محض عربوں کا مسئلہ ہے اسلام کا مسئلہ نہیں۔ ناصر کو دلیل ٹھہرایا گیا کہ سارے مسلمان اس سانحہ سے مضطرب نہیں ہیں۔

... اب ظفر اللہ خاں نے جنوبی افریقہ کا دورہ فرما کر سیاسی طور پر پاکستان کی پوزیشن خراب کی ہے۔ حالانکہ کسی لحاظ سے بھی وہ مجاز نہیں تھے، نہ انہیں پاکستان کی نمائندگی حاصل ہے نہ پاکستان کی حکومت نے انہیں ترجمان مقرر کیا۔ نہ ان سے اس امر کی خواہش کی کہ وہ جنوبی افریقہ جائیں۔ کیا وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے مسلمانوں کا اسلام باقی ممالک کے اسلام سے مختلف ہے؟ انہوں نے کس برتے پر یہ کہا کہ وہ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے تعلقات بہتر بنانے کے لئے اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کریں گے۔ پاکستان کی جنوبی افریقہ سے کشیدگی کیا ہے؟ اپنی بنیادوں پر کوئی نہیں بلکہ نسلی امتیاز ہے جو جنوبی افریقہ کے گوروں کے رگ و ریشہ میں دوڑ رہا ہے جس کی بارہا مذمت کی گئی، تمام افریقہ اور تمام ایشیا بلکہ یورپ کے بیشتر ممالک بھی جس کے خلاف آواز اٹھاتے رہتے ہیں لیکن جنوبی افریقہ کے گوروں کو کان تک نہیں رینگی۔ پھر یہ بھی ایک واقعی امر ہے کہ افریقی ممالک کی نشاۃ ثانیہ جس سرعت سے ہو رہی ہے اس کے خلاف جنوبی افریقہ مرحوم نوآبادی نظام کا ایک استعماری اڈہ ہے۔

ظفر اللہ خاں کا وہاں جانا اور چودھری بننا اس کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتا کہ وہ استعمال

کی سب منشا اب تک کھیل رہے ہیں انہیں پاکستان اور ہندوستان سے انگریزوں کے انجہانی ہو جانے کی خلش ہے اور وہ مرحوم دنوں کو یاد کرکے اب خاص فرائض ملک سے باہر سر انجام دینے میں مشغول ہیں! ان کی جماعت کیونکر فراموش کر سکتی ہے کہ انگریز ان کے مربی و محسن تھے وہ اسے پیدا کر کے حالات کے حوالے کر گئے ہیں اس حقیقت کو چھپایا نہیں جا سکتا کہ قادیانی جہاں تہاں ہے برطانوی ملوکیت کا ایجنٹ ہے اور یہ چیز اس کے خون سے خارج نہیں ہو سکتی ہے۔

آخر ظفر اللہ خاں نے جسارت کیسے کی ایک واضح اور معلوم فیصلے کے ہوتے ہوئے جنوبی افریقہ کی حکومت کا مہمان ہو؟

۴۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ ظفر اللہ خاں جس ہوٹل میں ٹھہرے وہ صرف گوروں کے لئے مخصوص ہے تعجب ہے کہ جنوبی افریقہ کے گوروں کی اتنی سرعت سے ماہیت قلب ہو گئی اور وہ بھی اس دور کے شہزادہ گلفام سر ظفر اللہ خاں کے لئے جس کی صورت میں گورے پن کی کوئی سی جھلک ہی نہیں ہے۔

پھر چیف جسٹس نے کھانے پر مدعو کیا، ظفر اللہ خاں حکومت کے حسن سلوک سے متاثر بھی ہوئے۔ آخر

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ ہم بڑے ادب کے ساتھ یہ بات پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور جب تک ہمیں دوبارہ روکا نہیں جاتا۔ یہ کہنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ پاکستان گورنمنٹ، صدر مملکت اور صوبہ کے حاکم اعلیٰ قادیانی جماعت کے ارادوں سے مطلع رہیں یہ لوگ ایک خاص دن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ وہ دن اور اس کا تصور ان کے نہاں خانۂ دماغ میں بسا ہوا ہے۔ اگر ہم نے ان سے اغماض کیا تو نتائج نکلنے سے پر ہمیں پچھتانا ہو

Marfat.com

۱۱۔ اسلام اور پاکستان کی تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی — ظفر اللہ خاں بیرون ملک
اپنے آقایانِ ولی نعمت سے پخت و پز کرکے پاکستان میں اپنی جماعت کے لئے سپر بنا
ہوا ہے اور اس کی جماعت ملک میں ایک عجمی اسرائیل پیدا کرنے کے خواب دیکھ رہی ہے،

Marfat.com

اقبال سے بُغض کی بناء پر نہرو کا اِستقبال

Marfat.com

قادیانیت کا ایک لاہوری تبلیغی آج کل ہمارے خلاف نمائندہ ختم نبوت کی ٹکسالی زبان ظاہرہ کر رہا ہے۔ بزعم خویش اس نے ہمیں نہرو کا پیشہ ور ایجنٹ لکھ کر مصلح موعود کی قبر پر فاتحہ پڑھی ہے۔

حقیقت حال کیا ہے۔؟

روزنامہ الفضل کا اقتباس ذیل میں ملاحظہ فرمائیے آپ کو معلوم ہوگا کہ خلافت مآب سے عناد انہیں کہاں کہاں نہیں لے گیا؟ اور ان کے شوق جبہ سائی پر کس آستانہ کی خاک نہیں ہے؟ اگر یہ حوالہ غلط ثابت ہو تو ہم ہر سزا و صعوبت کے حقدار ہیں بلکہ جناب ابوالعطاء جالندھری کو دس ہزار نقد جیب شاہی پیش کرنے کے لئے تیار (ادارہ)

لاہور ۹ اپریل۔ آج حسب پروگرام پنڈت جواہر لال صاحب نہرو لاہور تشریف لائے۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کی خواہش پر احمدیہ جماعت کی آل انڈیا نیشنل لیگ کور کی طرف سے آپ کے استقبال کا انتظام کیا گیا تھا چونکہ کانگرس نے صرف پانچ سو والنٹیروں کی خواہش کی تھی اس لئے قادیان سے تین صد اور سیالکوٹ سے دو صد کے قریب والنٹیر ۲۸ مئی کو لاہور پہنچ گئے۔ قادیان کی کور دس بجے پہنچی۔ گاڑی کے آنے پر جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ اور قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور موجود تھے۔ پولیس کا بھی زبردست مظاہرہ تھا۔ کانسٹیبلوں کی بہت بڑی تعداد کے علاوہ پولیس کے بڑے بڑے افسر بھی موجود تھے قادیان سے کار خاص کے سپاہی ساتھ

Marfat.com

آئے اور عصر تک ساتھ رہے احمدیہ ہوسٹل میں جہاں قیام کا انتظام تھا جناب شیخ بشیر احمد صاحب قادیانی ایڈووکیٹ لاہور صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے ایک مختصر مگر برمحل اور برجستہ تقریر کی جس میں بتایا کہ آج ہم اپنے عمل سے ثابت کرنے کے لئے آئے ہیں کہ آزادی وطن کی خواہش میں ہم کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اور ہم نے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا سے ظلم و ناانصافی کو مٹانا ہے اور صحیح سیاسیات کی بنیاد رکھنی ہے۔ آپ لوگ اس موقعہ پر کسی صورت میں کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو سلسلہ کے لئے کسی طرح کی بدنامی کا موجب ہو۔

علی الصباح چھ بجے تمام باوردی والنٹرز باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے سٹیشن پہ پہنچ گئے یہ نظارہ حد درجہ جاذب توجہ اور روح پرور تھا۔ ہر شخص کی آنکھیں اس طرف اٹھ رہی تھیں۔ استقبال کا تقریباً تمام انتظام کر رہی کر رہی تھی اور کوئی آرگنائزیشن اس موقعہ پر نہ تھی سوائے کانگریس کے ڈیڑھ دو درجن والنٹرلوں کے۔ اسٹیشن سے لے کر جلسہ گاہ تک اور پلیٹ فارم پر انتظام کے لئے ہمارے والنٹرز موجود رہے۔ پلیٹ فارم پر جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب (قادیانی) بیرسٹر ایم ایل سی قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور زبر نفس نفیس موجود تھے اور باہر جہاں آکر پنڈت جی نے کھڑا ہونا تھا شیخ صاحب موجود تھے۔ ہجوم بہت زیادہ تھا، بالخصوص پنڈت جی کی آمد کے وقت مجمع میں بے حد اضافہ ہو گیا اور لوگوں نے صفوں کو توڑنے کی کوشش کی مگر ہمارے والنٹریوں نے قابل تعریف ضبط و نظم سے کام لیا اور حلقہ کو قائم رکھا۔ پنڈت جی کے اسٹیشن سے

Marfat.com

باہر آنے پر جناب شیخ احمد صاحب (قادیانی) ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے لیگ کی طرف سے آپ کے گلے میں ہار ڈالا۔ کور کی طرف سے حسب ذیل موٹو جھنڈیوں پر خوبصورتی سے آویزاں تھے۔

1 BELOVED OF THE NATION WELCOME YOU

- محبوب قوم خوش آمدید

2 WE JOIN IN CIVIL LIBERTIES UNION

- ہم شہری آزادیوں کی انجمن میں شامل ہوتے ہیں

3 LONG LIVE JAWABER LAL

- جواہر لال نہرو زندہ باد

کور کا مظاہرہ ایسا شاندار تھا کہ ہر شخص اس کی تعریف میں رطب اللسان تھا اور لوگ کہہ رہے تھے کہ ایسا شاندار نظارہ لاہور میں کم دیکھنے میں آیا ہے۔ کانگریسی لیڈر کور کے ضبط و ڈسپلن سے حد درجہ متاثر تھے اور بار بار اس کا اظہار کر رہے تھے حتیٰ کہ ایک لیڈر نے جناب شیخ صاحب سے کہا کہ اگر آپ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں تو یقیناً ہماری فتح ہو گی۔ پنڈت جی کے قیام گاہ کی طرف تشریف لے جانے پر کور باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے احمدیہ ہوسٹل میں آئی اور وہاں جناب شیخ صاحب نے پھر ایک تقریر کی جس میں کور والوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ آپ لوگ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ دنیا میں انصاف قائم کرنے اور ظلم و ناانصافی کو

Marfat.com

مٹانے کے لئے ہر قربانی کرنا آپ کا فرض ہے۔

احمدیہ ہوسٹل میں کھانے کا بہت اچھا انتظام تھا جس کے مہتمم بابو غلام محمد صاحب تھے۔ ماسٹر نذیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل نے بھی مہمانوں کی اسائش کے لئے بہت کوشش کی۔ قادیان کی کورز ۹ر کو نو بجے کی گاڑی سے واپس پہنچ گیئں۔

اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ شمارہ ۲۷۸ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۳۶ء

استقبال کی وجہ

اگر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اعلان کر دیتے کہ احمدیت کو مٹانے کے وہ اپنی تمام طاقت خرچ کر دیں گے جیساکہ احرار نے کیا ہوا ہے تو اس قسم کا استقبال بے غیرتی ہوتا ہے لیکن اگر اس کے برخلاف یہ مثال موجود ہو کہ قریب کے زمانہ میں ہی پنڈت صاحب نے ڈاکٹر اقبال صاحب کے ان مضامین کا رد لکھا ہے جو انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ دیئے جاتے کے لئے لکھے تھے اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے احمدیت پر اعتراض اور احمدیوں کو علیحدہ کرنے کا سوال بالکل نامعقول اور خود ان کے گزشتہ رویہ کے خلاف ہے تو ایسے شخص کا جب کہ وہ صوبے میں مہمان کی حیثیت سے آرہا ہو ایک سیاسی انجمن کی طرف سے استقبال بہت اچھی بات ہے (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳، شمارہ ۲۸۷ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۶ء)

Marfat.com

عجمی اسرائیل

Marfat.com

مدیر چٹان نے چنیوٹ میں جو تقریر کی ہے معلوم ہوا ہے اس سے مرزائی امت حد درجہ پریشان ہے۔ سب سے پہلے لاہور کا ایک ہفتہ وار قادیانی مسلم ٹاؤن کے عبدالسلام خورشید کی شہ پر سامنے آیا۔ اس نے مغلظات بکنا شروع کیں۔ اصل بحث سے گریز کیا اور ناپنے لگا چونکہ اس سے ہمکلامی ہمارے منصب سے فروتر ہے۔ لہٰذا ہم نے پہلے دن ہی سے اس کو مخاطب کرنا یا اس کی ژاژ خائی کا جواب دینا اپنی توہین سمجھا۔ الفضل نے دیکھا کہ اس کا لاہوری پٹھا لائق اعتنا ہی نہیں تو بجی اسرائیل کا یہ ٹینک فوراً میدان میں آگیا۔ اس نے اپنے اینگول مرزا ناصر کے خوان استدلال کی خوشہ چینی کرتے ہوئے چار دن تک اپنی نبوت کے حق میں وہی کھڑاگ رچایا جو استعماری طاقتوں نے اسرائیل کے حق میں رچا رکھا ہے۔ اس کی ہمنوائی کو تل ابیب یعنی ربوہ کا الفرقان دیان بن کر نکلا ہے جناب ابوالعطاء جالندھری نے آٹھ صفحات میں زہر فشانی کی ہے۔

مدیر چٹان نے جو کچھ کہا۔ اس کی اساس علامہ اقبالؒ کے افکار پر تھی بلکہ جن حوالوں کو ان تینوں نے اپنے "جوابی حملے" کی اساس بنایا ہے وہ تمام تر علامہ اقبالؒ کی تحریروں سے ماخوذ ہیں لیکن خانہ ساز نبوت کے ان خوشہ چینوں کی بددیانتی کا شاہکار ہے کہ علامہ اقبالؒ کا نام نہیں لیتے اس لئے کہ مسلمانوں کے احتساب سے ڈرتے ہیں لیکن ان کی بنیاد پر شورش کاشمیری پر گالی گفتار کرتے ہیں ؟ کیا اس کا نام دیانت ہے شورش کاشمیری نے جو کچھ کہا وہ تمام علامہ اقبالؒ کے ارشادات ہیں مثلاً

Marfat.com

(۱) قادیانی برطانیہ کے جاسوس اور اسلام کے غدار ہیں
(۲) ان کی تحریک اسلام کے خلاف بغاوت ہی نہیں بلکہ ان کا وجود بہبودیت کا ثانیا ہے۔
(۳) مسلمانوں میں سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لئے شریک ہوتے لیکن مذہباً ان سے الگ رہتے اور تمام دنیائے اسلام کو مرزا غلام احمد کے انکار کی بنیاد پر کافر سمجھتے ہیں
(۴) حکومت کا فرض ہے کہ انہیں مسلمانوں سے الگ اقلیت قرار دے۔

شورش کاشمیری نے علامہ کے ان نکات کی وضاحت میں تقریر کی۔ کوئی ایسا لفظ نہیں کہا جو محض الزام یا دشنام ہو لیکن سارا قادیانی پریس اس پر چلا اٹھا اور لگاتار چلا رہا ہے کہ

ان دنوں گزرے ہوئے احرار کی نمائندگی ہفت روزہ چٹان کے ایڈیٹر شورش کاشمیری کر رہے ہیں"

ابوالفضل نے ایڈیٹر چٹان کو پسماندگان احرار کا سرخیل ملعا ہے۔ لاہور کے ہفتہ وار کے توشہ خانے میں بھی لوان دراز ہے۔

سوال گندم جواب ریسماں ایڈیٹر چٹان کو پسماندگان احرار ہونے پر فخر ہے سوال یہ ہے کہ مرزائی پسماندگان انگریز ہیں جنہیں پاکستان میں مرزا غلام احمد کی تحریریں اس پر شاہد ہیں، پھر مرزائی اس کا اعتراف کیوں نہیں کرتے؟

پہلے اپنے "پیغمبر" کے ذمودات کی تردید کریں پھر احرار پر تعریضاً قلم اٹھائیں۔

Marfat.com

اپنے عیب کو چھپانے کی انوکھی منطق ہے کہ دوسروں کو گالی دی جائے۔ کیا اس نبوت اور اس خلافت پر مرزائی امت کا دار و مدار ہے؟

علامہ اقبالؒ کے بارے میں فرمایئے کہ ان کے ارشادات پر آپ کے جوابات کیا ہیں؟ شورش کاشمیری اس وقت احرار کی نہیں اقبالؒ کی نمائندگی کر رہا ہے۔ جواب مرحمت فرمایئے! جواب میں گالی دینا شیوۂ شرفا نہیں۔ ذرا تاریخ محمودیت پر بھی ایک نگاہ ڈال لیجئے پھر سوچیئے کہ آپ میں کسی شخص کو گالی دینے کا حوصلہ ہے؟

ابوالعطاء صاحب نے جو کچھ لکھا ہے ہم اس کا مکمل جواب تو شمارہ آئندہ پر اٹھا رکھتے ہیں کیونکہ اس شمارے میں عربوں پر فتنۂ اسرائیل کی یلغار کا تذکرہ تفصیل سے ہو گیا ہے لیکن دو چار باتیں زیر قلم تحریر میں عرض کرنی ضروری ہیں۔

اولاً مرزائی قلمکار — جو سلطان القلم کے تلامذہ و ارشد ہیں، تحریر میں شرافت پیدا کریں ورنہ جس لہجہ میں انہوں نے گفتگو شروع کی ہے اس کا جواب دیا گیا تو بہشتی مقبرے کی ہڈیاں چٹخنی شروع ہو جائیں گی اور چوہدری ظفر اللہ خان کی سیرت سے گلستان کا باب پنجم نکال کر شیزان ہوٹل کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔

ثانیاً عاجزی ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جن میں انکسار ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کی دینی بصیرت ایک خود ساختہ عمارت ہے جس میں نہ فہم قرآن کی گہرائی ہے اور نہ ادب و انشاء کی گہرائی۔ ان کا مجموعہ شعر و رنگین شاعرانہ عیوب کا مرقع

Marfat.com

ہے۔ جو شخص شاعرانہ محاسن نہیں رکھتا اس میں "پیغمبرانہ محاسن" کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں آج تک ایک مرزائی بھی ایسا نہیں جس کو قدرت نے شاعری کا صحیح ذوق دیا ہو یا جس کو انشاء پر قدرت ہو یا جو اردو، عربی، فارسی کی چند سطریں صحیح لکھ سکتا ہو۔ بفضل تعالیٰ ایڈیٹر چٹان ہر مرزائی مصنف، شاعر اور مبلغ کی تحریر و تقریر میں زبان و بیان کے اعتبار سے کئی پشتوں تک اصلاح دے سکتا ہے

ثالثاً ہمیں معلوم ہے کہ مرزائی افسروں کی لادینی کمیپ سے رابطہ پیدا کر کے جھوٹی و جعلی بنیادوں پر جھوٹی رپورٹیں اور بے اصل خبریں کرانے کے عادی ہیں بعض انگوائری رپورٹیں میں سی آئی ڈی کے راستے اس امر کا بین ثبوت ہیں۔ ہماری گرفتاری میں بھی بروایت ان مرزائی افسروں کی ذریت کا ہاتھ تھا۔ اب بھی ان کی تگ و دو کا سارا انحصار اس پر ہے کہ اپنے مذہبی پاکھنڈ کو سیاسی ہتھکنڈوں سے جاری رکھیں اور ان عناصر کے خلاف ترازو خوانی کر کے پہلو بچاتے رہیں جو ان کی طرح برطانوی سرکار کے گماشتے نہیں تھے جنہوں نے سامراج سے ٹکر لی اور آزادی کی جدوجہد میں قربانی اور استقامت کی شمعیں جلاتے رہے۔ مرزائیوں کا شعار ان شمعوں کو گل کرنا اور برطانوی سامراج کی خدمت بجالانا تھا۔ انہیں اب یہ ہتھکنڈے جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

رابعاً مرزائی اصل سے انحراف کر کے نقل پر آ جاتے ہیں۔ انہیں کذب و افتراء سے عار نہیں۔ اصرار کے معاملہ میں لاہوری نے پالک اور اس کے

Marfat.com

پچھرے دخلیرے بھائی بڑی ڈھٹائی سے اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جھوٹ کا جواب اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں پر لعنت بھیجی ہے اور فی زمانہ اس کا صحیح اطلاق غلام احمد کی امت پر ہوتا ہے۔

خامساً ابوالعطاء صاحب نے اپنے ورباکبیان کے آخر میں ہمیں تحریری مناظرہ کا چیلنج دیا ہے۔ اول تو یہ تحریری مناظرہ خوب ہے۔ آمنے سامنے کیوں نہیں کھل کے آیئے۔ مسلمانوں کے شہروں میں نہیں تو ہم ربوہ میں آنے کے لئے تیار ہیں لیکن شرط یہ ہوگی کہ عام مسلمانوں کو بھی اس میں شریک ہونے کی اجازت ہو۔ اس کے باوجود ہم تحریری مناظرہ کے لئے بھی تیار ہیں اور جو کچھ ہم نے لکھا ہے اس کی صحت پر اصرار کرتے ہیں۔ اصل مسئلہ چند نکات کا نہیں پوری میرزائیت اور اس کے خدوخال کا ہے بحث اس پر ہونی چاہئے کہ

(۱) مرزا غلام احمد برطانوی حکومت کے خود کاشتہ پودے تھے یا نہیں؛

(۲) انہوں نے برطانوی حکومت کی وفاداری پر مذہباً صاد کیا اور جاپلوسی کی حد تک چلے گئے

(۳) میرزائیت کے مشن صرف ان علاقوں میں قائم ہیں جہاں برطانوی نوآبادیاں رہی ہیں یا برطانوی اثرات موجود ہیں۔

(۴) میرزائیت نے اصل اسلام سے بغاوت کر کے مسلمانوں کی دینی وحدت کو تاراج کیا

(۵) میرزائی ایک مدت سے اپنی الگ ریاست قائم کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں

(۶) میرزائیت مسلمانوں کے سوادِ اعظم سے خارج ہے۔ اب ایک اور بات بھی سن

Marfat.com

لیجئے یہ دو چار سوال ہیں، فرمایئے! کیا جواب ہے؟

(۱) اسرائیل کی عربوں سے جنگ میں آپ کا کردار کیا رہا؟

(۲) آپ کا جو مشن اسرائیل میں تھا اسلام کی اس مصیبتِ عظمیٰ پر اس کا رول کیا تھا؟

(۳) کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کے مشن نے اسرائیل کی فتح پر اسرائیل کے صدر کو مبارک باد دی؟

(۴) کیا آپ اس سے انکار کرتے ہیں کہ بیت المقدس میں اسرائیل کے داخلہ پر اس مشن نے عربوں کی اذیت میں اضافہ کیا اور انہیں گمراہ کرنا چاہا؟

(۵) کیا سبب ہے کہ صرف آپ کے مشن کو اسرائیل میں رہنے کی اجازت ہے؟ یہ مسلمانوں سے انقطاع کا باعث ہے یا مغلوب مسلمانوں میں برطانوی مفاد اور اسرائیلی اغراض کی آبیاری کا حیلہ ہے؟

(۶) اس سے آپ انکار کر سکتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کی تنظیمیں بنا کر مسلمان ملکوں میں استعماری قوتوں کے لئے جاسوسی کرتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

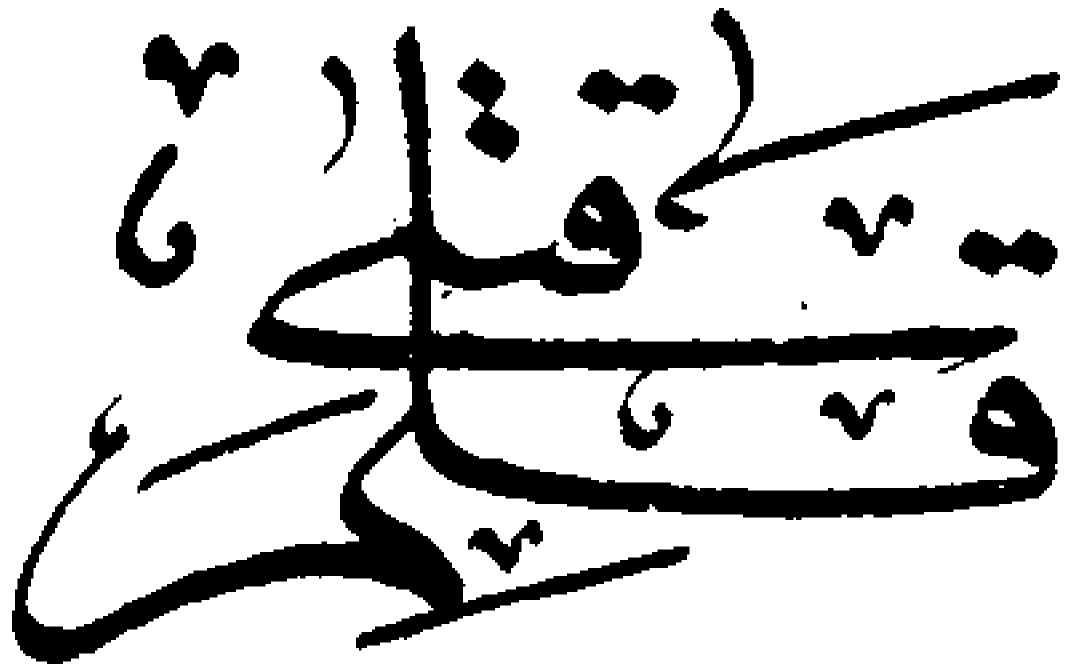

Marfat.com

سلیم کے جانشین

Marfat.com

ہمارا مخاطب لاہور کا ایک ہفتہ وار جریدہ نہیں، وہ شوق سے ہمیں گالیاں دیتا رہے ہم نہ تو اس کو منہ لگائیں گے اور نہ اس کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ اس کی ہفوات پر قلم اٹھائیں ہمیں مرزائیوں سے بحیثیت انسان کوئی تعرض نہیں۔ ایک پاکستانی کی حیثیت سے ہم انکے وجود، ناموس اور آبرو کی حفاظت ملکی حکومت کے فرائض کا جزو غیر منفک سمجھتے ہیں لیکن جس دن سے ہم نے اس جماعت کے سیاسی عزائم کا محاسبہ کیا اور حکومت سے درخواست کی ہے کہ ان پر کڑی نگاہ رکھے اس دن سے ربوہ کی خلافت کے تمام سرکاری زرخرید رسوخ و اقتدار کے نیزے لے کر ہمارے جسم کو چھید کرنے پر تلے ہوئے ہیں ہمارے خلاف اندرخانہ محاذ باندھا جا رہا، اور ہمیں صرف اس جرم میں سزا دلوانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہم نے صدر ایوب کو ان کی فطرت و سرشت کے احوال و آثار سے آگاہ کیا ہے

پھر سن لیجئے ہماری خواہش صرف اتنی ہے کہ

۱۔ مرزائیوں کو ... اقبال کے فکر و نظر کی بنیاد پر مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت قرار دیا جائے۔

۲۔ انہیں روکا جائے کہ سرورِ کونینؐ، صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی مقدس کی اصطلاحات القابات، خطابات اور فضائل و مناقب کو اپنے نام کے ساتھ استعمال نہ کریں کیونکہ یہ سرمایہ مسلمانوں کی محبوب ترین متاع ہے۔ جب قادیانی روزنامہ "الفضل" اس سرمایہ کا استعمال اپنے حلقہ بگوشوں کے لئے کرتا ہے تو مسلمان کی دل آزاری ہوتی ہے۔

مرزا غلام احمد کی کسی بیوی کو ام المومنین لکھنا اور کسی لڑکی کو سیدۃ النسا کہنا ہمارے نزدیک ہولناک جسارت ہے۔

ایک طرف دلجوئی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ خلافت راشدہ کا تذکرہ تاریخ کے تعلیمی نصاب سے حذف کیا جا رہا ہے دوسری طرف مٹھی بھر مرزائیوں کے ناقوس الفضل کو اذن عام ہے کہ وہ مسلمانوں کے مسلمات کا استخفاف کرے اور اس سرمایۂ اسلام کو ہتھیاتا رہے، جس پر محمد عربی (فداہ امی و ابی) کے اسلام کی اساس ہے۔ دلجوئی کے مقابلہ میں اس دل آزاری کا جواز کیا ہے؟

۳۔ مرزائی ایک سیاسی تنظیم ہیں۔ ہم اپنی حکومت سے مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ ان کے حرکات و اعمال سے باخبر رہے۔

فرمائیے ان گزارشات میں کوئی ایسی بات ہے جس سے قانون اور اس کی منشا پر آنچ آتی ہو یا پاکستان کی اقلیت اور اکثریت کے مابین نفرت پیدا ہونے کا شائبہ

Marfat.com

ہو ہماری گزارش کا مدعا یہ ہے کہ مرزائی نبوت کا کھڑاگ رچا کر جس نفرت کو پیدا کر چکے ہیں ان کے ایک علیحدہ اقلیت ہوجانے سے اس نفرت کا خاتمہ ہوجائے۔

علامہ اقبال کی اس بارے میں قطعی رائے دیکھنی ہو تو اقبال اکادمی پاکستان کراچی کی تازہ کتاب "انوارِ اقبال" مرتبہ بشیر احمد ڈار اور پیش لفظ جناب ممتاز حسن کا صفحہ ۱۴۰ ملاحظہ فرما لیجئے، اصل خط چھاپ دیا گیا ہے۔ اس کا دوسرا پیرا کتابت میں غائب کر دیا گیا لیکن متن میں من و عن چھپا ہوا ہے۔ مسیلمہ کے کذاب اور سزا کے جواز پر واضح اشارہ موجود ہے۔

یہ جرم ہے جس کی بنا پر مرزائی اپنے اقتدار و رسوخ کو استعمال کر کے "چٹان" اور ایڈیٹر "چٹان" کو سزا دلانا چاہتے اور حکومت کے سربراہوں کو بدگمان کر رہے ہیں انہوں نے لاہور کے ہفتہ وار بچھڑے کو اسی غرض سے تیار کیا ہے لیکن ہمارا اس سے کوئی مقابلہ نہیں نہ ہمیں اس سے کوئی مشکلات ہے نہ ہم نے اسے لائق مخاطبت سمجھا۔ ہمارے صفحات میں اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا گیا ہمارا حریف بلکہ مسلمانوں کا حریف "الفضل" ربوہ ہے اس نے ہمارے خلاف سب و شتم کا انبار لگایا، اپنی پیدائش سے لے کر اب تک وہ مسلمانوں کے لئے دل آزاری کا باعث بنا ہوا ہے۔ اگر اس کو محفوظ رکھنے کے لئے کسی مرزائی گوشہ سے یہ فتنہ اٹھا کہ "چٹان" زیرِ عتاب ہو اور لاہور کا لے پالک برائے وزن بیت نمی کیا جائے تو اس کا مطلب ہو گا کہ مرزائی "چٹان" کو اس لئے مٹانا چاہتے ہیں کہ ان کے نزدیک اقبال، ظفر علی خان اور سید عطاء اللہ شاہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو موت کی آغوش میں جا چکے ہیں باقی

Marfat.com

ان کے خدنگ ناز کی چوٹ سے سہم گئے ہیں، صرف ایک "چیان" ہے جس نے ان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا ہے۔ اس کو مٹا کر پھر ان کے لئے سب اچھا ہو جائے گا۔ کیا یہ ممکن ہے؟ اور قانون مطابع یہ نہیں سوچے گا کہ وہ ایک خانہ ساز نبوت کی حفاظت کے لئے نافذ نہیں ہوا بلکہ اس کے حدود میں مملکت کا استحکام اور اس کے لوازمات ہیں۔

ہم اس سے غافل نہیں کہ مرزائی ہمارے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، لیکن الفضل صحیفہ اقدس نہیں کہ اس کو عصمت مریم کا درجہ دے کر محفوظ رکھا جائے؟ اور مرزائی بزعم خویش مطمئن ہو جائیں کہ انھوں نے جیسا کہ وہ لکھ رہے ہیں علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خان اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ترکش کا آخری تیر بھی تڑوا ڈالا ہے معاف کیجئے قانون کا مقصد مرزائیوں کی حفاظت نہیں، اس ملک ہی، اس دین اور قوم کی حفاظت ہے۔

Marfat.com

الفضل کا لاہوری متبنّیٰ

Marfat.com

ہم کہتے ہیں :

(۱) میرزائی غلام احمد نبی نہیں تھے بلکہ متنبی تھے یہ ہماری رائے نہیں تمام دنیائے اسلام کے علمائے حق اس بارے میں فتویٰ دے چکے ہیں

(۲) ہم کہتے ہیں میرزائی جب مسلمانوں سے معاشرتی مذہبی طور پر الگ ہیں یعنی وہ مسلمانوں کو میرزا غلام احمد کے بغیر مسلمان ہی نہیں سمجھتے، نہ ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، نہ ان کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں، نہ ان سے اپنی بیٹیوں کے نکاح کرتے ہیں تو پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں کیوں شامل ہیں؟

(۳) اسی بنیاد پر علامہ اقبال نے انہیں ایک علیحدہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا یہی مطالبہ ہم مملکت پاکستان سے گوش گزار کرتے ہیں۔

(۴) ہم کہتے ہیں کہ میرزائی ان اکابر امت کو برا بھلا نہ کہیں جو ان کی نبوت کا تعاقب کرتے رہے ہیں اور جنہوں نے اس مسئلہ میں علم و دین کی اساس پر انہیں فاش شکستیں دی ہیں۔

(۵) ہم کہتے ہیں میرزائی خاندان رسالت کی مقدس اصطلاحیں میرزا غلام احمد کے خاندان پر چسپاں نہ کریں۔ کیونکہ جب وہ اپنی عورتوں کو ام المومنین کہتے اور پیروؤں کو صحابہ کہتے تو ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

(۶) ہم کہتے ہیں کہ میرزائی امت ایک سیاسی جماعت ہے جس کو بھی اسرائیل کا نام دینے سے مضمر خدشات واضح ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

(۷) ہم کہتے ہیں کہ میرزا غلام احمد اپنے ہی الفاظ میں انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا۔

(۸) ہم کہتے ہیں کہ میرزا غلام احمد اور ان کے جانشین میرزا بشیر احمد بن محمود آنجہانی کے

(۹) ہم کہتے ہیں میرزائیوں کو ان کی آبادی کے تناسب کے مطابق سرکاری ملازمتوں اور اقتصادی دوائر میں حصہ دیا جائے۔ عام مسلمانوں کے حصہ میں سے نہیں۔

(۱۰) ہم کہتے ہیں میرزائیوں کی نگرانی کی جائے کیونکہ ایک مدت سے ان کے دماغ میں قادیانی ریاست قائم کرنے کا خواب پرورش پا رہا ہے۔

(۱۱) ہم کہتے ہیں غیر ممالک میں ان کے جو مشن کام کر رہے ہیں انہیں روپیہ کہاں سے ملتا اور کس اصل کی بنیاد پر ملتا ہے اسلام کی تبلیغ کا اختیار نامہ انہیں کس کی سفارش یا ہدایت پر دیا گیا ہے۔

(۱۲) ہم کہتے ہیں اسرائیل میں ان کا مشن کیسے قائم ہوا؟ اس کو روپیہ کون دے رہا ہے اب جنگ کے زمانہ میں اس کی پوزیشن کیا ہے۔

(۱۳) ہم کہتے ہیں مشرقی پنجاب سے تمام مسلمانوں کا انخلا ہو گیا لیکن میرزائی قادیان میں کس بنیاد پر رہ رہے ہیں۔ بھارت اور پاکستان جو جنگ ہوئی کیا اس وقت بھی وہ میرزائی وہاں موجود تھے اور ان کا مرکز ہدایت ربوہ اس کا نمایندہ ہی تھا یا کسی اور مقام سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

(۱۴) ہم کہتے ہیں دو متحارب ملکوں میں ایک مذہبی جماعت کا بٹا ہوا وجود اور ربوہ پر قادیان کی فوقیت اپنا ایک خاص باطنی ضمیر رکھتی ہے جس کا

Marfat.com

محاسبہ اشد ضروری ہے

(۱۵) ہم کہتے ہیں میرزائی حکام اپنی جماعت کے پیروؤں کو ملک کے نظم ونسق میں مراعات ہی نہیں دیتے بلکہ اپنے مذہب کی سہاتیا بھی کرتے ہیں۔

(۱۶) ہم کہتے ہیں چوہدری ظفراللہ خاں استعمار کی سطرنج کا خاص مہرہ ہے۔

فرمایئے اس میں کوئی بات ایسی ہے جس کی تائید خود میرزائیوں کے لٹریچر سے نہ ہوتی ہو۔ اگر ہمارا دعویٰ غلط ہے تو ہم گردن زدنی اور اگر صحیح ہے تو اس پر جز بز ہونا اور سب و شتم کرنا کس ضابطہ اخلاق کی رو سے جائز ہے۔ ہم گالی نہیں دے رہے بلکہ گالی دینے والے کو کمینہ سمجھتے ہیں۔ ہماری کسی تحریر سے کوئی سا لفظ نکال کر دکھایئے جس پر دشنام کا اطلاق ہوتا ہو ہم نے جو حوالے دیئے ہیں ان کی تغلیط فرمایئے پھر جو سزا بھی آپ تجویز کریں ہمیں عذر نہیں ہوگا لیکن ہماری ان تحریروں اور تقریروں سے تلملا کر لاہور کے ایک نمک خوار نے جو لب و لہجہ اختیار کیا اور اپنے مرشد موعود کے انداز میں سب و شتم کی جو برکھا شروع کی ہے وہ اس کی تعلیم و تربیت کا شاہکار ہے ہمیں اس کے خلاف شکائیت نہیں کیونکہ اس کا وجود ہی اس ٹکسال میں ڈھلا ہے۔ الفضل کے اس بے پالک کا نام چٹان میں لکھنا اس کی عزت بڑھانا ہے لیکن ہماری توہین ہو گی۔ لہٰذا ہم ربوہ کے خلیفہ ثالث سے یہ دریافت کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ اپنے بارے میں یہی لب و لہجہ پسند کرتے ہیں؟ انہیں گوارا ہے کہ ہم تاریخ محمودیت کے حقائق شائع کریں

Marfat.com

ہم سے کوئی چیز ڈھکی چھپی نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ خلیفہ صاحب اپنے اس

یک رخے کو لگام دیں بصورت دیگر۔ ع

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

اس ہفتگی میں پردہ زنگاری کے "معشوق" نے جو حوالے گھڑے ہیں اور متنبی کے الہامی لہجہ میں جو گالیاں تصنیف فرمائی ہیں تو بہ نہ کی گئی تو ان کا جواب ربوہ کے "قصر خلافت" کی غزلہائے رنداں کر دیا جائے گا۔

ہمیں ہفتگی کے نقاب پوش اور عبد السلام خورشید سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ ہم انہیں مرفوع القلم سمجھتے ہیں خود چٹان بھی اس بحث میں نہیں آئے گا۔ البتہ منبر و محراب اور کوچہ و بازار اس "طلسم ہوشربا" کے افسانوں سے گونج گئیں۔ جس کی تسوید ترتیب قدرت نے اس احقر کو سونپ دی ہے۔

میرزائی اگر یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے قلم کا ہدف نہ بنیں تو انہیں سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ظفر علی خاں اور علامہ اقبال کے معاملہ میں اپنی زبانوں کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔ ربوہ کے اخلاقی ویرانے میں بیٹھ کر بڑ ہانکنا آسان ہے کہ ظفر علی خاں کہاں ہے اور عطا اللہ شاہ کدھر ہے۔ یہ سوال لاہور میں یا پاکستان کے کسی بھی شہر میں دریافت کیا ہوتا تو جواب کا حقہ عرض کیا جا سکتا تھا۔

بہر حال عرض مختصر یہ ہے کہ الفضل کا لاہوری "شتونگڑہ" اپنی حیثیت عرفی پہ غور کرے اور خلیفہ ثالث اس کو ہدایت کر دیں۔

Marfat.com

اگر اس خانوادے کو اپنے موجودہ لب و لہجہ پر اصرار ہے اور اس کے ساتھ یقین بھی ہے کہ سیاسی شطرنج پر انہی کے مہرے جیت رہے ہیں تو شیش محل میں بیٹھ کر پتھر پھینکنا دانشمندی نہیں احمقانہ جسارت ہے۔

بیاس اور چناب سے رنگارنگ قافیوں کا دفتر کھلا تو کیا کچھ سامنے نہیں آجائے گا اب یہ فیصلہ کرنا خلیفہ ثالث کا کام ہے کہ وہ جواب آں غزل چاہتے ہیں یا فی الواقعہ لاہوری متنبی کو روک دیتے ہیں۔

Marfat.com

انگریزوں کے خاندانی ایجنٹ

Marfat.com

ایڈیٹر چٹان نے مرزائی امت کا جائزہ لیتے ہوئے گزارش کی تھی کہ

(۱) قادیانی جماعت کوئی دینی جماعت نہیں بلکہ ایک سیاسی جماعت ہے، جب تک ملک غلام رہا اس جماعت کے بیر دکار انگریزوں کے خانہ زاد رہے ملک آزاد ہو گیا تو اس جماعت نے بوجوہ اپنی حکومت قائم کرنے کا خواب دیکھنا شروع کیا۔ اس امر کے دلائل و شواہد موجود ہیں کہ قادیانی غیر عرب اسلامی مملکتوں کے قلب میں ایک عجمی اسرائیل قائم کرنا چاہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد نے اپنے اسرائیل ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے اس غرض سے ان

Marfat.com

کی نگاہ عموماً کشمیر پر رہی ہے ان کے نزدیک کشمیر مسیح ناصری کا مدفن ہے اور " مسیح موعود " کی پیش گوئی کا محور

(۲) ربوہ کی زندگی کا فقدان جس نہج پر چل رہا ہے اس کے پیشِ نظر ہمارا قطعی خیال ہے کہ مرزائی اپنے پرانے خواب کی تعبیر کا راستہ بنانے میں بڑی ہوشیاری سے مشغول ہیں لہٰذا ان کا احتساب ضروری ہو گیا ہے کہ ملک کے اہم محکموں میں بہ لحاظ تناسب ان کی تعداد کیا ہے ؟ اگر یہ تناسب سے زیادہ ہیں اور بعض کلیدی آسامیاں ان کے قبضہ میں ہیں تو آئندہ ان کی بھرتی روک دی جائے اور ان کے اعمال و افعال کی کڑی نگرانی کی جائے۔

(۳) ہم نے صدرِ مملکت سے گزارش کی تھی وہ اپنے ذرائع سے ان پر نگاہ رکھیں اور معلوم کریں کہ ربوہ کی اندرونی زندگی کیا ہے ؟ جب سے ربوہ بنا ہے اس وقت سے لے کر آج تک انٹیلیجنس بیورو نے جو مواد مہیا کیا ہے اس مواد کی ابتدائی رپورٹوں سے لے کر فوقانی تجزیہ تک بہ دقت مطالعہ فرمائیں۔ انشاء اللہ بہت کچھ آشکار ہو گا۔

اگر قادیانی اُمت محسوس کرتی ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا محض افترا ہے تو اس کا فرض ہے کہ سامنے آئے حکومت کو دعوت دے کہ وہ ان امور کی تحقیق کرے ہم غلط ثابت ہوں تو ہر سزا کے لئے تیار ہیں ورنہ مرزائی اُمت کو اعلان کرنا چاہیئے کہ ۔۔۔ مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت کی زندگی بسر کرنے کے لئے آمادہ ہے !

مرزائی کج بحثی کے استاد ہیں اس طرف آتے نہیں مسخرگی پر اترے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

پچھلے دنوں ظفر علی خاں اکادمی کا اعلان ہوا تو قادیانی ناقوس" الفضل" نے لکھا کہ اس اکادمی کو احرار کی خانقاہ پر عرس رچا کر قوالوں سے مولانا ظفر علی خاں کا کلام گوانا چاہیئے

پنجاب کے احرار اسلام کے غدار دیکھا آپ نے ! اندھے کو اندھیرے میں بڑے دور کی سوجھی،

خبر الفضل تک نہیں پہنچی ورنہ پچھلے دنوں بہشتی مقبرے میں ہریانہ پرانت کی سنگیت سبھا کا جو اجلاس منعقد ہوا اس میں بڑے بڑے گنی شریک ہوئے۔ ارمغان قادیان (مؤلفہ مولانا ظفر علی خاں) سے وہ رنگ بندھا۔ فضا گوش برآواز ہو گئی۔ ٹیپ کا بند تھا ؎

سجیلی ہے نبوت قادیاں کی
رسیلی ہے نبوت قادیاں کی
فتاویٰ دے چکے ہیں جا نعالم
رنگیلی ہے نبوت قادیاں کی
کہا اک مغبچہ نے تخلیہ میں
نشیلی ہے نبوت قادیاں کی

ہم کئی بار دہرا چکے ہیں کہ علامہ اقبال نے جو کچھ آپ کے متعلق کہا اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے ! لیکن ۱۵ جون کے شمارے میں حقائق و نکات کے تحت ارشاد ہوتا ہے۔

مولوی حسین احمد مدنی آزاد کے حاشیہ بردار اور سیکولر پسماندگان احرار کو علامہ اقبال کی نمائندگی کا حق کس نے دیا ہے۔

Marfat.com

یہ گویا اصل سوال کا جواب ہے! کیا اس سے علامہ اقبال کے ارشادات ختم ہو جاتے ہیں۔ کنی کترانے سے فائدہ؟ جواب عنایت فرمائیے۔ رہا پسماندگان احرار ہیں ہونے کا سوال تو ایڈیٹر چٹان کو اس پر فخر ہے اور اس کا اعتراف بارہا کیا جا چکا ہے احرار نے نبوت کو آگ نہیں رچایا، نبوت کی حفاظت کی ہے۔

قادیانی احرار کا نام ادب سے لیں انہیں احرار سے کوئی نسبت نہیں وہ (قادیانی) عمر بھر برطانیہ کے ذلہ خوار رہے ہیں۔ انہیں استقامت و ایثار کے مجسموں سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ رہ گئے مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا آزاد، تو ان کا حاشیہ بردار ہونا عیب نہیں اعزاز ہے۔ آپ اس ذلت کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو ٹکے ٹکے کے انگریز افسروں کی حاشیہ برداری کے باعث آپ کا توشۂ آخرت ہو چکی ہے! پاکستان کے سیاسی مزاج کی آڑ لیکر آپ مولانا آزاد کو گالی دیتے ہیں لیکن ہندوستان میں آپ ان کے دروازہ پر "قادیانی درویشوں" کے لئے بھیک مانگنے گئے تھے!

الفضل نے اسی شمارے میں زبان و بیان کے تحت ہمارے اس دعویٰ پر اپنے روایتی لہجہ میں نکتہ چینی کی ہے کہ

"ایڈیٹر چٹان ہر میرزائی مصنف، شاعر اور مبلغ کی تحریر و تقریر میں زبان و بیان کے اعتبار سے کئی پشتوں تک اصلاح دے سکتا ہے۔

ہم اپنے اس دعویٰ پر اصرار کرتے ہیں ارشاد ہو تو دُرِّ ثمین کی غلطیاں پیش کریں — ؟ سلطان القلم کی عبارتوں کے امراض انشاء کا علاج بھی ہمارے پاس ہے۔ لیکن جب آپ نے

Marfat.com

جہالت میں پختہ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے تو شوق سے اسی حال میں رہیئے۔

جس کا دین صحیح نہ ہو اس کا ادب کب صحیح ہو سکتا ہے۔ ہم نے لاہوری ہفتہ وار کی مغلظات کو بول و براز لکھا تھا۔ الفضل نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ فرمایئے اور کیا لکھنے گالی کو گندگی کہنا جرم ہے۔ آپ کے سلطان القلم نے مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد تک لکھا ہے اس کے بارے میں کیا رائے ہے۔ ہم چھاپنا نہیں چاہتے ہمارے اوراق متحمل ہی نہیں ہو سکتے۔ ورنہ میرزا غلام احمد صاحب نے اپنے مخاطبین کو جس زبان میں خطاب کیا ہے اس کا بیشتر حصہ صرف دشنام ہے

میرزا صاحب کی کتابوں سے اس وقت سات سو تیرہ گالیاں نکال کے علیحدہ کاغذ پر لکھی پڑی ہیں۔ ضرورت پڑی تو انہیں مقننہ انتظامیہ اور عدلیہ کے روبرو رکھا جائے گا کہ استعماری ٹکسال میں جو نبوت مضروب ہوئی تھی اس کا معیار، قیمت اور مذاق کتنا پست تھا۔

Marfat.com

قلم برداشته

Marfat.com

مرزائی

ہمارا اعتراض ان کے

پاکستان میں رہنے پر نہیں
مسلمانوں میں رہنے پر ہے

Marfat.com

قادیانی تمام مسلمانوں کو جو ان کی جماعت میں شامل نہیں۔ یا مرزا غلام احمد کو مسیح موعود وغیرہ نہیں مانتے، اپنے عقیدہ کی رو سے کافر سمجھتے ہیں۔ ایسا مسلمان اگر مر جائے تو اس کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ مثلاً قائد اعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا، قائد ملت کا جنازہ نہیں پڑھا، مادر ملت کا جنازہ نہیں پڑھا حتیٰ کہ ایک قادیانی اپنے غیر قادیانی باپ، بھائی، ماں اور بیٹے کا جنازہ بھی نہیں پڑھتا ہے۔

قادیانی من حیث الجماعت مسلمانوں سے دین کے علاوہ تمام معاشرت میں بھی الگ ہی رہتے ہیں۔ وہ کسی مسلمان سے اپنی لڑکی نہیں بیاہتے۔ ان کے نزدیک ایسی شادی ناجائز ہے وہ اپنے دین، اپنے پیغمبر، اپنی خلافت، اپنے اہل بیت اپنے صحابہ، غرض زندگی کے ہر عمرانی پہلو میں مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔

جب زندگی کے ہر میدان میں ان کی طرف سے علیحدگی ہی علیحدگی ہے اور وہ اپنے آپ کو علیحدہ تشخص کراچکے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں سے اس مغائرت کے باوجود انہیں مسلمانوں میں رہنے پر اصرار ہے؟ کیا اس لئے نہیں کہ وہ ملک کی حقیر سی اقلیت ہیں انہیں اگر جمہوری اصول کے مطابق ملک کی سرکاری اور اقتصادی زندگی میں حصہ دیا جائے تو عددی اعتبار سے ان کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہوگا۔ اور وہ ان تمام استحصالات و مفادات سے محروم ہو جائیں گے جن سے اس وقت ان کی جماعت متمتع ہو رہی ہے۔

ہماری گزارش پر ایک دفعہ پھر غور کر لیجئے، عرض ہے کہ جس جماعت سے مسلمانوں کی اپنی وحدت میں خلل آتا ہے۔ اس جماعت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کی معاشرتی وحدت میں گھس کر ان کی دولت اور حکومت میں انہی کے نام پر حصہ دار ہو، جو کچھ اس کو لینا ہے

Marfat.com

اپنی تعداد اور حصہ کے مطابق لے، کسی مسلمان کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔

اسی بنیاد پر ہم بار بار یہ گزارش کر رہے ہیں کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے جب یہ اساسات و ایمانیات میں مسلمانوں سے الگ ہیں تو انہیں الگ ہونے اور حکومت کو الگ کرنے میں کیا عذر ہے؟

مرزائی اپنے مسئلہ کو صاف نہیں ہونے دیتے، انہوں نے شیعہ اکابر کو یہ تاثر دے رکھا ہے کہ مسئلہ سنیّوں کا ہے، ہم نپٹ گئے تو اس کے بعد سنّی شیعوں پر چڑھ دوڑیں گے چونکہ شیعہ اکابر اصل حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اس لئے وہ ان کے داؤں میں آجاتے اور کچھ لوگ اس تاثر کی چھاپ قبول کر لیتے ہیں۔ حالانکہ شیعہ مسلمانوں کا دوسرا بڑا فرقہ اور صدیوں سے اسلام کی شاخ ہیں۔ شیعہ سنّی اختلاف بنیادوں میں نہیں شاخوں میں ہے۔ مرزائیوں نے تو نبوت سے لے کر خلافت تک الگ قائم کر رکھی ہے۔ جو شیعہ و سنّی فروعات پر نہیں بلکہ اسلام سے بغاوت کی بنیاد پر ہے۔

ہمارے پاس شواہد و نظائر بلکہ دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ قادیانی خلافت کے انٹیلی جنس بیورو نے شیعہ سنّی اختلاف کو نہ صرف آب و دانہ مہیا کیا، بلکہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں بھی ذہنی طور پر جو تصادم و تکرار پایا جاتا ہے اس کی بالواسطہ نشو و نما بھی قادیانی کر رہے ہیں۔

اس اختلاف و تصادم کو نظیر بنا کر قادیانی حکومت کو یہ تاثر دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ یہ گویا مسلمان علماء کی فطرت کا خاصہ ہے اور قادیانی اُمت کا مسئلہ مسلمانوں ہی کے ایک فرقہ کا مسئلہ ہے، چونکہ ارباب بست و کشاد دین کی نزاکتوں سے آگاہ نہیں، اس لئے وہ اس کو "مذہبی تنازعات" کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے سوادِ اعظم

Marfat.com

کی بدقسمتی ہے کہ سیاسی مسلمان ان کے دینی موقف سے بوجوہ آگاہ نہیں یا اس سے دلچسپی نہیں رکھتے، یا رواداری کے مفروضہ کا شکار ہیں یا بعض کے نزدیک خود اسلام ہی متروکات سخن میں سے ہے۔ نتیجۃً مرزائی حکام نے حکومت کے اجتماعی ذہن کو قادیانی نبوت کے عوارض پر غور کرنے سے روک رکھا ہے۔ ان کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اپنے مسئلہ کو ملّا کا مسئلہ بنا دیں۔ علماء کو حکومت کے ہاں معتوب ٹھہرا کر خود ملک میں ریڑھ کی ہڈی بن جائیں۔ یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ عوام و حکومت میں جو دیوار کھینچی ہوئی ہے اس کی اینٹیں قادیانی بھٹوں سے بھی آئی ہیں اور جانبین میں سے کسی کو بھی اس کا احساس نہیں ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ مرزائی پاکستان میں نہ رہیں، ضرور رہیں لیکن اقلیت کے طور پر ہم ان سے حقوق شہریت نہیں چھیننا چاہتے۔ جیسا کہ وہ بعض سیاسی عناصر کو یہ تاثر دے رہے ہیں کہ جو لوگ ان کے محاسب ہیں وہ ان سے حق شہریت سلب کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ پاکستانی رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس سے تعرض نہیں ہمارا اعتراض ان کے مسلمانوں میں رہنے پر ہے، پاکستان میں رہنے پر نہیں۔

ہمارا ان کے خلاف الزام یہ ہے اور ہم اس کی صحت پر اصرار کرتے ہیں کہ مرزائی امت ایک مدت سے اپنی ریاست قائم کرنے کا خواب دیکھ رہی ہے۔ اس غرض سے اس نے مسلمانوں میں اپنے آپ کو سیاستۃً شامل کر رکھا ہے جن فعال اجزاء پر حکومت کا انحصار ہوتا ہے، ان فعال اجزا میں مرزائی خفی و جلی شریک ہیں، ان کا خفیہ نظام ہے۔ اس نظام میں حکومت سے متعلق ضروری معلومات ہیں۔ رعایت مقصود ہو، تو ہمارا عرض کرنا بیکار ہے، ورنہ اچانک چھاپہ مار کر ربوہ کے مرکز سے حیرت انگیز دستاویز قبضہ میں

Marfat.com

لی جا سکتی ہیں۔

خلیفہ ناصر احمد کا اس مرحلے میں جبکہ یورپی اور امریکی استعمار عربوں کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے، یورپ جانا اور وہاں عیسائی دنیا سے ایک مذہبی پیشوا کے طور پر متعارف ہونا خالی از علت نہیں۔ وہ مرحوم آغا خاں کی طرح پیشوائی کے طور پر اپنا ایک نقش جمانا چاہتا ہے برطانوی رسوخ لازماً اس کی معاونت کر رہا ہے۔ قادیانی اسرائیل خدانخواستہ قائم ہوا تو یہ سفر تعارفی اعتبار سے اس کا مقدمہ ثابت ہو گا۔ یہ ایک پلان ہے جو بڑی چابکدستی سے تیار کیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں سے مرزائی امت کی توسیع ان حالات میں ناممکن ہے علامہ اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، سید عطاء اللہ شاہؒ اور دوسرے علماء کی مساعیٔ مشکور سے ان کا یہ راستہ بند ہو گیا ہے اب قادیانی یہودیوں کی طرح ملک کی اقتصادیات پر قابض ہو کر اٹھنا چاہتے ہیں۔ جہاں جہاں مرزائی حکام ہیں، اپنی اسرائیلیت کو پروان چڑھانا ان کا فرض ہو گیا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ نبوت طاقت کے بغیر ادھوری رہ جاتی ہے۔ اور طاقت مملکت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ لہذا ریاست بناؤ۔ طاقت حاصل کرو۔ نبوت منواؤ، پاکستان کے عوام طاقت کے آگے آگے اور دولت کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں، طاقت اور دولت ہاتھ میں ہو تو نبوت کے سامنے گردنیں بہ آسانی جھکائی جا سکتی ہیں۔ تمام قادیانی اپنے شاطر کی ہدایت کے مطابق انہی خطوط پر کام کر رہے ہیں۔

مطالبہ کہہ لیجئے یا التماس اس امر کا پتہ لگایا جائے کہ

۱۔ قادیانی حکومت کے فعال شعبوں میں کس نسبت سے شریک ہیں؟

۲۔ انہیں ربوہ سے دہری ہدایات تو نہیں ملتی ہیں؟ ان کے سرکاری فرائض کی معلومات ربوہ میں پہنچتی ہیں کہ نہیں؟

Marfat.com

۳۔ ملک کی موجودہ اور آئندہ صنعتی زندگی میں حکومت کے پلانوں سے انہیں کیا ملا، کس طرح ملا، کیوں کر ملا، اب اس کی رفتار کیا ہے؟

۴۔ ان کے بیرونی مشن کس اساس پر قائم ہیں؟ ان کے پس منظر، پیش منظر اور تہہ منظر کا جائزہ لیا جائے تو اسرار و رموز کا ایک کارخانہ کھل جائے گا۔

اس ضمن میں چند واقعات بھی سن لیجئے۔

اولاً۔ مرزائی بعض قومی بنکوں میں اپنی جماعتی رقمیں مرزائی نوجوانوں کی ایک خاص تعداد کو ملازم رکھنے کی شرط پر جمع کراتے ہیں۔

ثانیاً۔ منیر انکوائری رپورٹ کی واضح سرزنش کے باوجود مرزائی حکام اپنے ہتھکنڈوں سے رکتے نہیں۔ مثلاً

(۱) بنک کے لاہور آفس میں جب تک چوہدری بشیر احمد رہے، انہوں نے ادنیٰ و اعلیٰ اہل کاروں میں زیادہ تر اپنے ہم عقیدہ افراد ہی کو بھرتی کیا تخمیناً فیصد تناسب کیا، اس کا ننانوے فیصد مرزائیوں کو ملا۔

چوہدری بشیر احمد میں ہمت ہے تو اس کی تردید کریں یا پھر حکومت تحقیق کرائے غلط ثابت ہو تو ہم سزاوار۔

(۲) حکومت سے باہر مثلاً برماشیل لاہور زون کے انچارج مرزا منور احمد تھے جب تک یہاں رہے، انہوں نے برماشیل کے پٹرول پمپ نوے فیصد مرزائیوں کو الاٹ کئے، یا پھر جس کی سفارش کسی منتفی چہرے اور چکی داڑھی نے کی اس کو ملا گیا۔

(۳) عبدالحمید واپڈا کے جنرل منیجر ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ ان کے اختیارات کہاں تک قادیانی امت کے کام آتے ہیں صرف اتنی سی بات پر غور کر لیجئے کہ ہمہ گیر بیس ہزار مسلمان

Marfat.com

واپڈا کی سپلائی کے شیٹنگ ایجنٹ ہیں وہ اپنے طور پر ایک مسجد بنانا چاہتے تھے عبدالمجید صاحب نے ان کو زور دیا کہ قادیانی مشن کی زیر مسجد میں روپیہ دیں اور اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خلیفہ ثالث بظاہر جس مسجد کا افتتاح کرنے گیا ہے وہ مسجد مختلف گوشوں پر اس طرزی دباؤ ہی کے روپیہ سے بنی ہے۔

(۴) جن برطانوی کمپنیوں کے اندر خانہ سیاسی روح کام کر رہی ہے، اس کے بعض عہدوں پر مرزائی مامور ہیں۔

بتایئے اس میں کوئی لفظ یا معنی ایسا ہے جس پر دشنام کا شائبہ ہو لیکن جب ہم یہ لکھتے ہیں تو مرزائی اہل قلم اپنے اخباروں میں ہمیں ماں بہن کی گالیاں دینے پر اتر آتے ہیں گویا ان کے نبی اور ان کے خلیفہ میں سے کسی کی ماں بہن نہیں ہے۔

ہماری گزارشات کا جواب دیجئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ:۔

مرزائی مسلمانوں سے الگ ملت ہیں، انہیں الگ ہو جانا چاہیئے، اور حکومت کو الگ کر دینا چاہیئے وہ مسلمانوں میں رہ کر ان کے سیاسی و اقتصادی حقوق سے متمتع ہوتے اور اس طرح غلبہ و اقتدار حاصل کرنے کے متمنی ہیں، ان کے مختلف افراد نے کلیدی اسامیوں پر بیٹھ کر مرزائی امت کے افراد کو ان کے تناسب سے بہت زیادہ بلکہ کئی ہزار فی صد جگہیں دے رکھی ہیں۔ اس کے مضرات انتہائی خطرناک ہیں انہیں پاکستان میں رہنا ہے تو پاکستانی بن کر رہیں، مسلمان کہلا کر نہیں۔

فرمایئے اس میں کون سی بات ایسی ہے کہ مرزائی امت کا ناقوس صرف اس نشہ پر ننگا ہو کر بازار میں آگیا ہے کہ مرزائی حکام نے اس کی پشت پر ہاتھ رکھا ہوا ہے، اور قادیانی صنعتکار اس کو نان نفقہ مہیا کر رہے ہیں۔

Marfat.com

سلطان القلم کے جانشین

رگِ گل سے بلبل کے پر باندھتے ہیں

Marfat.com

پچھلے پانچ چھ ہفتوں میں قادیانی دانشوروں کے بحث و نظر کا اندازہ معیار معلوم ہوا ہے۔ سنا کرتے تھے بلکہ تجربہ بھی ہو چکا تھا کہ اس جماعت کے مبلغ و مدیر ڈھٹائی میں لاجواب ہیں لیکن چنیوٹ میں مدیر چٹان کی تقریر کے بعد یا پھر چٹان نے جو سوالات اٹھائے ہیں ان کی گرفت سے عاجز آکر قادیانی اُمت کے اہل قلم نے جو استدلال اختیار کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوال گندم جواب ریسماں کی بدترین خصوصیتیں ان کے دماغ میں جمع گئی ہیں۔ قادیانی اہل قلم کا طرز استدلال ہی انہیں جھٹلانے کے لئے کافی ہے۔

ہم پوچھتے ہیں فرمایئے علامہ اقبال نے جو کچھ آپ کے بارے میں تسلسل و تواتر سے کہا وہ درست ہے کہ غلط؟ غلط ہے تو آپ کے پاس اس کا جواب کیا ہے؟ الفضل ربوہ لکھتا ہے کہ "شورش صاحب کو خدا جانے کس نے علامہ اقبال کا نمائندہ بنا دیا ہے۔ ع

"ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو"

یہ جواب ہے علامہ اقبال کے ان مقالات و خیالات کا جو قادیانی تابوت میں میخ کا کام دے گئے ہیں کیا علامہ اقبال نے اپنے ان خیالات پر خط تنسیخ کھینچ دیا تھا۔ کیا ان کی موت کے بعد یہ حصہ منسوخ ہو گیا؟ منسوخ ہوا تو کس نے کیا؟ اور اس کا مجاز کون ہے؟ پھر یہ

Marfat.com

ممکن ہے کہ صاحب تصنیف کی رحلت کے بعد ورثا اس کی تصنیف کو منسوخ یا متروک کریں اور ان کا یہ فعل صاحب تصنیف کا فعل سمجھا جائے۔ یہ تو صحیح ہے کہ جائداد کی وارث اولاد ہوتی ہے لیکن اس کا جواز آج تک نہیں قائم ہوا کہ اولاد میں سے کوئی فرد والد کے ان مسودات پر قلم کھینچ دے جو علم کی میراث ہو کر قرطاس و قلم کو منتقل ہو چکے ہیں۔ صرف دو تحریفیں ساری تاریخ تحریر میں پائی جاتی ہیں۔

ایک عیسائی علما کی تحریف، جس سے بائبل مجروح ہوئی ہے۔

دوسری مرزا بشیر الدین محمود کی تحریف۔ کہ اپنے والد کی تحریروں کے عیب چھپانے کے لئے انہوں نے عجیب و غریب جسارتیں کی ہیں۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے قادیانی نبوت اور قادیانی اُمت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ ان کے اسلامی فکر اور دینی شغف کی معراج ہے اور اس سے انکار کیسے کیا جا سکتا ہے کہ ان کی زندگی کے آخری چند برسوں کا حاصل تھا۔

علامہ اقبال نے عمر بھر کے غور و فکر اور مطالعہ و مشاہدہ کے بعد قادیانی نبوت کا جس کمال علم سے محاسبہ کیا اسی کا نتیجہ ہے کہ اس اُمت کو انہوں نے نہ صرف ہندوستان کا غدار کہا بلکہ اسلام کا غدار بھی لکھا اور اس کو اپنی بصیرت کا حاصل قرار دیا (ملاحظہ ہو پنڈت جواہر لال نہرو کے نام علامہ اقبال کا خط، جواب علامہ اقبال کے ارشاد کا رحمت فرمائیے۔ کورس آپ ایڈیٹر چٹان کو رہے ہیں۔ کیا موت کے بعد کسی شخص کی تحریریں ساقط ہو جاتی ہیں۔ ان کا حوالہ دینا اور اس بحث و نظر کی عمارت قائم کرنا غلط ہے؟ اگر یہ معیار ہے تو پھر آپ نے مرزا غلام احمد صاحب

Marfat.com

کی تحریریں کیوں منسوخ نہیں کی ہیں؟ آج تک کیوں نقل ہو رہی یا چھاپی جا رہی ہیں؟ سیدھا سادا سوال ہے کہ علامہ اقبال نے جو کچھ فرمایا اس کا جواب کیا ہے؟ آپ چونکہ مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اس لئے اقبال کا جواب نہیں دیتے لیکن ایڈیٹر چٹان کے خلاف غرا رہے ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ

(۱) علامہ اقبال نے آپ کو مسلمانوں میں سے خارج کر دینے کا مطالبہ کیا یا نہیں؟

(۲) انہوں نے آپ کو یہودیت کا مثنیٰ قرار دیا۔

(۳) انہوں نے آپ کو اسلام اور ہندوستان کا غدار لکھا اور اس کی صحت پر اصرار کیا۔

(۴) انہوں نے آپ کو ایک سیاسی جماعت قرار دے کر مسلمانوں کی دینی وحدت میں نقب لگانے کا مجرم گردانا۔

(۵) انہوں نے آپ کو شاتم رسول قرار دیا۔

ان کا جواب دیجئے یا فرمایئے کہ علامہ اقبال نے ان مطالبات کو واپس لے لیا تھا۔ اس سے مراجعت کر لی تھی۔ کسی خط، کسی تحریر، کسی بیان میں اپنے ان خیالات پر نظر ثانی فرمائی تھی۔ اگر یہ نہیں ہے اور بلاشبہ نہیں ہے تو پھر ان کے خیالات پر ایڈیٹر چٹان کے خلاف سب و شتم کے معنی کیا ہیں؟

حد ہو گئی کہ ان سوالات کے جواب میں علامہ اقبال کی ۱۹۱۰ء کی ایک تقریر کا حوالہ دیا جا رہا ہے جب کبھی مرزائی علامہ اقبال کے ارشادات سے عاجز اور محصور ہوتے ہیں اسی تحریر کو پیش کرتے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ علامہ اقبال نے اسٹریچی حال علی گڑھ میں جو خطبہ دیا تھا اس میں یہ

Marfat.com

الفاظ موجود تھے کہ

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔

اول تو اس میں مرزا صاحب کی نبوت اور ان کے جانشینوں کی خلافت کا جواز نہیں۔ دوم یہ اس زمانے کی بات ہے جب مرزا غلام احمد نے مناظر اسلام کی حیثیت سے جماعت سازی کی تھی اور ان کے باطنی دعاوی سامنے نہیں آگے تھے۔

اس زمانہ میں بہت سے لوگ ظاہری وجوہ سے ان کے معترف تھے جب ان کی حقیقت کھلی اور مرزا بشیر الدین محمود نے خلافت کو ایک سیاسی کاروبار کی شکل دی تو ایک ایک ورق کھل گیا۔ نتیجۃً جو لوگ ایک عام شہرت کے باعث مرزا کو مناظر و مبلغ خیال کرتے تھے ظلی اور بروزی نبی کی اصطلاحوں سے چوکنا ہو گئے۔ اور ان پر وقت کے ساتھ ساتھ تمام حقیقتیں منکشف ہو گئیں کہ مرزا غلام احمد اور اس کے خلافتی جانشینوں کا مقام و منشا کیا ہے اور وہ مسلمانوں میں دینی انداد کی ایک سیاسی تحریک ہیں۔

یہ ایک شوخ چشمانہ استدلال ہے کہ ۱۹۱۰ء کی تحریر کو جواز بنا لیا جائے اور ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۷ء تک کی تحریریں منسوخ قرار دی جائیں۔ آخری بات پہلی ہوتی ہے یا آخری؟

قرآن مجید میں کئی آیتیں ہیں جنہیں بعد کی آیتوں نے منسوخ کیا مثلاً حرمت شراب حکم ہوا کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو پھر شراب حرام ہو گئی اور ہر حالت میں حرام ہو گئی اب اگر یہ اصرار کیا جائے کہ شراب صرف نماز میں حرام ہے اور قرآن پاک میں لکھا ہے تو اس کو صرف

Marfat.com

قادیانی منطق ہی کہا جاسکتا ہے۔ ایک ہی پیمبر کے بارے میں کسی شخص کی آخری رائے ہی قطعی رائے ہوتی ہے۔

اسی طرح کا ایک اور اقتباس ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء کی تحریر سے لیا گیا ہے یہ علامہ اقبال کے ایک مضمون صوفی حضرت عبدالکریم جیلانی سے ماخوذ ہے۔ ہمارے سامنے وہ مضمون نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ قادیانی حوالوں میں تلبیس کر جاتے ہیں۔ تاہم ایک لحظہ کے لئے ہم یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ علامہ اقبال ہی کے الفاظ ہیں یعنی انہوں نے اس بحث میں "مرزا غلام احمد کو جدید ہندی مسلمانوں کا غالباً سب سے بڑا دینی مفکر لکھا ہے"

تو اس سے بھی یہ نتیجہ مرتب نہیں ہوتا کہ وہ مرزا غلام احمد کو مسیح موعود یا ظلی و بروزی نبی مانتے تھے یہ تو ایک عمومی تاثر تھا جو اس وقت کے مباحث سے پیدا ہو گیا تھا جب مرزا صاحب مارِ آستین نکلے یا اسوقت کی صورتحال سے ان کا دماغ خراب ہو گیا تو معترفین نے اپنی رائیں تبدیل کر لیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ جس زمانہ کی یہ تحریریں پیش کی جا رہی ہیں اولاً تو ان تحریروں کو علامہ اقبال نے اپنے فکری و نظری ارتقا کے بعد لائق اعتنا ہی نہیں سمجھا۔ یہ ان کی ابتدائی تحریری مشقیں تھیں۔ جب ان کا اسلامی شعور اور دینی تجربہ پختہ ہو گیا تو ان کے خیالات روشن ہو کر قوم کے لئے سنگ میل ہو گئے اور یہی افکار و نظریات ہیں جن کی صداقت پر انہیں حکیم الامت، شاعر مشرق اور ترجمان اسلام کہا جاتا ہے اور جس کی اساس پر ان کے حکیمانہ وجود کا شہرہ ہے۔

Marfat.com

۱۸۹۹ء میں حضرت علامہ نے ایم اے کیا ۱۹۰۰ء میں ان کی عمر صرف ۲۳ برس کی تھی ۱۹۰۰ء تک وہ صرف ایک شاعر تھے اور ان کی فکر کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ اس عہد کی تحریروں کے اقتباس تو قادیانی اُمت اپنی روائتی سچائی کے لئے بطور سند استعمال کرتی ہے لیکن جس عمر میں وہ پختہ ہو کر مسلمانوں کی محبوب فکری متاع بن چکے اس عمر کی متاع فکر سے فرار غایت درجہ کی بوالعجبی ہے کوئی ساطرز استدلال بھی اس کی تصدیق نہیں کر سکتا ہے؟

اقبال کبھی طالب علم بھی تھے تو کیا اس عمر کے اقوال کو حجت قرار دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مشق سخن کے ابتدائی دور میں بہت سے اشعار لکھے جنہیں خیالات کی تبدیلی اور نظریات کی صحت کے بعد حذف کر دیا تو کیا ہم اس کلام کو بھی ان کے مستند کلام پر فوقیت دے سکتے ہیں۔

مرزائیوں کی منطق عجیب و غریب ہے کہ ایک طرف تو انہیں اپنے ربانی مشن مجنے پر اصرار ہے دوسری طرف وہ اپنی نبوت و خلافت کے جواز میں انہی لوگوں کی ابتدائی تحریریں لاتے ہیں جو ان کے سب سے بڑے محاسب ہیں اور جن کے سن و شعور کی تحریروں نے ان کی عمارت کو بیخ و بن سے ہلا دیا ہے۔

اگر قادیانی نبوت اور اس کی خلافت کے سچا ہونے پر اصرار ہے تو اقبال کی انگلی تھام کر کھڑا ہونے کی کوشش بے معنی ہے۔ اس انگوٹھے کے متعلق فرمائیے جو اقبال نے آپ کی شہ رگ پر رکھا ہے۔

Marfat.com

الفضل نے مولانا عبدالمجید سالک کے حوالے سے علامہ اقبال کی مرزا غلام احمد اور حکیم نورالدین سے والہانہ محبت کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ حضرت علامہ نے طلاق کی شرعی حیثیت دریافت کرنے کے لئے مرزا جلال الدین (بار ایٹ لا) کو مولوی حکیم نورالدین کے پاس قادیان بھیجا تھا۔

سالک صاحب نے یاران کہن میں ایک شوشہ مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق بھی چھوڑا تھا۔ مولانا نے سختی سے ڈانٹا تو سالک صاحب کو تردید و تصحیح کرنی پڑی علامہ اقبال کے واضح خیالات جانتے ہوئے اولاً کبھی یہ حوصلہ نہ کرتے ثانیاً حوصلہ کرتے تو تردید کرنی پڑتی۔ ثالثاً حضرت علامہ کی زندگی میں انہوں نے کبھی یہ نہیں لکھا اور نہ کسی سے ذکر کیا۔

سالک صاحب کا یہ رویہ اکثر مصر رہا کہ مختلف اکابر کے تذکرے میں مرزا صاحب کو ضرور لاتے رہے جس سے مرزا صاحب کی صفائی یا بڑائی مقصود ہو حالانکہ ان کے سوانح و افکار میں مرزا صاحب کا ذکر انمل بے جوڑ ہے ایک وجہ تو اس کی یہ ہے کہ مولانا سالک کے والد قادیانی تھے اور مسلمانوں نے انہیں اپنے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ سالک صاحب کے چھوٹے بھائی آج تک قادیانی ہیں۔ تیسرا سبب یہ ہے کہ میرزا بشیرالدین محمود کے ساتھ مولانا عبدالمجید سالک کے تعلقات کا ایک خاص سانچہ تھا۔ خلیفہ صاحب اپنی تاریخ کا سروسامان بنانے کے لئے قلم سالک سے اس قسم کی روائتیں وضع کرا لیتے تھے۔ اس کے باوجود قادیانی اُمت کی سنگدلی ملاحظہ ہو کہ مولانا سالک کے انتقال پر ان کے سگے چھوٹے بھائی نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ اور یہ تماشہ سلم

Marfat.com

ناؤن کے قبرستان میں راقم الحروف نے اپنی آنکھوں دیکھا ہے۔ نبوت کی روائتیں ہمیشہ ثقہ راویوں سے چلتی ہیں کیا میرزا غلام احمد کے پیرو سالک صاحب کو ثقہ راوی سمجھتے ہیں؟ اس حد تک کہ ان کے متعلق تصدیقی پہلو نکلتا ہو۔ یا اس کے علاوہ دوسرے افکار وعقائد میں بھی آدمی کے ثقہ ہونے کا معیار ہمیشہ اس کی ساری زندگی کے اعمال واقوال ہوتے ہیں نہ کہ ان اعمال واقوال کا کوئی ایسا جزو جو حسب حال ہو۔

الفضل نے ۲۴ر جون کے زیر بحث اداریہ میں علامہ اقبال کے مذکرہ حوالوں سے اپنی نبوت کا جواز پیدا کرنے کی احمقانہ جسارت کے بعد لکھا ہے۔

ہم علامہ اقبال مرحوم کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ اس لئے صرف اشارہ پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ ؎

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

اور وہ اشارہ کیا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خاں ایک خاص عہدہ پر نہ لئے جاتے تو یہ تحریریں بھی ہرگز وجود میں آتیں (الفضل صفحہ ۲ مورخہ ۲۴ر جون ۶۷ء)

انا للہ وانا الیہ راجعون بغض سامنے آگیا۔ اس سے بڑھ کر خود ساختہ نبوت کی مداہنت اور خود کاشتہ خلافت کی خیانت اور کیا ہوسکتی ہے؟ بہر حال الفضل نے اعتراف کرلیا کہ اس کے دل میں کھوٹ ہے اور اس کا نام اس نے احترام رکھا ہے۔

Marfat.com

ہم بھی جانتے ہیں کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں لیکن ذرا کھل کے بولئے۔

ربانی مشن ہونے کا دعویٰ اور مصلحتوں کی مینا کاری! اعتراف کیجئے کہ آپ کی جماعت اسرائیل کا عجمی پودا ہے اور آپ ربوہ کے تل ابیب میں بیٹھ کر مسلمانوں کی معنوی قوت پر اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ علامہ اقبال کے فرمودات کو آپ ذاتیات میں نہیں لاسکتے کہ انہیں چوہدری ظفر اللہ خاں کے عہدہ خاص ہونے کا صدمہ تھا۔ سوال تو وہ ہیں جو حضرت علامہ نے اپنے مقالات میں اٹھائے ہیں جوابات یہ نہیں جو آپ کے نہاں خانۂ دماغ سے نکلے ہیں؟

سوال یہ ہے کہ آپ کا مذہب برطانوی حکومت کے استعماری مقاصد کی پیداوار ہے یا نہیں؟

آپ فرماتے ہیں کہ علامہ اقبال کو چوہدری ظفر اللہ خاں کے خاص عہدے پر مقرر ہونے کا صدمہ تھا؛ آخر فہم و فراست کی کونسی شکل ہے جو اس جواب کو صحیح قرار دے سکتی ہے! ہاتھ ٹوئیاں مارنا چھوڑیئے اور اس کا جواب عنایت فرمائیے۔

Marfat.com

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

Marfat.com

تاریخ احمدیت جلد دوم مؤلفہ دوست محمد شاہد۔ (ادارۃ المصنفین ربوہ) کا صفحہ ۵۳ تا ۶۴ ملاحظہ ہو، اس کتاب کی چھ ضخیم جلدیں ہمارے پاس ہیں۔ مزید جلدیں چھپی ہیں تو ہمارے پاس نہیں، محولہ بالا مضمون میں میرزا غلام احمد کی دوسری شادی کے حالات درج ہیں، یہ قادیانی اُمت کی سرکاری تاریخ ہے اس کے بارے میں چودھری ظفر اللہ خاں نے لکھا ہے کہ

"دوسری جلد ختم کرنے پر میری طبیعت اس قدر متاثر تھی، اور میرے دل پر اس قدر شدید احساس تھا کہ گویا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اقدس میں کئی گھنٹے متواتر گذار کر اٹھا ہوں۔"

مؤلف نے میرزا صاحب کی شادی کے زیرِ عنوان لکھا ہے۔

(۱) دنیا میں اسلام کے عالمگیر نظام روحانی کے قیام اور امام عصر حاضر کے لائے ہوئے آسمانی انوار و برکات کو جہاں بھر میں پھیلا دینے کے لیے ازل سے یہ مقدر تھا کہ ہندوستان کے صوفی مرتاض اور ولی کامل حضرت خواجہ محمد ناصر کی نسل سے ایک پاک خاندان مہدی موعود کی زوجیت میں آئے گی، جس کے نتیجہ میں ایک نہایت مبارک اور مقدس خاندان کی بنیاد رکھی جائے گی۔

Marfat.com

۲:۔ حضرت میرزا (غلام احمد) ایک عرصہ سے عملاً تجرد کی زندگی بسر کر رہے تھے اور مسلسل علمی مشاغل شب بیداری کے باعث ضعف عصب، ذیابیطس اور دوران سر وغیرہ امراض سے طبیعت انتہا درجہ کمزور ہو چکی تھی عمر پچاس سال تک پہنچ رہی تھی ، جو ملک کی اوسط عمر کے مطابق پیرانہ سالی میں شمار ہوتی ہے ، اور اقتصادی مشکلات اور اہل خاندان کی مخالفت الگ ایک مستقل مصیبت تھی۔

۳:۔ چونکہ خدائی منشا میں نکاح ثانی کا ہونا ضروری تھا، اس لیے خود اللہ تعالیٰ نے غالباً ۱۸۸۱ء میں آپ کو نئی شادی کی تحریک فرمائی۔

۴:۔ اس خدائی بشارت کے تین سال بعد نومبر ۱۸۸۴ء میں حضرت میر ناصر نواب دہلوی کے ہاں آپ کی دوسری شادی ہوئی، اور ان کی دختر نیک اختر نصرت جہاں بیگم "خدیجہ" بن کر آپ کے حرم میں داخل ہوئیں اور لاکھوں مومنوں کی روحانی ماں ہونے کی وجہ سے "ام المومنین" کا خطاب پایا۔

۵:۔ ان کی عمر سترہ اٹھارہ سال کی تھی، اور حضرت کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ ۔ ۔ ۔ ۔ تاریخ طے پا گئی، تو آسمانی دولہا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام دلی جانے کے لیے حافظ حامد علی اور لالہ ملاوا کی معیت میں لدھیانہ سٹیشن پر وارد ہوئے ۔ ۔ ۔ حضرت میر صاحب نے رشتہ کا معاملہ اپنے خاندان بلکہ اپنی والدہ ماجدہ سے بھی مخفی رکھا، حضرت پہنچے تو انہیں بھی خبر ہو گئی اور وہ بھڑک اٹھے کہ ایک بڈھے شخص اور پھر ایک پنجابی کو رشتہ دے دیا تھا۔

Marfat.com

۶:۔ حضور دوسرے دن حضرت سیدۃ النساء ام المومنین نصرت جہاں بیگم کو ساتھ لے کر دلی سے روانہ ہوئے اور قادیان تشریف لے آئے۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی خوشدامن محترمہ چراغ بی بی کے سوا سب رشتہ دار شدید مخالف اور بالخصوص اس دوسری شادی پر طیش میں آئے ہوئے تھے... کنبہ سخت مخالف تھا۔

۷:۔ (بروایت اہلیہ محترمہ) جب ہم پہنچے، تنہائی کا عالم، بیگانہ وطن، دل کی عجیب حالت، روتے روتے میرا برا حال ہو گیا تھا۔ نہ کوئی اپنا تسلی دینے والا، نہ منہ دھلانے والا، نہ کھلانے پلانے والا، کنبہ نہ ناطہ، اکیلی حیرانی پریشانی میں آن کر اتری، کمرے میں ایک کھری چارپائی پڑی تھی، جس کی پائنتی پر ایک کپڑا پڑا تھا اس پر تھکی ہاری جو پڑی تو صبح ہو گئی۔

مؤلف، میرزا صاحب کی اہلیہ کے ان الفاظ کو نقل کر کے لکھتا ہے۔

۸:۔ یہ اس زمانے کی ملکہ دوجہاں کا بستر عروسی تھا، اور سسرال کے گھر میں پہلی رات تھی۔ خدا کی رحمت کے فرشتے پکار پکار کر کہہ رہے تھے، کہ اُسے کھری چارپائی پر سونے والی، پہلے دن کی دلہن، ذرا دیکھ تو سہی دوجہان کی نعمتیں ہوں گی، اور تو ہو گی، بلکہ ایک دن تاج شاہی تیرے خادموں سے لگے ہوں گے۔

۹:۔ حضرت اُم المومنین کے ذریعہ سے ایک مبارک نسل کا آغاز ہوا، اور آپ کے بطن مبارک سے پانچ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

۱۰:۔ حضرت ام المومنین کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوائل ہی

Marfat.com

سے پہلی بیوی سے بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضور کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی۔ نکاح ثانی کے بعد حضرت اقدس نے انہیں کہلا بھیجا، اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے اس لیے اب دو باتیں ہیں، یا تم مجھ سے طلاق لے لو، یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو ..... انہوں نے کہلا بھیجا، اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی۔ بس مجھے خرچ ملتا رہے، میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔

مؤلف نے اسی ضمن میں صفحہ ۵۹ پر لکھا ہے کہ

"حضرت کے بعض قدیم اور مخلص رفقاء نے بھی آپ کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر اظہار افسوس کیا، چنانچہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے خط بھیجا کہ مجھے حکیم محمد شریف صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے۔ اگر یہ امر آپ کی روحانی قوت سے تعلق رکھتا ہے تو میں اعتراض نہیں کر سکتا ..... ورنہ ایک بڑے فکر کی بات ہے، ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلا پیش آوے"

یہ سب کچھ نوشت کے اپنے الفاظ میں جوں کا توں نقل کیا گیا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی تعرض نہیں کہ شادی کا کھڑاگ کیونکر رچایا گیا، اور کہاں ختم ہو گیا۔ مرزائی جانیں ان کا تیرہ جانے، یا ان کے مؤلف جانیں۔ ہمارا اعتراض ام المومنین کے الفاظ

Marfat.com

پر ہے کہ اس کا اطلاق صرف حضور سرورِ کائنات فداہ امی و ابی کی ازداج پر ہوتا ہے۔ سیدۃ النساء کا لقب حضرت فاطمہ علیہا السلام کے لیے ہے ، نصرت جہاں بیگم کو ان کے پاؤں کی خاک سے بھی نسبت نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ شرمناک گستاخی ہے کہ مرزا غلام احمد کی بیوی کو سیدۃ النسا کہا جائے یا خدیجہ۔

ملکہ دو جہاں کا لقب

ظالمانہ جسارت ہے۔ یہ لقب تو حضورؐ کی ازواج مطہرات کے لیے بھی استعمال نہیں ہوا ہے چہ جائیکہ میرزا غلام احمد کی اہلیہ۔ حکومت نے کبھی غور کیا ؟ کیا سرکار کے محاسب محکمے صرف سیاسی اپوزیشن ہی پر نگاہ رکھنے کے لیے رہ گئے ہیں۔ ان کے نزدیک ذوالفقار علی بھٹو کا تعاقب ، چودھری محمد علی کا محاسبہ اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی نگرانی ہی فرائض ریاست کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ ریاست ، مملکت ، صدر ، سب کا احترام درست لیکن اسلام ، محمدؐ اور قرآن کل کائنات سے بڑے ہیں ان کے لیے تعاقب ، محاسبہ اور نگرانی میں غفلت کا جواز کیا ہے ؟ پریس برانچ ان ہفوات کا بھی جائزہ لیا کرے ؟ آخر وہ کونسی طاقت ہے جس نے اس دینی اپوزیشن کو بگٹٹ چھوڑ رکھا ہے۔

کسی عورت کو ملکہ دوجہان کہنے کا مطلب ہے کہ وہ دارین کی ملکہ ہے یعنی اس جہان کی ملکہ اور اگلے جہان کی بھی ملکہ ، اس دنیا کی ملکہ جو عرش کی دنیا ہے جہاں انبیاء

Marfat.com

ہیں، صدیقین ہیں، شہداء ہیں، صلحاء ہیں اور ان کی ملکہ کون ؟ میرزا غلام احمد کی اہلیہ ؛ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آخر اس دل آزاری کا جواز کیا ہے ؟ اس کا نام دلجوئی ہے ؟ کس کی دلجوئی قادیانی اُمت کی ، حضور کی ازواج مقدسہ کا مقابلہ ، فاطمہ علیہا السلام کا سامنا اور نام دلجوئی۔ یہ صریحاً دل آزاری ہے جس کی اجازت دین ، قانون ، اور اخلاق کے نزدیک جرم ہے منیر انکوائری رپورٹ میں ان مقدس القابوں اور ان مقدس اصطلاحوں کے استعمال پر واضح کی نشاندہی موجود ہے۔ لیکن میرزائی دیدہ دلیری ، شوخ چشمی ، کو باطنی اور ہٹ دھرمی سے ان کے استعمال پر تلے ہوئے ہیں اور انہیں صرف اس لیے ٹوکا یا روکا نہیں جاتا کہ انہیں حکومت کے نزدیک قرب حاصل ہے اور جو لوگ انہیں ٹوکتے یا روکتے ہیں وہ سیاسی وجوہ کے باعث ارباب بست وکشاد کے عتاب کا شکار ہیں۔ جن کی ذمہ داری ہے انہیں مشیت ایزدی کے اس اعلان کو ذہن میں رکھنا چاہیئے جس اعلان کو علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے ان لفظوں میں سمو دیا ہے ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

مطالبہ نہیں استدعا ہے کہ ارباب اقتدار ان اصطلاحوں اور القابوں کی تقدیس کے لیے قانون نافذ کریں جو سرور کائنات اور آپ کے خاندان کی بدایات و مناسبات ہیں ان کا سرقہ ہر حال میں قابل مواخذہ ہے اور تاریخ احمدیت اپنے مندرجات کے لحاظ سے ضبط کیے جانے کے قابل ہے۔

Marfat.com

قادیانیوں کا تعاقب اشد ضروری ہے

Marfat.com

جہاں تک دینی محاذ کا تعلق ہے اس میں شک نہیں کہ ان کا محاسبہ ہر لحاظ سے ہو رہا ہے لیکن ان سے سیاسی طور پر نپٹنے کے لیے ملک میں ایسی کوئی جماعت نہیں جو ان کے چہروں سے نقاب اٹھاتی رہے۔ مولانا ظفر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کوئی طاقتور مدیر نہیں رہا کہ انہیں کھو نٹے پر باندھ سکے۔ سید عطا اللہ شاہ نور اللہ مرقدہ کی وفات کے بعد کوئی خطیب نہیں رہا جو میرزا غلام احمد کی خانہ ساز نبوت اور ان کے جانشینوں کی خود ساختہ خلافت کا تعاقب کر سکے۔ اس صورتحال سے میرزائیوں نے خاصا فائدہ اٹھایا ہے۔ کوئی روزنامہ نہیں جو میرزائیوں کے فتنے کو سمجھتا ہو۔ تمام روزنامے اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ میرزائی غالباً مسلمانوں ہی کی شاخ ہیں۔ لہٰذا ان کے معاملہ میں رواداری برت رہے ہیں ——

صحیح الخیال مسلمانوں کی ہر تنظیم میں میرزائیت کے خلاف جذبہ موجود ہے لیکن اس کے سیاسی شعبدوں کی بجائے مذہبی روح کا احتساب جاری ہے۔ اس ضمن میں بہت سا لٹریچر نکل چکا ہے۔ الیاس برنی کی کتاب قادیانی مذہب نے اس تا جرت میں میخ کا کام کیا ہے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی کی تالیف قادیانیت بھی عربی و انگریزی میں منتقل ہو کر ان کے کفن میں ٹانکہ ثابت ہوئی ہے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی فاضلانہ تصنیف نے بھی ان کی قلعی کھولی ہے۔ مولانا تاج محمود اپنے ہفتہ وار لولاک میں اس فرقہ ضالہ کے لیے سوہان روح بنے ہوئے ہیں انھوں نے جیسا کہ چاہیے اس جماعت کے سیاسی عوارض پر گرفت کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ ملک بھر میں

Marfat.com

قادیانی جماعت کے عقائد و افکار پر تابڑ توڑ تنقید جاری ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ قادیانی فرقہ میں کوئی سا مسلمان بھی شامل نہیں ہو رہا ہے یعنی تبلیغی حیثیت سے قادیانی مذہب مفلوج ہو چکا ہے۔ اصل خطرہ ان کی سیاسی تگ و دو یا ہوشیاری و مکاری سے ہے، ایڈیٹر چٹان میں چنیوٹ کی تقریر میں اسی خطرہ سے علماء اور عوام کو آگاہ کیا تھا۔ افسوس کہ شاہ جی کے جانشینوں میں جو مولوی صاحب مجلس ختم نبوت کے کرتا دھرتا بن کر اس مسند پر فروکش ہیں وہ ناکارہ محض ہیں انہوں نے شاہ جی کے مشن کو شدید نقصان پہنچایا ہے اگر ان میں شاہ جی کا عکس ہوتا تو میرزائیت کو یہ حوصلہ کبھی نہ ہوتا کہ وہ مسلمانوں کے لیے سیاسی خطرہ بنتی ——— میرزائیت سے خوفزدہ ہونے کی نہیں، میرزائیت کو خوفزدہ کرنے کی ضرورت ہے، یعنی ہم اس کے پیروؤں کو محسوس کرا دیں کہ وہ ایک اسلامی مملکت میں (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں قائم ہوئی ہے) نہ تو اپنی جعلی نبوت کا کاروبار چلا سکتے ہیں اور نہ انہیں خواب میں بھی حکومت قائم کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

چودھری ظفر اللہ خاں کا سیاسی وجود ہمارے نزدیک سخت مشتبہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ چودھری صاحب کی حرکات و اعمال پر کڑی نگاہ رکھے۔ اسی قسم کے لوگ "مجسم سی آئی اے" ہوتے ہیں۔ انہیں پاکستان کی وجہ سے عالمی جج کا جو اعزاز ملا ہے وہ اس لیے نہیں کہ ظفر اللہ خاں قادیانی اُمت کے اکابرین سے ہیں ان کے متعلق یہ بات بلا دغدغہ کہی جا سکتی ہے کہ وہ ملک سے باہر

Marfat.com

پاکستان کے نہیں قادیانیت کے وفادار ہیں اور اس کے آثار و نتائج ہمارے لیے رسوائی کا باعث ہیں۔

جس خبر نے ہمیں چونکا دیا ہے وہ امسال قادیانی جماعت کا چودہری ظفراللہ خاں کی قیادت میں حج ہے۔ اوّل تو قادیانی جماعت کی یہ جسارت معنی خیز ہے؛ میرزا غلام احمد کے دعوئ نبوت سے لے کر میرزا بشیرالدین محمود کی رحلت تک ان لوگوں نے حج بیت اللہ کو اپنے وظائف سے خارج رکھا اور نہ انہیں جرأت ہی ہوئی۔ اب ایکا ایکی یہ فیصلہ تعجب خیز ہے۔ یہ حج کس غیر ملکی طاقت کے ایما پر ہوا ہے؟ یا ان کی مہمات سیاسیہ کا حصہ ہے؟ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کو حجاز میں جو رسوخ حاصل ہے اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم ان سے توقع کرتے ہیں کہ جلالۃ الملک اور ان کی حکومت کو اس فتنہ سے مطلع کریں۔ ادھر علماء کا فرض ہے کہ وہ شاہ فیصل کو قادیانی نبوت اور قادیانی خلافت کے ارتداد سے آگاہ کریں اس مجلس اسرائیل کے پیروؤں کا حجاز میں داخلہ خالی از خطرہ نہیں ہے۔ معاصر ریز لوٹ ۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء کے اداریہ سے معلوم ہوا ہے کہ مکہ مکرمہ کے مشہور روزنامہ ... نے ۸ اپریل ۱۹۷۶ء کے شمارے میں اس وفد حج کی سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے۔ ندوہ کی اطلاع کے مطابق اس وفد کے دو رکن جماعت کا لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کر لیے گئے۔ دونوں اس وقت جیل میں ہیں اور چودہری ظفراللہ کی مساعی کے باوجود رہا نہیں ہوئے ہیں۔

Marfat.com

کیا یہ گنبد خضریٰ کی توہین نہیں کہ نصاریٰ کے ایک مسلمہ کی دعوت لے کر قادیانی خانہ کعبہ اور مدینۃ النبی تک پہنچیں، اس وقت ابوبکرؓ ہوتے تو کیا کرتے؟ ان کی روح پر کیا گزری ہوگی۔

شاہ فیصل کی خدمت اقدس میں استدعا ہے کہ ان مجرموں سے رعایت نہ کریں انہیں قرار واقعی سزا دیں۔ اور وہی سزا دیں، جو رسول اللہ کے مقابلہ میں نبوت قائم کرنے والوں کو ہو سکتی ہے۔ ہماری حکومت کا فرض ہے کہ آئندہ قادیانی جماعت کے افراد کو حج پر جانے کے لیے پاسپورٹ نہ دے اس باب میں سبھی مسلمان متفق ہیں حتیٰ کہ غلام احمد پرویز بھی اس ایک مسئلہ میں علامہ اقبال کی متابعت کرتے ہوئے جمہور المسلمین کے ہمنوا ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ قادیانی جماعت کے سیاسی افکار و اعمال کی بوقلمونیوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک جماعت بننی چاہیئے جس میں ہر عقیدہ و خیال کے مسلمان شریک ہوں اور وہ اس امر کا سراغ لگاتے رہیں کہ قادیانی فتنہ، اپنے مفاسد مشومہ کے لیے کہاں کہاں نقب لگا رہا ہے؟

Marfat.com

شذراتْ

Marfat.com

۱

اسرائیل میں مرزائی مشن

جس سال انٹرنیشنل پریس انسٹیٹیوٹ کا اجلاس اسرائیل میں ہوا تھا۔ پاکستان کے ارکان نے صدر مملکت سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اس اجلاس میں معمول کے مطابق شریک ہونا چاہتے ہیں۔ صدر نے جواباً کہا کہ ہمارے تو اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہی نہیں ہیں۔ ایک ایڈیٹر نے کہا کہ اسرائیل کی مقامی کمیٹی کے ارکان سے ٹوکیو میں بات ہوئی تھی۔ انہوں نے استدعا کی کہ آپ لوگ بیت المقدس پہنچ جائیں ہم وہاں سے اپنے طیاروں پر لے جائیں گے صدر ایوب نے اتفاق نہ کیا۔ ایڈیٹر نے کہا کہ ہم لوگ عرب ملکوں کے پابند نہیں جبکہ ان میں سے بعض ہندوستان کے معاملہ میں ہمارے ساتھ بھی نہیں ہیں، کیا ہمارا ہی فرض ہے کہ ہم ان کی خواہشوں کو ملحوظ رکھیں۔

صدر نے جواب دیا معاملہ یہی ہوتا تو مجھے عذر نہیں تھا۔ عرب ملکوں کی اس روش سے قطع نظر اصل مسئلہ دینی غیرت کا ہے۔ آپ لوگوں کو نہیں جانا چاہیئے۔

چنانچہ صدر کی اس خواہش پر مقامی ارکان رہ گئے بلکہ اس وقت انٹرنیشنل پریس ٹرسٹ کے تمام پاکستانی ارکان نے صدر مملکت کی اس غیرت مندانہ خواہش کو حاضر و غائب میں سراہا اور اپنے طور پر تسلیم کیا کہ انہیں یہ ارادہ ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

مقام تعجب ہے کہ اسرائیل میں قادیانی جماعت کا مشن ہے اور وہاں کی حکومت

Marfat.com

نے اسے تمام سہولتیں مہیا کر رکھی ہیں۔ وہیں سے اس مشن کا لٹریچر عربی میں مطبوع ہو کر مختلف عرب ملکوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

پاکستان کی حکومت کا فرض ہے کہ 'ربوہ کی خلافت' سے دریافت کرے کہ یہ مشن وہاں کیونکر قائم ہوا اس کو روپیہ کہاں سے ملتا ہے؟ اور کیا ان کے نزدیک عرب ممالک کے مسلمان واقعی مسلمان ہیں؟ اگر مسلمان ہیں تو تبلیغ کن لوگوں میں ہو رہی ہے

اور اس تبلیغ کا مفہوم کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسرائیل کی حکومت یہودیوں کو مسلمان بنانے کے لئے تو مشن کو کام کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ لازماً اس مشن کے مقاصد سیاسی ہوں گے؛ قادیانی جماعت غیر عرب ملکوں کے لئے بھی اسرائیل کی حیثیت رکھتی ہے۔

کیا فرماتے ہیں خلیفہ ثالث کہ اسرائیل سے تصادم کی صورت میں ان کا مشن عرب ملکوں کی اسلامی جمعیت کا ساتھ دے گا۔ یا اپنے پیدائشی عقیدے کے مطابق اسرائیل کا وفادار ہوگا۔ اسرائیل کے حکمرانوں کو لازماً اندازہ ہوگا کہ اس مشن سے کیا کام لیا جا سکتا ہے۔ ہم اپنے صوابدید کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی اسرائیل کے لئے وہی کریں گے جو برطانیہ کے لئے پہلی جنگ عظیم میں کرتے رہے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر مسلمان جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا خارج از اسلام ہے۔ اصل خرابی یہ ہے کہ قادیانی اسلامی ملکوں میں بحیثیت مسلمان داخل ہوتے ہیں۔ لیکن عقیدۃً انہیں نا مسلمان سمجھ کر جاسوسی کرتے اور ہر وہ کام کر گزرتے ہیں۔ جو ان کی جماعت سے باہر کے مسلمانوں کی بربادی کا باعث ہو۔

Marfat.com

اس وقت کہ اسرائیل سے عرب ملکوں کی ٹھن چکی ہے، لازم یہی ہے کہ اسرائیل سے قادیانی مشن ختم کیا جائے اور وہ تمام افراد واپس بلا لئے جائیں جو وہاں کام کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ فرض حکومت انجام دے گی یا قادیانی جماعت خود اپنے مشن کو واپس بلا لے گی۔ حیرت ہوتی ہے کہ حکومت پاکستان نے تو اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم نہیں کئے لیکن "قادیانی خلافت" کا تبلیغی مشن اسرائیل میں برابر کام کر رہا ہے اور یہ اجازت نامہ اس کو نہ جانے کس نے عطا کیا ہے؟

ارباب اختیار کو کم از کم اس بات کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ قادیانی مشن مختلف ممالک میں اسلام کا نام لے کر کرنل لارنس کے فرائض تو انجام نہیں دے رہے ہیں!

(۲)

کبابیر میں جشن مسرت

ایک خبر آئی ہے کہ حیفہ کے نزدیک قادیانیوں کا ایک گاؤں کبابیر نامی جبل الکرمل کی ایک پہاڑی پر واقع ہے یہ گاؤں ابتدا سے ہی اسرائیلی علاقے میں ہے اس گاؤں کے قادیانی باشندوں نے اسرائیل کی فتح اور عربوں کی عارضی شکست پر کبابیر میں جشن مسرت منایا اور چراغاں کیا۔ کیا یہ خبر ارباب حکومت کے کانوں تک پہنچی ہے اور کیا دنیائے اسلام کی سب سے بڑی حکومت پاکستان نے اس خبر کے مالۂ و ما علیہ پر غور کیا اور اس کی تصدیق کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس خبر کی تصدیق کی جائے۔ اور اگر یہ خبر سچ ہو تو اس کا ردعمل کیا ہوگا۔

Marfat.com

(۳)
انگلستان میں مرزائی مشن

ہم خدا اور رسول کے نام پر صدر مملکت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ دل و دماغ کے مسلمان آفیسر کو جو صحیح العقیدہ ہونے کے علاوہ ان کا معتمد ہو۔ اس امر کی تحقیق کے لئے مقرر کریں کہ

(۱) قادیانی جماعت کا جو مشن انگلستان میں کام کر رہا ہے وہ مسلمانوں کو مرزائی بنا رہا ہے یا انگریزوں میں تبلیغ اسلام کے نام پر اپنے اغراض مشؤمہ کا کھڑاگ رچا کے بیٹھا ہے۔

(۲) ہماری مصدقہ معلومات کے مطابق صورت حال یہ ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان اپنے تبلیغی دستہ کی بہ نفس نفیس قیادت کر رہے ہیں اور تین سے چار لاکھ تک جو مسلمان انگلستان میں مقیم ہیں ان میں میرزائیت پھیلانے کے لئے شب و روز ایک کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے وہاں ایک مرکز اور اقامتی ہوٹل قائم کیا گیا ہے جہاں نو واردوں جز رسوں اور کم آمدنی کے مسلمانوں کو رہائشی سہولت کے علاوہ سستی روٹی دی جاتی ہے چوہدری ظفر اللہ خان ان لوگوں میں پھسکڑا مار کر بیٹھ جاتے اور تبلیغ میرزائیت کرتے ہیں۔ اکثر لوگ محدود دینی واقفیت کے باعث ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ اس مشن کا مقصد مسلمانوں کو میرزائی بنانا ہے یا عیسائیوں کو مسلمان ——— ؟ اس مشن پر آج تک کتنا سرمایہ خرچ ہوا اور اس کی بدولت کتنے انگریز مسلمان یا میرزائی

Marfat.com

ہوئے ہیں۔ صحیح اعداد سے حقیقت کھل جائے گی

(۳) میرزائی مشن کی اس جارحیت سے تنگ آ کر انگلستان میں مقیم مسلمانوں نے انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن قائم کیا ہے۔ ایک برطانوی نژاد مسلمان کرنل کا وہاں کے اخباروں میں بیان چھپا تھا کہ قادیانی مشن کی دعوت اسلام دوغلہ ہے اور یہ دوغلہ اسلام ہمیں اس لئے منظور نہیں کہ برٹش میوزیم سے جو سیاسی ریکارڈ ہم نے دیکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں برطانوی حکمرانوں نے مسئلہ جہاد کی تنسیخ اور مسلمانوں کی وحدت میں تفریق کے لئے میرزا غلام احمد اور اس کی سیاسی امت کو پیدا کیا تھا ہم انگلستان کے باشندے اپنے ہی خود ساختہ سیاسی نبی پر کیونکر ایمان لا سکتے ہیں جبکہ پاکستان اور ہندوستان سے ہماری حکومت کا دور لد چکا ہے۔ اس کے بعد تو اس نبی کو بھی لد جانا چاہیئے تھا۔

(۴) میرزائیوں کے اس مشن نے مسلمانوں کے درمیان فتنے کی شکل اختیار کر لی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو ارتداد کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ایک مشن پاکستان کے زرمبادلہ سے انگلستان میں تبلیغ اسلام کا مدعی ہو اور وہاں مسلمانوں کو میرزائی بنانے میں مشغول ہو ایک ایسا شرمناک بلکہ ہولناک فعل ہے کہ اس کا تدارک نہ کرنا بھی خسران عظیم کا باعث ہے۔

Marfat.com

(۴)

خلیفہ ثالث کا عزمِ یورپ

مرزائی امت کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد ۹ جولائی کو اپنے راج بھون سے یورپ کے لئے روانہ ہو گئے ، حسن ظن بڑی اچھی چیز ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انہیں اور ان کے ساتھ افراد کی ایک جماعت کو اس نازک مرحلہ میں سفر یورپ کی اجازت دی گئی ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی غور کیا گیا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان بھی لندن میں ہیں ادھر پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد بھی چار ہفتے کے لئے سرکاری دورے پر چلے گئے ہیں ۔ مسٹر ایم ایم احمد بھی اس نبوت ہی کے فرزند ہیں ہماری گزارش اتنی ہے کہ اس امر کا ضرور خیال رکھا جائے کہ خلیفہ ثالث کی ملاقاتیں کس رخ پہ چلتی ہیں ، وہ کس کن لوگوں سے ملتے ، ان کے لئے کیا انتظام کئے جاتے اور ان کے سفر کی غایت کیا ہے ۔

آواز حقیر سہی ، لیکن دردمندانہ ہے اور ملک و قوم کے مفاد کو ملحوظ رکھ کر کیا گیا ہے ۔

(۵)

یہ راگنی بند کرو

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں مرزائیل (اسرائیل کے شرعی و سیاسی نمائندے)

Marfat.com

نے "نئی مسجد ضرار" تعمیر کی ہے اس سے پہلے پانچ "مسجدیں" ایک لندن میں، ایک ہالینڈ میں، دو مغربی جرمنی میں اور ایک سوئٹزرلینڈ چل رہی ہیں۔ ان کے نام خانوادۂ مرزائیل سے باہر کسی اور کے نام پر نہیں، صرف انہی کے نام پر ہیں۔ ڈنمارک کی مسجد کا نام مرزا غلام احمد کی بیوی نصرت جہاں کے نام پر رکھا گیا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے جو آج کل سیاسی مشن پر یورپ کا دورہ کر رہے ہیں اس کا افتتاح فرمایا ہے۔ الفضل نے ۱۷ جولائی جلد ۵۶ نمبر ۱۶۳ میں اس کی روداد شائع ہوئی ہے۔ ہمیں اس روداد سے کوئی دلچسپی نہیں اور نہ کوئی اعتراض ہے البتہ ان الفاظ سے ہمارے دل و دماغ کوفت محسوس کرتے ہیں کہ اس مسجد کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام نامی پر مسجد نصرت جہاں رکھا گیا ہے نصرت جہاں ام المومنین کیونکر ہو گئیں؟ پاکستان کے نو کروڑ مسلمان بلکہ تمام دنیا کے مسلمان اس سے آگاہ نہیں بلکہ اس عورت کا نام بھی نہیں جانتے۔ امہات المومنین تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں! نصرت جہاں کو تو امہات المومنین کی لونڈیوں کے غلاموں کی غلام زادیوں سے بھی دور کی نسبت نہیں ہے۔ جب ہم مانتے ہی نہیں تو الفضل خواہ مخواہ نصرت جہاں کو ہماری ماں کیوں بنا رہا ہے؟ خدا کے لئے اس گستاخی کو بند کیجئے اور خدا کے غضب سے ڈریئے۔ افسوس! روکنا اور ٹوکنا بھی خطا ہو گیا ہے۔

(۶)

میرزائی اور چٹان

مرزائیوں کی عادت مستمرہ ہے کہ مسلمانوں کے تعاقب سے بھاگتے وقت حکومت

Marfat.com

کی آڑ میں چلے جاتے اور ترپ کے پتوں کو لگا کر خود ہی جمالو کی حیثیت سے تماشائی بن جاتے ہیں۔

آج کل ہمارے معاملے میں ان کا یہی شعار نمایاں ہو رہا ہے۔ ان کے تمام سرکاری ملازمین اپنی اپنی جگہ نشست باندھ رہے ہیں۔ ہم ان سے غافل، حکومت کو یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ ہم نے گویا فرقہ داریت کے ساز سے کوئی نغمہ اٹھایا ہے۔ اپنی جماعت سے یہ کہا جا رہا ہے کہ چٹان ہی واحد آواز رہ گئی ہے جس سے ہمیں گزند پہنچ سکتا ہے لہذا جس طرح بھی ممکن ہو اس کو ختم کرانے کے لئے اعضائے حکومت کو آمادہ کیا جائے چنانچہ انکے مختلف چہرے مختلف دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق چٹان کی شہ رگ پر چھری رکھوانے کے لئے الفضل نے اپنے اژدہوں کو متحرک کر دیا ہے۔

فرض کیجئے مرزائیت کی خوشنودی کے لئے چٹان کسی احتساب کا شکار ہو جاتا ہے اور الفضل کو بگٹٹ چھوڑ دیا جاتا ہے تو کیا یہ ملک و قوم کی خدمت ہو گی؟ قلم نہ رہا زبان سہی۔ مرزائیت نے یہ کیوں کر باور کر لیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دینی احتساب سے محفوظ رہ سکتی ہے اور اس طرح اس کے سیاسی عزائم کو آب و دانہ مل سکتا ہے ـــــــــ ناممکن

(۷)

قادیانی ڈھولک اور....؟

قادیانی پریس، بالخصوص اس کا لاہوری سے پالک جس ننگے لہجہ میں ایڈیٹر چٹان کو گالیاں

Marfat.com

دے رہا ہے۔ ہمیں اس پر حیرت نہیں یہ میرزا غلام احمد کی خلفی سنت ہے گزارش یہ ہے کہ مغربی پاکستان کی پریس برانچ ضرور پڑھا کرے،

ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس وزیر کے پاس یہ محکمہ ہے وہ ہمارے بارے میں خوش رائے نہیں اور ہمیں بھی اس کے بارے میں حسن ظن نہیں لیکن ہم اس محکمہ کے دوسرے تمام افسروں سے حسن ظن رکھتے ہوئے یہ عرض کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ لب و لہجہ کو نوٹ کرتے جائیں اور مذاق سلیم سے فیصلہ کریں کہ اس نبوّت کی تحریر میں متانت ہے یا ہم ایسے حلقہ بگوشان ختم المرسلین کا لب و لہجہ شریفانہ ہے!

ہم نے ہمیشہ محسوس کیا کہ جب ہمارا قلم ترکی بہ ترکی چلا ہے تو پھر خفتگان بیدار نے کروٹ لی ہے یہ اصول غلط ہے کہ ہم میرزائیت کا علمی اور دینی محاسبہ کریں اور یہ لوگ ننگی گالیاں دیں اور جب ہم انہیں گالی ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں تو حکومت میں میرزائی اثرات ہمارے خلاف استعمال ہوں۔

میرزائیوں سے ہمارا کوئی شخصی یا جماعتی تنازعہ نہیں ہماری گزارش یہ ہے کہ

(۱) میرزائی اپنی مصنوعی نبوّت کے کاروبار کو بند کریں ورنہ مسلمانوں سے الگ ہو جائیں۔

(۲) میرزائی اسلام کی مقدس اصطلاحات کو استعمال نہ کریں مثلاً اپنی عورتوں کو امہات المومنین یا سیدۃ النساء نہ لکھیں اس سے ہمارا خون کھولتا ہے۔

(۳) میرزا غلام احمد کی دشنام آلود کتابیں ضبط کی جائیں۔

(۴) میرزائیوں کو تبلیغ اسلام کے نام پر کوئی زر مبادلہ نہ دیا جائے۔

Marfat.com

(۵) ۵ر جون کے شمارے میں کسی قاضی محمد عبداللہ کے بیمار پڑنے کی بیمار پڑنے کی خبر چھپی ہے لکھا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون کیا یہ اسلام کی مقدس روایتہ اور اصطلاحوں پر ڈاکہ نہیں۔

(۶) ہمارا دعویٰ ہے کہ قادیانی امت ایک سیاسی جماعت ہے جو مقتدر اعلیٰ کی رائے کو سواد اعظم کے خلاف زہر آلود کرنا اپنا دھرم سمجھتی ہے۔

ہم ہر جگہ ثبوت دینے کو تیار ہیں لیکن ہمیں طرح طرح کی گالیاں دی جارہی ہیں۔ اور انہیں کوئی ٹوکتا نہیں۔ ہمیں قادیانی حکام کی لیپا پوتی معلوم ہے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے چٹان مٹ جائے، شورش کاشمیری فنا ہو جائے اس کی اولاد کو ختم کر دیا جائے لیکن ہم رسولؐ، اہلبیتؓ اور صحابہؓ کے بارے میں ان کی بھونڈی نقلیں ایک لحظہ کے لئے بھی سہ نہیں سکتے۔ نزع تک یہی ہوگا۔ میرزائیوں کے تعاقب میں ظفر علی خانؒ، علامہ اقبالؒ اور سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ کی روحیں زندہ جاوید ہیں۔

اقبال کے بگلا بھگت

علامہ اقبال نے عمر بھر شاہینوں کی آرزو کی، اور نوجوانوں کو مرد کامل کے اوصاف پیدا کرنے کی دعوت دیتے رہے۔ انہیں عقاب اس لئے عزیز رہا کہ آزاد فضا میں اڑتا بلند پرواز ہوتا، مردہ شکار نہیں کھاتا، آشیاں نہیں بناتا اور پرندوں میں سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔ لیکن اقبال کے نام پر جن لوگوں نے اکیڈیمیاں بنالی ہیں، ان میں بگلا بھگت

Marfat.com

زیادہ ہیں ...... بلکہ یوں کہئیے کہ اقبال ان بگلا بھگتوں کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ ہمارے سامنے کراچی کی مجلس اقبال کا وہ مطبوعہ کتابچہ ہے جس میں تین چوتھائی اشتہارات باقی رطب و یابس ہے، یا پھر خاص دوستوں کا چرچا کرنے کے لئے اقبال کے ملفوظات دو تین پرانے خطوط اور ایک کتاب سے اقتباس اس میں ہے کیا ؟ علامہ اقبال کھاتے کیا تھے ؟ پہنتے کیا تھے ؟ انہوں نے ساری زندگی میں تین دفعہ کوٹ پہنا۔ علی بخش ان کے لئے موٹا جھوٹا خرید لاتا تھا وغیرہ۔ علامہ اقبال کے حقیقی دوستوں کا بیان ہے کہ اس کا نوے فیصد حصہ غلط ہے اور جن صاحب نے علامہ اقبال کے کوٹ کی روایت بیان کی ہے وہ علامہ اقبال کے ہاں جا ہی نہیں سکتے تھے۔ کبھی ایک آدھ پھیرا ڈالا ہو تو الگ بات ہے اور اگر یہ درست بھی ہو تو رطب و یابس پر روپیہ ضائع کرنے سے فائدہ، آرٹ پیپر کا بے ڈھنگا مصرف ہے صحیح مصرف تو اقبال کے افکار کی ترویج و اشاعت ہے۔ جس سے بگلا بھگت بھاگتے ہیں۔ کیا ان لوگوں کو علم ہے کہ مرزائی امت کی دونوں شاخیں علامہ اقبال کے خلاف، یاوہ گوئی میں منہمک ہیں اور بگلا بھگت اپنے گریز و فرار سے ان کی تقویت کا باعث ہو رہے ہیں۔

لاہور پارٹی کے ایک ماہنامہ "روح اسلام" نے مئی کے شمارے میں مرزا غلام احمد کے دفاع میں علامہ اقبال کے زمانہ طالب علمی کی ایک نظم شائع کی ہے یہ نظم خود ساختہ ہی نہیں بلکہ بھسپھسی ہونے کے علاوہ لغو بھی ہے۔ اس قسم کے شوشے چھوڑنا مرزائیوں نے اپنا وظیفہ حیات بنا لیا ہے لیکن بگلا بھگتوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی کوئی صاحب دل اس پر روشنی ڈالیں گے کہ گریز و فرار اور اغراض اجتناب کی وجہ کیا ہے ؟

Marfat.com

(۹)

نقل کفر، کفر نباشد

احتساب محوِ خواب ہے لہٰذا مرزا ایل بگشت ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ترجمان ماہ نامہ خالد ربوہ کے شمارہ جولائی ۱۹۶۶ء میں مرزا غلام احمد کے "چشم و چراغ" اور خدام الاحمدیہ کے صدر مرزا رفیع احمد کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے۔ تصویری عکس یہ ہے۔

خالد ربوہ ۱۳ر جولائی ۱۹۶۶ء

ہمارا مقصد یہ ہے کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے محمدؐ پیدا کریں

دُنیا کی نجات محمدیّت میں ہی ہے!

قائدین اضلاع سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا خطاب

نعوذ باللہ   اس گستاخی کے بعد کوئی حد گستاخی کی رہ جاتی ہے؟ صرف امتناع نظیر کی بحث پہ آج تک علمائے بریلی نے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی پر اپنی تمام خطاء

Marfat.com

سے تکفیر کی تلوار کھینچ رکھی ہے حالانکہ واقعہ صرف اتنا تھا۔

مولانا قاسم نانوتوی سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالٰے کو ہر باب میں قدرت کاملہ حاصل ہے؟"

فرمایا: "بے شک"۔

پوچھا گیا: "تو کیا اللہ تعالٰے دوسرا محمدؐ پیدا کر سکتے ہیں"؟

جواب دیا: "اللہ تعالٰے دوسرا محمدؐ پیدا کر سکتے ہیں۔ انہیں قدرت کاملہ حاصل ہے لیکن اب وہ دوسرا محمدؐ پیدا نہیں کریں گے، کیونکہ اللہ تعالٰے نے ان پر نبوت ختم کر دی اور ان کی ذات سلسلۂ انبیاؑ کی آخری حجّت ہے۔

بس، اس جواب پر آج تک، دیوبند کے اس عظیم وجود کو بریلی کے مکتب فکر نے قہر وغضب کا نشانہ بنا رکھا ہے کہ اللہ تعالٰے محمدؐ کی نظیر ہی پیدا نہیں کر سکتے۔ مولانا قاسم نانوتویؒ نے یہ کہا کیوں؟

چونکہ دیوبند اور اس کے بانی یہاں اجنبی ہیں۔ انہیں کوئی طاقت حاصل نہیں، اس لئے ان کے خلاف سیاسی قہر پیدا کیا گیا۔ مرزائی طاقت ور ہے لہذا اس کے ترجمان ہر دینی قدغن سے آزاد ہیں۔ حوصلہ ملاحظہ ہو کہ مرزائیل نے چھوٹے چھوٹے محمدؐ پیدا کرنا اپنا مقصد قرار دیا ہے۔ اس خوفناک جسارت کا جواز اور اس خطرناک گستاخی کی حد؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا مسئولین کو معلوم نہیں؟ بہ قول اقبال ؒ کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

مرزا رفیع احمد نے اس تقریر میں اپنے دادا ابّا مرزا غلام احمد کے متعلق کہا ہے۔

آپ کو وہ مقام عطا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب انبیاؑ میں آپ کا بلند تر مقام ٹھہرا"۔ دیکھا آپ نے؟ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں کہ محمدؐ کے بعد اب دوسرا محمدؐ نہیں ہو سکتا

Marfat.com

لیکن قادیانی جماعت چھوٹے محمد پیدا کرے گی ہے۔

تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو — اور مرزا غلام احمد سب انبیاءؑ میں بلند تر؟؟
انا للہ و انا الیہ راجعون باغیوں سے روا داری کا سبق دینے والے اپنے گریبانوں میں جھانکیں وہ کس منہ سے رسول اللہ کے سامنے پیش ہوں گے؟

Marfat.com

Marfat.com

چکنی ڈاڑھی منفی چہرے

Marfat.com

الفضل کا لاہوری فرزند بے قابو ہو گیا ہے ہر ہفتہ دُر ثمین کے انداز میں گالیاں بکے جارہا ہے کوشش اس کی یہ ہے کہ ہم اسے منہ لگائیں اور وہ اپنی قیمت بڑھا لے۔ قیمت لگ چکی ہے سرکاری اشتہار، میرزائی اداروں کی سرپرستی پھر جہاں تہاں قادیانی بیٹھے ہیں اپنا صدقہ اور زکواۃ اس کو دے رہے ہیں، پرچہ مفت تقسیم ہو رہا ہے افسروں، ججوں اور دوستوں کے ہاں جھنکے کی نئے بنا ہوا ہے۔

غرض لوبک حجام کو ہر چاہیئے نکال گیا سکت کہاں ؟ کہ بتاشوں کی طرح ٹبتا رہے خواہش یہ ہو گی کہ روٹیاں توڑتا رہے سو قسمت جاگ اٹھی ہے ہم اس کو یقین دلاتے کہ ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے آموختہ دہراتا رہے جواب اس کو دیا جاتا ہے جس کی عزت یا حیثیت ہو، برات پر سہرا پڑھنے سے کوئی شخص معزز نہیں ہوجاتا ہماری طرف سے کھلی اجازت ہے شوق سے بکتے رہیئے، بلکہ منہنایئے —— ذرا زور سے منہنایئے آپ کے متنبیؑ کی سنت ہے۔

جس شخص کی آنکھ کا پانی مر چکا ہو اس سے مخاطب زبان کی توقع ہی عبث ہے اس طائفہ کا انحصار ہی دشنام ہے۔ جس کی دم اٹھائی مادہ، جسے پایا ٹھگ، کھال ادڑی بال روکھے کہے کون ؟ کہ آج سے تھپے آج ہی نہیں جلا کرتے، پہچان کا دھواں ہے

Marfat.com

اڑنے دو، اختر بخت کھول رکھا ہے جبکہ عبدالسلام خورشید کے ہاتھ میں ہے۔ ڈور کی
... مرزا بنو کے ہاتھ میں مرزا آدال پشت پر ہیں، مرزا چڑیا گھوٹیوں میں پانی اتار رہے
ہیں۔ مرزا ابجر جھری کی شہ پر وتا رہی اور ستارے آنکھیں پھاڑ رہی ہیں۔ غرض ہر گنجی
داڑھی ان کے ساتھ ہے۔

جی ہاں گڈی اڑانا مشکل نہیں میرزا ئی الفن ہمیشہ ہی کٹتی ہے ہم نے پیچ لڑایا تو اس
کنکوے سے نہیں۔ مرزا منگیلے اور مرزا بھلے سے دو دو ہاتھ ہو گئے یہ بیچارہ تو لنڈوری
بن پنچلا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کو تیل رنڈ کا ادھا کہہ لیجیے۔ ادھر بیٹھا پھوڑا ادھر
ڈوریں زمین تک لٹک آئیں گی بھلا کاٹنے پتنگ ہیں، تو کہاں کہ جھونک سنبھال سکے۔ ہم
طرح دے رہے ہیں لیکن یہ پرنالے کی طرح دھائیں دھائیں بہہ رہا ہے۔

ہذیان اس بری طرح اس کو چمٹا ہے کہ زبان لگاتار مغلظات اگلتی جا رہی ہے مثلاً
ابکے اس نے گالیوں کی بوچھاڑ لگا دی ہے یہاں تک کہ وہ تمام محاورے، اشارے کنایے
تلمیحیں اور رمزیں اڑائی ہیں جن کے بارے میں ایک ثقہ راوی کا خیال ہے کہ میر ناصر
نواب دہلوی نے عقد کی شرینی میں ساتھ کر دی تھیں، اس بازار کا تلچھان عموماً اس بے
مرے کو رہا ہے حالانکہ جس ٹہنی کا یہ پتہ ہے اس کی جڑیں جاوڑی سے پھل پھول لائی تھیں۔

Marfat.com

گالی دینا شیوۂ شرفا نہیں نہ ہفوات بکنا ہی ادب و انشا ہے۔ سوالات بنیادی تھے جوابات استادی ہیں۔ چٹان نے آپ کی عزت و آبرو حملہ نہیں کیا۔ کوئی ایسی بات نہیں کہی جو محض گالی ہو لیکن آپ کو دشنام کے سوا سوجھتا ہی نہیں آپ نے لکھا ہے۔

"کوئی چنڈی داس یا پر بودھ آپ کو چار چھ ماہ کی خرچی دیکر شکار دیتا تھا"

مسیح موعود کے اس انداز میں بھی جواب دیا جاسکتا ہے لیکن یہ صحافت نہیں سخافت ہو گی خرچی ہی کا شوق ہے تو ربوہ سے رجوع کیجئے اور بشیر اولاد سے پوچھ کر فرمایئے کہ "مہدی موعود" جب دوسری شادی کے لئے دہلی تشریف لے گئے تھے تو بحوالہ تاریخ احمدیت صفحہ ۷۵ سطر ۱۰ حافظ حامد علی اور لالہ ملاوامل کو ساتھ رکھا تھا ان لالہ ملاوامل کا ایک نبی کی شادی سے کیا تعلق تھا؟ ملاوامل کے نام پر بھی غور کر لیجئے معانی کی بہت سی گرہیں کھلتی جائیں گی ہم سے نہ کہلوایئے ہم وہ زبان استعمال نہیں کرسکتے جو آپ کے سلطان القلم کی زبان ہے؟ البتہ یہ بات ضرور ذہن میں رکھئے کہ ؏

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

چنیوٹ میں ایڈیٹر چٹان کی تاریخی تقریر سے آپ کو قرا قر اٹھا۔ آپ نے گالیاں دیں ہم نے اغماض کیا۔ آپ نے ہمارے اغماض کو اپنے لئے حیاتین سمجھا اور غرانے لگے ہم نے پھر بھی منہ نہ لگایا۔ آپ نے ننگی گالیاں بکیں ہم نے معذور سمجھا کچھ نہ کہا۔

محسوس ہوتا ہے آپ شرفا کی زبان ہی نہیں سمجھتے اچھا صاحب! اور گالیاں دے لیجئے جی بھر کر دیکھئے بہشتی مقبرے پر فاتحہ پڑھ کر الاپیئے چشم ماروشن چشم ماشاد،

Marfat.com

لیکن ہم نے دہلی کے میر توڑ دکا تانا باناکھولا تو نہ صرف خرچی کا مفہوم آپ کے ذہن پر اچھی طرح نقش ہو جائے گا بلکہ ربوہ کی اقلیدسی شکلیں بھی واضح ہو جائیں گی خدا جانے آپ کس کھونٹے پر ناچ رہے ہیں ؟ ضرور ناچئیے اس کھونٹے پر یہ کھونٹا آپ ہی کے لئے ہے دہلی مرحوم کا محاورہ ہے۔

سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا

لیکن جس نبوت یا خلافت کو آپ جیسے فلمکار (بروزن اداکار) مل جائیں اس کی ہڈیاں بھی چٹخنے لگتی ہیں ۔عزتیں برابر کی چیز ہیں اپنی زبان ، اپنے قلم ، اپنے الفاظ ، اپنی نگارش غرض ایک ایک چیز پر غور کر لیجئے انسانوں کی طرح گفتگو کیجئے ہم نے چھیڑا تو آقایان ولی نعمت سے شکایت نہ کیجئے گا۔ اس وقت تو آپ بے تو ا کا سونٹا بنے پھرتے ہیں نہ بڑوں کا ادب نہ چھوٹوں کی لاج ، ہم نے قلم اٹھایا تو پھر لیجنی اور ملائی کی طرح نرم زبان نہیں چلے گی اصطبل میں بندھے رہیئے آپ کی کونسی چیز چھپی ہوئی ہے کہ آپ مور پنکھی ناچ پر اتر آتے ہیں ۔

احرار کا نام وضو کر کے لیا کیجئے آپ کو سالک صاحب کا درد بھی اٹھا ہے اور آپ نے ایک فرضی خط میں مثلی فرمائی ہے ۔ خورشید سلمہ کو بھی ہم مشورہ دے چکے ہیں آپ سے بھی گزارش ہے کہ سالک صاحب کی نمائندگی نہ کیجئے انہیں قبر میں آرام کرنے دیجئے ہم نے سالک صاحب کا ذکر کیا تو اس لئے کہ شاید بیٹے کو غیرت ہو اور باپ کے احترام

سکھاتا رہا ہے کہ دوستوں کا ذکر کرتے وقت ادب کو ملحوظ رکھئے ایک طرف تو ہمارے
خلاف جگہ جگہ آپ بیٹھے کرتے رہتے تھے، ایڈیٹر چٹان پر بے نقط گالیاں مولانا آزادؒ کو
دے رہے ہو مولانا حسین احمد پر زبان کھولنے سے توبہ کیجئے تو یہ ان مرحومین کا اس
بحث سے کیا تعلق؟ مولانا آزاد وہی ہیں جن کے آستانہ پر آپ قادیان سے بہشتی
مقبرے کی حفاظتی بھیک مانگنے دہلی گئے تھے۔ مولانا حسین احمد کی ہتک کر کے آپ
کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں تحریک پاکستان کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیے آپ کا اس سے
کیا تعلق؟ کسی قادیانی کا نام لیجئے جو تحریک پاکستان میں شامل تھا۔ صف اوّل صف ثانی
یا صف ثالث کے لیڈروں میں تھا؟ زعیم تھا؟ کارکن تھا لیگ کے ٹکٹ پر کسی اسمبلی
کا ممبر منتخب ہوا؟ قادیانی لیگ کا نام لیں تو یوں محسوس ہوتا ہے ابولہب مسلمان ہو گیا ہے۔

الفضل کے لاہوری فرزند نے ایک پرلودھ کا بھی ذکر کیا ہے۔ جناب والا منہ نہ کھلوائیے
پرلودھ گورداسپور کے حلقہ سے جس میں قادیان بھی ہے شروع سے صوبائی اسمبلی کے
ممبر ہیں آپ انہیں مسلسل ووٹ دیتے اور ان کی وزارتوں سے مستفید ہوتے رہے
ہیں آپ کا بہشتی مقبرہ ان کی طفیل بچا تھا تفصیلات درکار ہیں؟

آپ کا یہی لہجہ رہا تو سب کچھ حاضر کر دیا جائے گا اصل مطالبہ ہمارا آپ سے یہ ہے
کہ ہمارے بزرگوں کے نام ادب سے لیجئے ورنہ اس حقیقت سے آپ انکار نہیں کر
سکتے کہ خود کابینہ پورے کا ایک ایک فرد کھیلتی ہے یا چھپا رچ!

ربوہ والو! علامہ اقبال، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ظفر علی خان رحمہم اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کا نام ادب سے لو ادب سے!

ورنہ بے پیندے کے بدھنو تمہارے ٹھیکرے بھی ہو سکتے ہیں۔

عجب ہے کہ جب کبھی ان سے سیدھا سادا سوال کیا جاتا ہے کیوں بدگوئی پر اتر آتا ہے؟ انہیں اپنی آبرو زیادہ عزیز ہے ورنہ کوئی شخص آبرو نہیں رکھتا؟

ہر ایک قلمکار کے خط و خال ہمیں معلوم ہیں۔ عبدالسلام خورشید آج اس ٹیکنیکل کمپنی کا پبلک سنگر ہے۔ لہٰذا اس وقت تک ہو سکتا ہے جب تک اس قوال کی زبان حدود میں ہو اب اگر زبان بے رنگ ہو گئی ہے تو اس کی گرامر کو درست کرنا ہمارا فرض ہے۔

Marfat.com

سکاٹ لینڈ یارڈ کے گماشتے

Marfat.com

کیا ہندوستان کی پاکستانی سرحد پر کسی مسلمان کو بھارتی شہری بن کر رہنے کی اجازت ہے؟

بالکل نہیں اور کبھی نہیں،

سترہ روزہ جنگ میں بھارتی جارحیت کے جواب میں پاکستان کی فضائیہ نے جن ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا ان میں پٹھان کوٹ کا ہوائی اڈہ بھی تھا جو قادیان سے ہم آغوش ہے۔ پھر وہاں قادیانی اُمت کے ۳۱۳ درویش کس طرح رہے؟ اور انہیں وہاں رہنے کی اجازت کیونکر ملی؟

آج تک ربوہ کی خلافت نے اس کی صراحت نہیں کی، اگر حکومت پاکستان کو مرزائی اُمت نے یہ تاثر دے رکھا ہے کہ ان کا وہاں رہنا پاکستان کے لیے مفید ہے تو معاف کیجئے ہندوستان کی حکومت اناڑی نہیں اور اگر ہندوستان کی حکومت انہیں اپنے لیے مفید سمجھتی ہے تو ربوہ کا دوعملہ نظام سیاسی نگرانی کا مستحق ہے۔

مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں لیکن قادیان میں ۳۱۳ مرزائیوں کا مستقل قیام اور ربوہ سے اُن کا رابطہ جانبین میں سے کس کے لیے مفید ہے؟

Marfat.com

اندریں حالات یہ بات اور بھی خطرناک ہو جاتی ہے کہ بھارت پاکستان کا دشمن نمبر ایک ہے۔ ایک دشمن ملک میں ایک سیاسی خلافت کے پیروؤں کا قیام یا نو سیاسی کمیونٹی ہے یا پھر سیاسی سسٹم جس کو اندریں حالات حل کرنا ازبس ضروری ہو گیا ہے۔

غور فرمائیے

بھارت سے ہماری کشا کشی اور شدید کشا کشی لیکن مرزائی مشن کو ہندوستان میں قیام کی اجازت دولت مشترکہ کا فیضان ہے یا میرزا غلام احمد کی خدمات کا صلہ اور چودھری ظفر اللہ خان کے رسوخ کا شعبدہ؟

عربوں کا اس وقت خونخوار دشمن کونسا ہے؟

اسرائیل۔

کسی اسلامی ملک نے دینی غیرت کے پیش نظر اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا اور نہ اسرائیل میں کوئی مسلمان رہ سکتا ہے۔ جن عربوں کی یہ سرزمین ہے انہیں چن چن کر اس مقدس سرزمین سے نکالا جا رہا ہے۔ جرم ان کا یہ ہے کہ محمد عربی کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ لیکن قادیانی مشن ہے کہ اسرائیل میں قائم ہے کس غرض سے؟ جب پاکستان نے اسرائیل سے تعلقات قائم نہیں کیے اس کا سفارتی مشن وہاں نہیں تو قادیانی مشن کس کی اجازت سے وہاں قائم ہے؟ اس کا مقصد کیا ہے؟ کن لوگوں میں تبلیغ کر رہا ہے؟

Marfat.com

کیا ان یہودیوں کو دعوت دینے گیا ہے جو اپنی مملکت کو مستحکم کرنے کے لیے تمام صعوبتوں کے تحت وہاں اکٹھے ہیں ——

ایک دفعہ نہیں بار بار غور کیجئے قادیانی مشن کو ہندوستان میں کھلی چھٹی ہے وہاں پاکستان کی شہ رگ پر بیٹھا ہے اور اسرائیل میں یہودیوں کی سرپرستی حاصل ہے اب سوال یہ ہے کہ پاکستان کے خلقی دشمن بھارت اور عالم اسلام کے خلقی دشمن اسرائیل سے —— قادیانی مشن کا خفیہ کس سے ہے اخباری معلومات کے مطابق اسرائیل میں قادیانی مشن یہودیت کی خفیہ تربیت حاصل کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے ورنہ اس کے علاوہ اور کیا بات ہو سکتی ہے کیا یہودی مرزا غلام احمد کو نبی مان لیں گے جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی پر لٹکوایا اور جس قوم کی فطرت میں اللہ کے نبیوں کی نافرمانی لکھی گئی ہے جس قوم کو نبیوں کا قاتل کہا گیا کیا وہ قوم کبھی برطانوی اُمت کے ایک ساختہ پرداختہ نبی کی پیرو ہو گی —— ناممکن

تو کیا ان یہودیوں کو مسلمان بنانے کے لیے یہ مشن قائم کیا گیا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے باوجود بھی عرب محمدؐ کو چھوڑ کر غلام احمد کے تابع بن جائیں گے —— ناممکن

ظاہر ہے کہ قادیانی اُمت اور اس کے مختلف مشن یا تو سکاٹ لینڈ یارڈ کے گماشتوں کی حیثیت سے مختلف ملکوں میں کام کر رہے ہیں یا پھر صیہونیت کی تحریک

Marfat.com

پر ان کے دماغ میں اپنی ریاست قائم کرنے کا جو منصوبہ نامرادی کے مرحلے طے کر رہا ہے یہ مشن اس کے تحت اپنا راستہ ہموار کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک قادیانی سول جج نے اپنے حلقہ احباب میں بیان کیا کہ نبوت کو طاقت بننے کے لیے مملکت کی ضرورت ہوتی ہے فی الحال ہم یہ چاہتے ہیں کہ رٹیگن کی طرح ربوہ یا قادیاں کی خصوصیت قائم ہو جائے۔ خلیفہ ثالث کی وہی حیثیت ہو جو ہز ہولی نس پوپ کی ہے۔ پوپ کے سفراء مختلف ملکوں میں ہیں۔ ہم اپنے مختلف الملکی مشنریوں کی یہی حیثیت چاہتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے؛

افسوس ہے کہ حکومت ابھی تک اس جماعت کے سیاسی ارادوں کا جائزہ نہیں لے رہی، ہمیں اس کے وجوہ معلوم ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس امت کے افراد حکومت کو ان لوگوں سے کس طرح بدظن کرتے ہیں جن کے ہاتھ ان کی شہ رگ پر ہیں اور جو اس سیاسی امت کے خدوخال کو اچھی طرح پہچانتے ہیں۔

ٹائمز نے لکھا ہے کہ اسرائیل اس وقت فتح کے نشہ میں ہیں لیکن ان کا یہ نشہ جلد اتر جائے گا۔ پھر انہیں خمار ٹوٹتے ہی اُبکائیاں آنی شروع ہو جائیں گی تب وہ عربوں کے محاسبہ سے بچ نہیں سکتے ہیں۔

Marfat.com

یہی حالت قادیانیوں کی ہے۔ بے شک انہیں اس وقت رسوخ حاصل ہے انہوں نے ملک کی سیاسی فضا سے فائدہ اٹھا کر اپنے بال و پر پھیلا رکھے اور شرلک ہومز کے جاسوسی کرداروں کی طرح کام کرتے ہیں۔ تاہم ان کا خمار دیرپا نہیں۔ پاکستان کو نہ ان کے متنبی کی ضرورت ہے نہ ان کی خلافت درکار ہے نہ ان کے مصلح موعود کی مسخرگی پر ایمان لا سکتے ہیں اور نہ خلیفہ ناصر کی اڑانیں مطلوب ہیں بہتر یہی ہے کہ میرزائی اپنے خدا سے معافی مانگیں۔ بارگاہ رسالت مآب میں جھک جائیں اور توبہ کریں کہ انہوں نے حضور سرور کائنات کی ختم المرسلینی کے دامن پہ معترض رکھ کر خوفناک جسارت کی ہے۔ ورنہ یہ حقیقت نوٹ کر لیں کہ ان کی ریاست دوزخ کے سوا اور کہیں قائم نہیں ہو سکتی ہے۔

صدر مملکت نے عربوں کے لیے جو ریلیف فنڈ قائم کیا ہے اس میں میرزائی اُمت نے بھی ۱۵ ہزار روپیہ بھیجا تھا اس روپیہ کی رسید کے ساتھ صدر کی طرف سے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر اے وحید نے جو خط لکھا ہے وہ الفضل ۱۹ جولائی کے صفحہ اول پر شہ سُرخی کے ساتھ چھپا ہے۔

اس خط کا اصل متن انگریزی میں ہے۔ اردو ترجمہ میرزائیوں نے کیا ہے۔

تیسرے پیرا کا ترجمہ ہے۔

(۱) صدر کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی

Marfat.com

جماعت کے تمام اراکین کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں اور دعاؤں پر بھی زور دیں۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ ترجمہ غلط ہے یا اس میں تحریف کی گئی ہے۔ صدر مملکت کبھی اس جماعت کے سرخیل کو حضرت امام لکھنا پسند نہیں کریں گے اور نہ انگریزی خط و کتابت میں اس طرح حضرت لکھا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ سٹینو سے غلطی ہو گئی ہو یا کسی قادیانی نے قلم سے فائدہ اٹھا لیا ہو۔

Marfat.com

عجمی اسرائیل

کرۂ ارضی کی ہر عنوان سے تذلیل ہے
قادیاں ما بین ہند و پاک اسرائیل ہے

میرا یہ لکھنا کہ ربوہ کی خلافت ہے فراڈ
خواجۂ کونین کے ارشاد کی تعمیل ہے

دُم بریدہ بھنگی، یک چشم گُل اسکا مدیر
مُصلحِ موعود کے الہام کی تکمیل ہے

اہلیہ مرزا غلام احمد کی اُمّ المومنین
ہے کہاں از روئے قرآن و حدیث اس کی دلیل ہے

کیا تماشا پیمبر بن گیا عرضی نویس
گفتنی اجمال ہے ناگفتنی تفصیل ہے

کاسہ لیسی کا حصارہ مخبری کا زہر ناب
ان سیاسی مسخروں کے عنوان کی تکمیل ہے

قادیاں والو قیامت ہو تمہارے واسطے
میرے رشحاتِ قلم میں صورِ اسرافیل ہے

اپنی تحریر میں اسلام کے عنوان سے
شاعرِ مشرق نے جو لکھا ہے وہ سنگِ میل ہے

میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے قادیان کے باب میں
بارشِ الہام ہے آوازۂ جبریل ہے

Marfat.com

نئی مطبوعات

قادیانی اقلیت کیوں؟

زیر ترتیب

مسلمان اور مرزائی

زیر طبع

پیغام اتحاد و عمل

تحریر ——————— مختار احمد

تحریک ختم نبوت کیا ہے

تحریر ——————— مولانا عبد الستار خان نیازی

زیر طبع

Marfat.com

نئی مطبوعات

قادیانی اقلیت کیوں؟

زیر ترتیب

مسلمان اور مرزائی

زیر طبع

پیغام اتحاد و عمل

تحریر ——————— مختار احمد

تحریک ختم نبوت کیا ہے

تحریر ——————— مولانا عبد الستار خان نیازی

زیر طبع

Marfat.com

ادیانیت کا سیاسی محاسبہ

مرزائیل

شورش کاشمیری

مجلس طلباء اسلام پاکستان

Marfat.com